[An Anthology of Modern Gojri Poetics]

گوجری شعریات

تحقیق و تدوین:

ڈاکٹر رفیق انجؔم

جموں کشمیر انجمن ترقی گوجری ادب

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب : گوجری شعریات
مصنف : ڈاکٹر رفیق انجؔم
اشاعت : ۲۰۲۰ء
قیمت : ۵۰۰روپے
پیشکش : جموں کشمیرانجمن ترقی گوجری ادب

پتہ: باباغلام شاہ بادشاہ یونیورسٹی راجوری۔۱۸۵۲۳۴
حویلی،۴۴۔ڈریم لینڈ کالج روڈ راجوری۔۱۸۵۱۳۲
رابطہ: فون:9469000044
ای میل:anjumdr@gmail.com
ویب سائٹ:www.anjumshanasi.com

انتساب

گوجری ماں کا عظیم سپُوت

شاعر، ادیب، محقق تے نقاد

اقبال عظیمؔ چودھری

کے نانویں

شروع اللہ جی کا پاک ناں نال

ہندوستان ماگوجری (خلاصو)

دور	کوائف (حالات)	زبان
۱۵۰۰،ق۔م توں پہلاں	ہندوستان ماں دراوڑ قوم آباد تھی	
۱۵۰۰،ق۔م	آریاں کی ہندوستان ماں آمد	اِنڈک زبان
۱۰۰،ق۔م	آریہ سارا ہندوستان ماں پھیل گیا۔	سنسکرت
۲۵۰،ق۔م	اشوک کا دور	پراکرت
۶۰۰۔۱۳۰۰ء	شورسینی (متھرا کی زبان) اَپ بھرنش (بگڑی وی زبان) کھڑی بولی، مغربی ہندی، گجراتی / گوجری، راجستھانی برج بھاشا	
۱۰۰۰۔۱۷۰۰ء	گوجری عوام کی زبان،	
۱۷۰۰۔۱۹۰۰ء	گجر حکومت تے زبان اجڑ جائیں تے گوجری اشاعت توں محروم ہو جائے تے مختلف زباناں ماں تقسیم ہو جائے	
بیہویں صدی ۱۹۵۰ء تیں پہلاں	جموں کشمیر ماں گوجری کی دریافت (پنر جنم)	
بیہویں صدی ۱۹۵۰ء تیں بعد	گوجری نشر و اشاعت تے جدید گوجری ادب کی ترقی	

....

ترتیب

باب	مضمون	مضمون نگار	صفحہ
	گوجری زبان کل اور آج:	پروفیسر ڈاکٹر صابر آفاقیؔ	6
	گوجری زبان کو ارتقاء	پروفیسرڈاکٹر رفیق انجمؔ	21
	گوجری شعری ادب	پروفیسرڈاکٹر رفیق انجمؔ	32
	چنام گوجری شاعری		59
	سی حرفی		60
	باراں مانهه		99
	نظم		106
	نعت		137
	گیت		168
	گوجری غزل کو سفر	پروفیسرڈاکٹر رفیق انجمؔ	271
	چنام گوجری غزل		300
	گوجری زبان: مسائل تے مستقبل		494--476
	[صاحب کتاب گوجری لکھاڑی]		498- 495
	حرفِ آخر	عرش صہبائیؔ	500-499

گوجری زبان – کل اور آج

پروفیسر ڈاکٹر صابر آفاقی

گوجر آریا قوم ہے جو گورجستان (جارجیا) سے پہلی صدی عیسوی میں برصغیر میں داخل ہوئی۔ گورجستان میں آج بھی یہ قوم گورجی، کٹھین، کبارڈین اور چچی کے ناموں سے آباد ہے۔ چیچنیا اور بوسنیا کے چیچی اور بوسن گوت کے حریت پسند گوجر شہرہ آفاق ہیں۔ گوجر کوہ ہندوکش کو عبور کر کے مختلف ادوار میں یہاں آتے رہے۔ وہ برصغیر میں آنے کے وقت انڈک زبان بولتے تھے پھر آریائی اور مقامی تہذیب کے اختلاط سے کئی زبانیں وجود میں آئیں جو پراکرت کہلاتی ہیں۔ گوجری زبان کا تعلق ایک پراکرت 'اب بھرنش' سے ہے۔

گوجر قبائل شروع شروع میں ریوڑ پالتے تھے پھر صدیوں کے بعد انہوں نے زراعت کا پیشہ اختیار کیا آج بھی گوجروں کا ایک طبقہ پاکستان اور کشمیر میں خانہ بدوشی کی زندگی گزارتا اور بکروال کہلاتا ہے۔

چھٹی صدی عیسوی میں کوہ آبو اور کوہ اراولی کے اطراف میں گوجروں نے اپنی ریاستیں قائم کیں اور بعد کے زمانوں میں یہ راجستھان، گجرات، پنجاب، ہماچل، ہریانہ، اتر پردیش اور دہلی تک پھیل گئے اور بارہویں صدی تک دہلی اور قنوج گوجر تمدن کے مراکز رہے۔ یہاں سے وہ صوبہ سرحد، جموں وکشمیر اور افغانستان میں جا کر آباد ہوئے۔ گوجر جہاں آباد ہوئے انہوں نے اکثر جگہوں کو اپنے نام سے منسوب کیا۔ گجرات، گوجرانوالہ، گوجرہ، گجرخان وغیرہ ہمارے دعویٰ کی تصدیق کرتے ہیں۔ کچھ دیہات کے نام گوجروں کی گوتوں پر مشہور ہوئے جیسے کالس، مونن، سود، مریڑ، چیچیاں، جاتلاں، کٹاریاں، کھاریاں، ٹوپہ، باگڑی، بوسن، لوسر، ڈھنیڈہ، جاگل وغیرہ۔

گوجروں کی پہلی سلطنت گجرات کاٹھیاواڑ میں قائم ہوئی پھر انہوں نے دکن کو اپنی

قلمرو میں شامل کیا۔ سید ظہیر الدین مدنی لکھتے ہیں۔

''...گجرات، ہندوستان میں گوجر قوم کی تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔ چھٹی صدی تک لفظ گرجر نہ تو قوم کیلئے استعمال ہوا ہے اور نہ کسی علاقہ کا نام پایا جاتا ہے۔ مؤرخین کا خیال ہے کہ یہ لوگ گرجستان (جارجیا) کے باشندے تھے۔

سنہ عیسوی کی ابتدائی صدیوں میں یہ لوگ ہند میں وارد ہوئے اور سب سے پہلے انہوں نے مدھیہ پردیش میں سکونت اختیار کی۔ گپتوں کے عہد حکومت میں اس قوم کے افراد حکومت کے فوجی اور غیر فوجی اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے ۳۰۰ بکرمی میں عہدیداروں کی حیثیت سے یہ لوگ راجپوتانہ مالوہ، گجرات وغیرہ میں آئے اور جب گپتوں کی حکومت میں ضعف آ گیا تو ۳۹۵ء میں یہ خودمختار ہو گئے اور ان کے مختلف خاندانوں نے دکن اور گجرات میں چھوٹی چھوٹی خودمختار ریاستیں قائم کرلیں۔ دکن کے علاوہ ۶۴۱ء میں علاقہ گجرات میں ان کی ایک عظیم الشان سلطنت پائی جاتی ہے جو بلساڑ (قریب سورت) سے جودھپور اور دوارکا (کاٹھیاواڑ) سے بھیلسا تک پھیلی ہوئی تھی اور راجپوتانہ، مالوہ، سوراشٹر، گجرات وغیرہ اس کے بڑے بڑے حصے تھے۔ یہ علاقہ ''گرجر دیش'' کے نام سے یاد کیا جاتا تھا اور اس دیش کی تہذیب وتمدن اور زبان وادب میں بڑی حد تک وحدت تھی ۱۳۰۰ء میں اسی علاقہ کی گرجر اپ بھرنش سے گجراتی، مارواڑی، جودھپوری وغیرہ جیسی زبانیں وجود میں آئیں۔ اس قوم کے چار خاندان چالوکیہ، چوہان، پرمار، پرتی ہارا مشہور ہیں جن کی حکومتیں دکن، گجرات اور شمال میں صدیوں تک قائم رہیں۔ اس عہد میں بعض غیر گرجروں کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ ایک دور ایسا بھی آیا کہ گرجر ریاستیں آپس میں ٹکرا کر ایک دوسرے پر غالب آتی رہیں۔ ان سلطنتوں کی چار پانچ راجدھانیاں مشہور ہیں شمال میں بھینمال، اُجین، گجرات میں ولبھی پور (قریب بھاونگر) بھڑوچ، انہل واڑ (نہر والا) اور دکن میں کلیانی (بیدر) نام اکثر دیکھے جاتے ہیں۔(۱)

آگے چل کر سید ظہیر الدین مدنی کہتے ہیں: 'گجرات و دکن میں کئی گرجر خاندان حکمران گزرے ہیں ان میں سے ولبھی خاندان (چالوکیہ) نے گجرات میں ایک طاقتور سلطنت قائم کر لی تھی یہ خاندان ۴۸۰ء تا ۷۷۰ء برسر اقتدار رہا۔ ان کی راجدھانی ولبھی پور کے نام سے مشہور تھی اس کے ایک شہر میں تقریباً ایک سو کروڑ پتی پائے جاتے تھے۔ (۲)

چینی اور عرب سیاحوں نے گجرات کی دولت مندی کی تعریف کی ہے ولبھیوں کے بعد ۷۷۰ء میں دکن کا راشٹ کوٹ خاندان گجرات پر قابض ہو گیا۔ اس خاندان کا تعلق تقریباً دو سو سال رہا ۷۷۰ء سے ۸۰۸ء تک گجرات دکن کے ایک صوبہ کی حیثیت سے راشٹ کوٹوں کے زیر نگین رہا۔ (۳)

۸۰۸ء سے ۸۸۸ء تک یہاں آزاد حکومت رہی اور ۸۸۸ء کے بعد سنہ ۹۷۴ء تک پھر دکن کے صوبہ کی حیثیت رہی۔ راشٹ کوٹ راجاؤں کا لقب ولبھ رائے تھا۔ اس خاندان کے بعض راجا مسلمانوں کے بڑے خیر خواہ اور دوست گزرے ہیں انہیں کے عہد حکومت میں عرب تاجر اور مہاجر گجرات میں ہزاروں کی تعداد میں آئے اور مستقل اقامت اختیار کر لی۔ جب گجرات میں بدنظمی پھیلی تو گرجروں کی ایک شاخ سولنکی کے ایک فرد 'مول راج' نے چاوڑا (گرجر) خاندان کے راجہ سامنت سنگھ (مول کا ماموں) کو قتل کر کے اقتدار حاصل کر لیا۔ اس عہد میں گجرات بہت ترقی یافتہ ریاست تھی گجرات کو 'سرسوتی منڈل' کہا جاتا تھا اس کے حدود راجپوتانہ اور مالوہ تک پھیلے ہوئے تھے۔ اس خاندان میں کئی راجہ گزرے ہیں۔ جن میں راجہ سندھ راج جے سنگھ (۱۰۹۴ء تا ۱۱۴۳ء) بہت مشہور ہے۔ مشہور و معروف نجومی 'ہیم چندر' اسی کے دربار سے منسلک تھا۔ یہ خاندان ۱۲۴۲ء تک برسر اقتدار رہا۔ اس عہد میں گجرات کے ایک حصہ میں باگھیلا گجروں کی حکومت بھی قائم تھی۔

علاؤالدین خلجی نے اپنے سپہ سالار الغ خان کی سپہ سالاری میں گجرات میں فوج بھیجی۔ الغ خان نے گجرات کو فتح کر کے ہمیشہ کے لئے گرجروں کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔

'گوجری' دبستان کے عروج کے دور کی زبان اور کلام کو سامنے رکھ کر تقابلی جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ گجرات، دکن، دہلی الغرض تقریباً تمام ہندوستان میں عمومی رابطے اور بول چال کی زبان صرف گوجری ہی تھی اسے کوئی علاقائی نام دے دینے سے علاحدہ زبان نہیں سمجھا جانا چاہئے۔ جلال الدین اکبر سے قبل لکھی گئی تواریخ کا مطالعہ کریں تو یقیناً ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ اکبر اور علاؤ الدین خلجی سے قبل ہزاروں سال تک برصغیر پر بلا شرکت غیرے گوجر قوم کی حکومتیں اور بادشاہتیں قائم رہیں۔ ہمیں بیرونی نو واردوں کی جانب سے زبانوں کو دیئے گئے علاقائی ناموں مثلاً:

[ہندوی: اہل ہند کی زبان، دہلوی: اہلِ دھلی کی زبان، گجراتی: اہلِ گجرات کی زبان]

پر کسی قسم کی رائے قائم کرنے سے قبل دورِ مغلیہ سے قبل ان علاقوں میں آباد لوگوں اور حکمران طبقے کا مطالعہ کرنا ہوگا کہ کسی بھی زبان کو ترقی دینے کے لئے دو عوامل اہم کردار ادا کرتے ہیں ایک تو علاقے میں بسنے والے لوگ اور دوسرے اس خطے کے حکمران اور اگر خوش قسمتی سے دونوں کا تعلق ایک ہی قوم سے ہو تو پھر وہ زبان عروج کی منزلوں کو چھو لیتی ہے جیسے گجرات اور دکن میں گوجری زبان کی مثال پیش کی جا سکتی ہے۔

اس ضمن میں ڈاکٹر جملی جالبی کی رائے بڑی دقیع ہے وہ لکھتے ہیں:

<u>''جب عادل شاہی سلطنت نے آنکھ کھولی تو بیجا پور میں گجر روایت کے اثرات چاروں طرف پھیلے ہوئے تھے اس روایت نے یہاں کے لکھنے والوں میں گجری کو معیاری زبان و ادب کے طور پر قبول کرنے کا رجحان پیدا کیا</u>[۴]۔

اہل تحقیق مانتے ہیں کہ گجرات اور دکن کے تمام صوفیا گوجری لکھتے رہے اور اسے گوجری ہی کہتے رہے۔

۱۳۳۵ء میں نور الدین ست گرو سے لے کر ۱۶۱۱ء تک گوجری ادب ہی تخلیق ہوتا رہا، کیونکہ دکن گجرات ہی کے زیر اثر رہا ہے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی مزید لکھتے ہیں:

''تہذیبی سطح پر بیجاپور کا تعلق گجرات کے ساتھ بہت قدیم اور گہرا رہا ہے۔ گجری روایت نے ابتدا ہی سے یہاں کے ادب اور زبان و بیان کو اپنے رنگ میں اس طور پر رنگا کہ نصرتی (متولد ۱۶۷۴ء) تک یہ ہلکا پڑنے کے باوجود بیجاپوری اسلوب کے مزاج میں زندہ و جاری رہا''(۵)

محمود غزنوی ۱۰۰۰ء عیسوی میں برسر اقتدار آیا تو اس زمانے میں لاہور، قنوج، کالنجر، اڑیسہ وغیرہ گوجروں کی اہم ریاستیں تھیں جو غزنوی کے حملوں کے نتیجے میں ختم ہو گئیں۔ سید عبدالقادر 'تاریخ ہند' میں رقم طراز ہیں:

''اٹک سے لے کر قنوج اور کالنجر تک تمام ملک کو زیروزبر کر دیا۔ پنجاب، قنوج، کالنجر، سومناتھ پر اس کے حملے خاص طور پر مشہور ہیں۔ اس زمانے میں پشاور سے قنوج اور قنوج سے بھڑوچ تک تمام علاقوں پر گوجر حکمران تھے اور یہ وسیع مملکت 'گوجر دیش' کہلاتی تھی''(۶)۔

کشمیر کے گوجر وزیر اعظم نے محمود کے حملوں کو پسپا کر کے اس ریاست کو تباہی سے بچا لیا تو شکست خوردہ ریاستوں کے گوجر اپنے اپنے علاقوں سے نقل مکانی کر کے کوہ ہمالیہ کی ترائیوں میں پناہ گزیں ہوئے چنانچہ آج پنجاب کے علاوہ نیپال، کشمیر، شمالی پاکستان، گلگت، چترال اور بالائی افغانستان میں لاکھوں کی تعداد میں گوجروں کی آبادیاں ہیں جن کے سیاسی احیاء کا نیا دور شروع ہوا ہے۔

یاد رہے کہ غالباً تیرہویں صدی کے اواخر میں سندھ سے کولی گوجروں نے رومانیہ، بلغاریہ اور ہنگری میں پناہ لی اور یورپ میں کولی کلچر کو متعارف کروایا۔ گوجروں کا ایک گروہ ایران، عراق، کردستان، شام اور مصر میں جا کر بس گیا۔ امریکن ماہر گوجریات پروفیسر وائن لوسی کا کہنا ہے کہ شام اور مصر میں گوجر چرواہے آج بھی گوجری بولتے ہیں اور اس طرح یہ ایک بین الاقوامی زبان بن گئی ہے۔ چنانچہ علامہ فرید وجدیؔ 'قاموس الاعلام' میں لکھتے ہیں:۔

گوجر لوگوں کا ایک الگ اور مستقل گروہ ہے جو تینوں براعظموں، ایشا، یورپ اور افریقہ میں پھیلا ہوا ہے۔ خاص کر تمام یورپ، مصر، الجزائر، کوہ قاف، گرجستان، جزیرہ ابن عمر، عراق اور شمالی عراق میں اپنی قدیم عادات واخلاق پر قائم ہیں اور اپنی موروثی تقلید پر جمے ہوئے ہیں (۷)۔

☆ گوجروں کے عروج وزوال کا مختصر پس منظر پیش کر کے اب ہم گوجری زبان پر گفتگو کرتے ہیں:

زبانوں کے محققین نے لکھا ہے کہ برصغیر میں داخل ہونے سے پہلے آریا اقوام انڈک زبانیں بولتی تھیں۔ گوجری زبان چھٹی صدی عیسوی میں پراکرتوں کے ظہور کے نتیجے میں گجرات میں پیدا ہوئی۔ وسطی ہند کی شور سینی پراکرت سے برج بھاشا کے دھارے پھوٹے اور اس کی شاخ اب بھرنش سے گوجری نے جنم لیا۔

سید ظہیرالدین مدنی ''سخن وران گجرات'' میں لکھتے ہیں۔

''......۱۳۰۰ء میں اسی علاقے کی گوجر اپ بھرنش سے گجراتی مارواڑی جودھپوری وغیرہ زبانیں وجود میں آئیں۔ چھٹی صدی عیسوی سے چودھویں صدی عیسوی تک اپ بھرنش زبانوں کا دور رہا۔ جب گوجری گجرات سے دکن میں آئی تو اس نے دکنی میں اس قدر تبدیلیاں کیں کہ وہ گوجری بن گئی''

چنانچہ اس نظریے کی تائید ڈاکٹر جمیل جالبی نے ان الفاظ میں کی ہے:

اگر اس دور کی گوجری ادب کو دکنی ادب سے ملا دیا جائے تو ایک دوسرے سے شناخت کرنا مشکل ہوگا۔ (۸)

اس میں شک نہیں کہ ولیؔ (وفات ۱۷۲۰ء) پہلا گوجر شاعر ہے جو گجرات سے ہجرت کر کے دکن میں مقیم ہوا۔ ولیؔ کا یہ شعر آج کی گوجری میں ہے۔

بے وفائی نہ کر خدا سوں ڈر ۔۔۔ جگ ہنسائی نہ کر خدا سوں ڈر

گوجری کے امریکی اسکالر وین لوسی کی تحقیق کے مطابق گوجری زبان انڈو ایرین کے

مرکزی خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ جو انڈو یورپی زبانوں کی ایک شاخ ہے۔ کوہ آبو کے ہر چہار طرف میں پیدا ہونے کے حوالے سے گوجری شروع کی صدیوں میں صرف گوجروں کی زبان رہی اور انہی سے منسوب ہوئی لیکن آج برصغیر کی کئی قومیں اسے بولتی اور اپنے اپنے رسم الخط میں لکھتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ گوجری واحد زبان ہے جو کسی خاص علاقے سے مخصوص نہیں ہے بلکہ بھارت، نیپال، پاکستان کشمیر اور افغانستان میں بولی جاتی ہے اس کے لہجوں میں اختلاف نہ ہونے کے برابر ہے۔ سید ظہیر الدین مدنی کہتے ہیں:

> ''گوجروں کی زبان ہر جگہ گوجری ہی ہے گوجری برصغیر کی واحد زبان ہے جو ہر جگہ سمجھی جاتی ہے۔ گجرات کے بعد گوجری کا لسانی اثر سب سے زیادہ دکنی پر ہوا۔ اس کے علاوہ میواڑی راجستھانی، پنجابی، سندھی اور نیپالی پر گوجری کا اثر مسلم ہے۔ امیر خسرو (۱۳۲۵ تا ۱۳۵۲ء) نے گوجری کو ایک مستقل اور معروف زبان قرار دیا اور خود بھی گوجری میں شاعری کی جسے ہم کلاسیکی اردو کہہ سکتے ہیں۔ امیر خسروؒ کا یہ شعر دیکھئے۔

گوری سووے سیج پہ مکھ پہ ڈارے کیس — چل خسرو گھر آپنے سانجھ بھئی چوندیس

☆ آر آر کھجوریہ تحریر کرتے ہیں:۔

> ''جس علاقے میں جہاں جہاں بھی گوجر آباد ہیں خواہ وہ ہندو گوجر ہوں یا مسلمان سب کی بول چال اور طرز بیان تقریباً ایک طرح کا ہی ہے۔ اگرچہ زمانہ کے انقلاب کے مدوجزر کے زیر اثر وہ اپنے آبائی علاقوں سے ہجرت کر کے دوسری جگہوں میں آباد ہوئے اور وہاں کے اقتصادیات میں شامل ہوئے مگر انہوں نے اپنی بھاشا اور لباس کو نہیں چھوڑا وہ جہاں بھی گئے انہوں نے اپنی زبان کو نہیں چھوڑا''

ان کی آبادی کا سلسلہ گجرات (کاٹھیاواڑ) سے لے کر مدھیہ پردیش، راجستھان اور گنگا جمنا کے میدانوں سے ہوتا ہوا پنجاب، ہماچل اور جموں و کشمیر کے دور دراز پہاڑوں اور جنگلوں تک چلا گیا ہے۔ یوپی کے پہاڑی علاقے گڑھوال، ڈیرہ دون، چکروتہ اور نیپال کی ترائی تک ان کی بھرپور آبادی ہے اور دوسری طرف پاکستان کے ہزارہ، سوات، اور چترال کے علاقوں تک ان کی آبادی کا سلسلہ چلا گیا۔ ان سب علاقوں میں گوجر اپنی ایک جیسی بولی بولتے ہیں اپنی اس ایک جیسی زبان کی وجہ سے اپنی برادری کے بھائی چارے کو قائم رکھا ہوا ہے۔ اسی ایکتا کے ذریعے وہ دور دراز علاقے میں رہنے والے گوجروں، بھلے ہی انہوں نے کوئی دوسرا پیشہ اختیار کیا ہو، چاہے وہ چترال کے پہاڑی علاقے میں رہتا ہو یا گجرات کے میدانوں میں یا مدھیہ پردیش یا یوپی میں رہتا ہو یا جموں و کشمیر یا ہماچل میں ہوں انہوں نے اپنے برادری کا رشتہ قائم رکھا ہوا ہے۔ جو زبان یہ بولتے ہیں وہ راجستھان سے ملتی جلتی ہے ان کی زبان میں دوسری بدیشی زبان کے کچھ الفاظ کی بھی آمیزش ہے۔ اس کے علاوہ گجرات، مہاراشٹر، بھڑوچ، میواڑ اور میوات کی بھاشا کے الفاظ کی بھی ان کی بولی میں کچھ ملاوٹ ہے بھلے ہی انہوں نے اپنی زبان میں کچھ دوسرے الفاظ کو جذب کیا ہے، ان کی زبان کسی کی بھاشا سے اثر انداز نہیں ہوئی۔ انہوں نے اپنے اپنے ہمسایہ بھائیوں کی بولی کو نہیں اپنایا۔ کئی نسلوں سے مختلف علاقوں میں رہتے چلے آنے کے باوجود بھی انہوں نے اپنی زبان کو سنبھال کر رکھا ہوا ہے اور اسی اپنی گوجری بولی کو ہی استعمال کرتے چلے آرہے ہیں اگرچہ وہ اپنے ہمسایوں کے ساتھ ان کی بولی میں کافی حد تک بات کر سکتے ہیں مگر گھر اور اپنی برادری میں وہ اپنی گوجری بھاشا میں ہی بات چیت کرتے ہیں گویا کہ انہوں نے اپنی صدیوں پرانی زبان کو نہیں چھوڑا، جو کہ ان کے لئے قابل آفرین ہے بھلے ہی وہ پاکستان کے دور دراز کے علاقوں میں رہتے ہوں ان سب کی زبان ایک جیسی ہی ہے، جسے گوجری کہا جاتا ہے۔

☆ شری کے، ایم۔ منشی نے اپنی کتاب میں اس ضمن میں یوں روشنی ڈالی ہے:

''صدیوں تک کشمیر کی سرکاری زبان اردو رہی مگر اتنی لمبی مدت میں سنسکرت کے صرف چند الفاظ کی ملاوٹ ہی ہوسکی ہے، جو کہ راجستھان، مارواڑی اور گجراتی زبان کے تھے۔مگر اس علاقے کے گوجروں کی زبان میں اس سرکاری زبان اردو کا اثر نہ ہوسکا کہ ان کی زبان باہری ملاوٹ سے محفوظ رہی اور اپنی راجستھانی، ملی جلی گوجری زبان کو انہوں نے بغیر کسی ملاوٹ کے محفوظ رکھا''

☆ مسٹر گرائرسن کا نکتہ نگاہ اس کے متعلق کچھ اپنا ہی ہے اس نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ یا گوجری زبان راجستھانی زبان کا بدل ہے یا راجستھانی گوجری زبان کا۔ گوجری اور مارواڑی آپس میں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں۔ الور میں بول چال کی زبان راجستھان کی طرح ہے۔

☆ ابوریحان البیرونی کی تحقیق کے مطابق، میواتی زبان جو میوات میں بولی جاتی ہے گجرات کی بولی سے ملتی جلتی ہے اور گوجری مشرقی سنٹرل راجپوتانہ میں بھی بولی جاتی ہے جو کہ میواتی زبان کے نزدیک ترین ہے۔ کشمیر کے گوجر جو زبان بولتے ہیں، پاکستان کے سوات اور چترال میں رہنے والے گوجر بھی اسی طرح کی زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ گویا کہ راجستھان کی میواتی زبان کا اثر گوجری زبان پر بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح تھوڑی بہت تبدیلی کے ساتھ گوجری بھاشا بھی گوجروں کی زبان تھی جس کا انحصار راجستھان کی میواتی زبان پر تھا گو اس زبان میں کچھ دوسرے الفاظ کی آمیزش ہے مگر ان کی گرائمر میواتی بھاشا کی طرح ہی ہے جو کہ مارواڑی سے ملتی ہے۔ پاکستان کے سوات وغیرہ علاقوں میں ان کی زبان، جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، میواتی زبان سے اثر پذیر ہونے پر اس دلیل کی تائید ہے کہ یہ زبان مشرقی راجستھان کے تلفظ کی اکائی سے ملتی ہے جو چمبہ (ہماچل کا ضلع) کے پہاڑوں سے ہوتی ہوئی گڑھوال اور کماؤں سے ہو کر مغربی نیپال کی ترائی تک ایک ہی طرح کی زبان کا استعمال ہوتا ہے۔

اس مطالعہ سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ جب ان کی تہذیب وتمدن، رسم ورواج روایات اور

بھاشا کے متعلق کھوج کی جاتی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ آج جو گوجر راجستھان سے لے کر کشمیر اور وہاں سے ہوتے ہوئے ہماچل، یوپی کے پہاڑوں اور نیپال کی ترائی میں رہتے ہیں ان سب کی زبان ایک طرح کی ہی ہے جو میواتی اور راجستھانی وغیرہ سے متاثر ہے مگر جس زبان کی اپنی جگہ ہے، اپنا مقام ہے، اپنا وجود ہے جسے گوجری زبان کہتے ہیں [۹]۔

سولہویں اور سترھویں صدی عیسوی میں گوجری شاعری سادھو سنتوں کے ذریعے زندہ رہی جن میں بھگت کبیر، تلسی داس اور میرابائی معروف ہیں۔ اوران کے دوہے آج بھی زبان زد عام ہیں۔ تلسی داس کا یہ دوہا دیکھئے جو دو ایک الفاظ کو چھوڑ کر آج کی خالص گوجری کا شعر لگتا ہے۔

ے چن چن ماٹی گھر بنایو مورکھ کہے گھر میرو ہے
نہ گھر میرو نہ گھر تیرو چڑیاں رہن بسیرو ہے

بھگت کبیر کہتا ہے:

ے دین گمایو دنی سے دنی نہ آئی ہتھ پیر کو ہاڑو ماریو گا پھل اپنے ہتھ

میرابائی نے کہا:

ع تمہاری ماری نہ مروں میرو راکھن آلو ہور

سترہویں صدی کے آواخر سے لے کر بیسویں صدی کے آغاز تک لوک ادب کے علاوہ گوجری کے تحریری ادب کا سراغ نہیں ملتا اس کی وجہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ اس دور میں زبان کی سرپرستی نہیں رہی تھی۔ گوجری بولنے والے لوگ زوال کی زد میں آ کر پہاڑی علاقوں میں پناہ گزیں ہوئے اور تعلیم سے محروم ہو گئے۔ غربت کے سبب قرطاس وقلم کا رشتہ ٹوٹ گیا تاہم وہ اپنے جذبات واحساسات کا اظہار لوک گیتوں میں کرتے رہے۔ اب گیت کاغذ پر لکھے جانے کے بجائے ننگروں اور ماہئیوں میں گائے جانے لگے۔ ان صدیوں کے دوران زندہ رہنے والے لوک گیتوں، لوک ادب اور لوک واروں کو کشمیر میں جمع کر کے کئی جلدوں میں

شائع کیا گیا ہے۔اور آئندہ بھی شائع کیا جائے گا۔کشمیراور پاکستان میں گوجری زبان فارسی رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اس کے حروف ہجا انچاس ہیں گوجری میں ہندی ''ل'' اور ''ن'' (Retroflex) کے لئے میں نے ۱۹۷۶ء میں ان دونوں حرفوں کے اوپر الٹی جزم ''ـ' '' کی علامت تجویز کی تھی جو گوجر اہل قلم نے قبول کر لی ہے اور اب گوجری انہی علامتوں کے ساتھ لکھی جاتی ہے۔

جدید شعر و ادب کا آغاز بیسویں صدی کے آغاز سے ہوتا ہے مگر اس کا احیاء پاکستان سے گوجری کی گہری محبت کا مرہون منت ہے۔پھر ہماری دیکھا دیکھی جموں و کشمیر کے گوجر بیدار ہوئے اور بعد میں بھارتی حکومت نے گوجری کو ذرائع ابلاغ کا حصہ بنایا۔

وین لوسی لکھتے ہیں:

> The movement to develop Gojri Literature began after the Pakistan-India war of 1965. Three well known Gujar Poets, Sabir Afaqi and both brothers Israil Mahjoor and M.Ismail Zabeeh, founded a literary circle in 1966. (10)

اس تحریک کے نتیجے میں کشمیراور پاکستان میں گوجری ادارے قائم ہوئے رسائل نکلنے لگے اور گوجری لٹریچر شائع ہونے لگا۔گذشتہ چالیس برسوں کے دوران پاکستانی کشمیر اور جموں و کشمیر میں جن گوجر اہل قلم نے مروجہ اصناف سخن کے علاوہ اصناف نثر، افسانہ، انشائیہ، تنقید، ڈرامہ لکھنے میں نام پیدا کیا ان کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔مگر ہم یہاں اپنی معلومات پر انحصار کرتے ہوئے چند قابل ذکر اہل قلم کا ذکر کریں گے۔

غزل: اسرائیل اثر، صابر آفاقی، اقبال عظیم، نسیم پونچھی، مخلص وجدانی، فضل حسین، سرور صحرائی، ڈاکٹر رفیق انجم، منشا خاکی، عبدالغنی عارف، صابر مرزا، عبدالرشید چوہدری، ابرار ظفر، گلاب الدین طاہر، انور حسین انور، قاسم بجران، ریاض صابر، طارق فہیم، وغیرہ۔

نظم:

میاں نظام الدین لاروی، اسرائیل مہجور، صابر آفاقی، اسماعیل ذبیح، مہرالدین قمؔر نسیم پونچھی، نور محمد نور، برکت علی باگڑی، ملکھی رام کشان۔

گیت:

اسرائیل اثر، صابر آفاقی، محمد اسماعیل ذبیح، مہجور راجوروی، فضل حسین، نسیم پونچھی، اقبال عظیم، فیض کسانہ، اشتیاق شوق، سروری کسانہ، تبسم، منیر چوہدری۔

افسانہ:

اقبال عظیم، نسیم پونچھی، امین قمر، محمد حسین سلیم، غلام رسول آزاد، سعید بانیاں، محمود رانا، ڈاکٹر رفیق انجم، فضل مشاق، مختارالدین تبسم، شریف شاہین، ڈاکٹر مرزا خان، زرینہ نغمی، گلاب دین طاہر، رفیق ظہور، عارف عرفان، خالد وفا۔

ناول: غلام رسول اصغر

ڈرامہ:

غلام احمد رضا، اے کے سہراب، اقبال عظیم، گلاب الدین طاہر، فضل حسین، اے کے سہراب کے گوجری ڈراموں کا مجموعہ 'چون' سرینگر میں شائع ہو چکا ہے۔

تحقیق:

ڈاکٹر رفیق انجم، ڈاکٹر غلام حسین اظہر، ڈاکٹر صابر آفاقی، ڈاکٹر جاوید راہی، سروری کسانہ، محمد اشرف گوجر، عبدالباقی نسیم، مختار کھٹانہ، اقبال عظیم، اے کے سہراب، مہرالدین قمر، علی حسن چوہان، قیصرالدین قیصؔر، رام پرشاد کھٹانہ۔

ترجمہ:

مولانا عبدالرحیم ندیم، (قرآن کا گوجری ترجمہ غیر مطبوعہ) مولوی فقیر محمد چشتی (ترجمہ قرآن غیر مطبوعہ و سیرت محبوب مطبوعہ) نسیم پونچھی (رباعیات خیام) ڈاکٹر نور محمد بھدرواہی (ترجمہ و تفسیر سورہ یوسف (مطبوعہ ۲۰۰۱ء) صابر آفاقی

(اقبال، غالب، ابوالکلام آزاد اور فیض کی چند غزلوں کا گوجری میں ترجمہ)
حسن پرواز (الفاروق اور شاہانِ گوجر کا گوجری ترجمہ)

جموں وکشمیر میں گوجری:

جموں وکشمیر کلچرل اکیڈیمی سرینگر میں میں گوجری کا شعبہ قائم ہے جس کی طرف سے گوجری، اردو لغت، چھ جلدوں میں شائع ہوگئی۔ وہاں درجنوں مجموعے شاعری اور افسانوں کے چھپ چکے ہیں۔''شیرازہ''، ''سنگراں کا گیت''، ''مھارو ادب'' اور ''گوجر اور گوجری'' کے نام سے اہم مجلّے شائع ہوتے ہیں۔ جموں وکشمیر کی تین نشر گاہوں اور ایک ٹی وی چینل سے گوجری پروگرام پیش کیا جاتا ہے۔ وہاں گوجری کو سکولوں میں پڑھائے جانے کی منظوری مل گئی ہے۔اور جموں یونیورسٹی میں بھی گوجری شعبہ کھولے جانے کے اقدام کئے جا رہے ہیں۔ کشمیر یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے تحت پروفیسر قدوس جاوید کی سرپرستی میں جدید گوجری ادب اردگوجری غزل کے موضوع پر پی ایچ ڈی کروائی گئی ہے۔

جموں کشمیر میں نجی طور پر بھی گوجری کے ضمن میں خاطر خواہ پیش رفت ہو رہی ہے۔مسعود چوہدری کی سرپرستی میں جموں میں، گوجر دیش ٹرسٹ قائم ہے جو ماہنامہ 'آواز گوجر' کے علاوہ پچھلے پندرہ سالوں سے کتابی سلسلے بھی شائع کرتا ہے۔حال ہی میں ڈاکٹر رفیق انجم نے، گوجری گرائمر، گوجری ادب کی تاریخ (۷ جلدیں) اور گوجری کہاوت کوش کے علاوہ گوجری انگریزی ڈکشنری مرتب کر کے سری نگر میں شائع کر دی ہے۔اسکے علاوہ بھی کئی کتابوں کے شائع ہونے کی اطلاعات ہیں۔

پاکستان میں گوجری کی موجودہ صورتِ حال:

گوجری کی موجودہ صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ بتا دینا مفید رہے گا کہ مظفر آباد میں ''گوجری ادبی بورڈ'' اور راولپنڈی میں ''حلقۂ گوجری ادب'' جیسے پرائیوٹ ادارے گوجری کی ترقی کے لئے کام کر رہے ہیں۔ گوجری کے شاعروں کا تذکرہ صابر آفاقی

نے ''گوجری ادب'' کے نام سے لکھا جو پنجابی ادبی بورڈ لاہور نے ۱۹۷۵ء میں شائع کیا۔ گوجری ادبی بورڈ مظفر آباد نے شاعری کے بارہ مجموعے شائع کیے اور حال ہی میں سعید بانیاں کی کہانیاں ''دل کا تارا'' کے نام سے چھاپا ہے۔ امریکہ کے محقق وین لوسی، اسلم ٹھیکریہ اور صابر آفاقی کی کوششوں سے گوجری رسم الخط کا مسئلہ طے ہو گیا ہے۔ اب گوجری کے طرز املاء کے بارے میں رسالہ زیرِ طبع ہے۔

پاکستان میں ماہنامہ ''گوجر گونج'' لاہور میں ''گوجر گزٹ'' شائع ہوتا ہے۔ یہ بات نہایت خوش آیند ہے کہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا شعبہ ''پاکسانی زبانیں'' پاکستان میں اولین شعبہ ہے جس کے سربراہ ڈاکٹر انعام الحق جاوید نے ایم فل کے کورس کے لئے گوجری زبان وادب پر میرا لکھا ہوا مقالہ شائع کر دیا ہے اس طرح یونیورسٹی نے پاکستان کی دیگر دانشگاہوں کے لے ایک قابل تقلید مثال قائم کر دی ہے۔ کشمیرا کیڈیمی مظفر آباد نے گوجری کا ایک مجموعہ شائع کیا ہے۔

یاد رہے کہ مظفر آباد، تراڑ کھل اور میر پور کے علاوہ ایک ایف ایم ریڈیو سٹیشن، روزانہ گوجری پروگرام نشر کرتے ہیں۔ پی ٹی وی اسلام آباد اپنے ہفتہ وار پروگرام ''صدائے کشمیر'' میں گوجری گیت پیش کرتا ہے اور گوجری میں روزانہ خبریں دکھائی جاتی ہیں۔ حال ہی میں ہزارہ کی ایک این جی او'' بکروال موبائل سکول'' کی طرف سے گوجری قاعدہ کے علاوہ گوجری لوک کہانیوں کے دو مجموعے شائع ہو گئے ہیں۔ پشاور کا فرنٹیئر لنگویج انسٹی ٹیوٹ گاہے بگائے لسانیات پر جو ورکشاب کرواتا ہے اس میں گوجر لکھاڑیوں کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ پاکستان کے بعض ادبی جرائد گوجری کلام کو اپنے صفحات میں جگہ دیتے ہیں۔ حال ہی میں پچاس کے قریب گوجری کتابیں لوک ورثہ اسلام آباد کی لائبریری میں رکھوائی گئی ہیں جن سے شائقین استفادہ کرتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ٹیلی ویژن گوجری میں روازنہ پروگرام پیش کرے قومی اخبارات گوجری ادب و ثقافت کو متعارف

۱ کشمیر کے اونچے پہاڑوں پر اگنے والی جڑی بوٹی جو سونگھنے والے کو مدہوش کر دیتی ہے۔

کروائیں۔ ''مقتدرہ قومی زبان'' اور ''اکادمی ادبیات پاکستان'' کی طرف سے گوجری زبان و ادب کی تحقیق وفروغ کے لئے اس زبان کی کتابوں پر انعامات دیئے جائیں۔

فال نیک یہ ہے کہ کشمیر اور پونچھ کے راستے کھل جانے سے اب یہ امکان پیدا ہو گیا ہے کہ بچھڑے ہوئے گوجر لکھاڑی اِدھر اُدھر آ جاسکیں گے اس افکار و کتب کے تبادل سے جہاں گوجری کی ترقی کی نئی راہیں کھلیں گی وہاں دونوں ملکوں میں اعتماد سازی کے عمل کو بھی مؤثر بنایا جاسکے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سارے مطالبات جائز ہیں اور اگر اس قدیم قوم کو مزید عرصے کے لئے پسماندہ رکھا گیا تو دلوں کے رابطے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہے اور رابطے نہ رہے تو ہم خزاں کے خشک پتوں کی طرح بکھر جائیں گے اور یہ تاریخ کا ایک بڑا المیہ ہوگا۔

کتابیات:

	نام کتاب	مصنف	سال طباعت	مقام طباعت
۱۔	سخنوران گجرات	سید ظہیر الدین مدنی	۱۹۸۱ء	نئی دہلی ترقی اردو بیورو
۲۔	تاریخ ادب اردو	ڈاکٹر جمیل جالبی	۱۹۸۱ء	کراچی
۳۔	تاریخ ہند	سید عبدالقادر	۱۹۵۰ء	لاہور
۴۔	قاموس الاعلام	علامہ فرید وجدی	۱۹۵۰ء	بیروت
۵۔	Wayne E. Losey Writing Gojri		۲۰۰۲ء	(Unpuslished)
۶۔	جموں وکشمیر کے گوجر	ڈاکٹر آر۔ آر کھجوریہ	۱۹۸۱ء	سرینگر

گوجری زبان : ابتدا تے ارتقاء

ڈاکٹر رفیق انجمؔ

گوجری زبان پر بحث کرن توں پہلاں اس حقیقت کو اعتراف ضروری ہے جے گوجری کی تاریخ گُوجر قوم کی تاریخ توں الگ نہیں کی جا سکتی۔ گجراں کا اصل وطن بارے تاریخ داناں کا اختلافات توں بچتاں ہم اپنی بحث نا اُن دو نظریاں تک محدود رکھاں گا۔

ا۔ ایک نظریو یوہ ہے کہ گجر ہندوستان کا ہی قدیم باشندا ہیں تے وے یہ کدے باہروں نہیں آیا تے بیرونی حملہ آوراں نے صرف سیاسی تے سماجی زندگی ماں وقتاً فوقتاً تبدیلی کی ہیں۔

۲۔ دوجو نظریو وہ ہے کہ گجر گرجستان Georgia کا رہن آلا تھا۔ تے وے یہ ۵۰۰ ق۔م تیں لے کے ۵۰۰ء تک مختلف قبیلاں کی صورت ماں ہندوستان آیا۔ تے جد اِت کی حکومت کمزور ہوگئی تے گجر حکمران بن گیا۔ ف ۶۰۰ء تیں لے کے ۱۳۰۰ء تک مختلف ریاستاں پر حکومت کی تے مسلمان حملہ آوراں کا آن توں بعد یہ حکومت ہولیں ہولیں ختم ہو گئیں۔

اس دوجا نظریہ کا حامی زیادہ ہیں تے یوہ نظریو زیادہ وزن داروی سئی لگے۔ کیونجے ہندوستان توں باہروی مثلاً پاکستان، افغانستان، ایران تے روس کی مختلف ریاستاں ماں وِی گجر موجود ہیں۔ جہڑا غالباً گرجستان توں ہی ہجرت کر کے مختلف علاقاں ماں بس گیا تھا۔ گجر بھانویں ہندوستان کا ہوئیں یا غیر ملکی، اس ماں کوئے شک نہیں جے چھیویں صدی عیسوی ماں ہندوستان ماں گجر موجود تھا۔ تے انھاں نے اپنی سلطنت گجراٹھ، مہاراٹھ، سوراشٹھ ماں تقسیم کی وی تھیں تے گجرات نا مرکزی حیثیت حاصل تھی۔

بھانویں گوجری زبان کا نشان نویں صدی عیسوی تک لبھیں، پر اس بیان ماں کسے شک کی گنجائش نہیں کہ بارھویں صدی ماں گوجری زبان کی اشاعت شروع ہو گئی وی تھی۔ گوجری زبان کی تاریخ بیان کی آسانی واسطے چار زمانہ ماں تقسیم کی جا سکے۔

گوجری کو پہلو دور یا قدیم دور ۱۰۰۰ء ۔ ۱۷۰۰ء

گجر غالباً پہلی صدی عیسوی کے نیڑے تیڑے ہندوستان ماں داخل ہو یا تے چھیویں صدی توں لے کے تیرھویں صدی عیسوی تک ہندوستان پر گجراں کی حکومتاں کا ثبوت ملیں اِسے دور ماں گوجری زبان جمی پلی تے جوان ہوئی۔ بنیادی طور پر یا جدید بند آریائی زباناں چوں اک ہے۔ جد سنسکرت زبان نا سرکاری سرپرستی حاصل ہوگئی۔ تاں عوام کی زبان نا اپ بھرنش (بگڑی وی بولی) کہن لگ گیا، گوجری کو تعلق اِسے اپ بھرنش نالؔ ہے جھڑی بلیں بلیں اک باوقار علمی تے ادبی زبان بن گئی، گجر حکومتاں کا دور ماں سرکاری سرپرستی نالؔ اس دور کا ادبیاں تے شاعراں نے کافی مقدار ماں گوجری ادب تخلیق کیو۔

اِس دور کا لکھاڑیاں ماں امیر خسرو ۱۲۵۳ء تا ۱۳۲۵ء، نورالدین ست گورو وفات ۱۰۹۴ء کا ست پنتھی رسائل شاہ میراں جی ۱۴۹۴ء کی ''خوش نامہ'' شاہ باجن ۱۳۸۸ء تا ۱۵۰۶ء کی ''خزائن رحمت اللہ'' شاہ علی جیو گامی دھنی وفات ۱۴۴۵ء کی ''جواہر اسرار اللہ'' برہان الدین جانم وفات ۱۵۰۲ء کی ''ارشاد نامہ'' خوب محمد چشتی وفات ۱۶۱۴ء کی ''یوسف زلیخا'' قابل ذکر ہیں۔ اس دور کی تحریر صدیاں پرانٗی ہونؔ کے باجود اَج کی گوجری تیں زیادہ مختلف نہیں۔

اس دور ماں اکثر مثنوی لکھی گئیں جنھاں کا مضمون تصوف تے عشق تھا اک ہور گل قابل ذکر ہے کہ ستارھویں صدی توں پہلاں وِی تمام ہندوستانی زبان یا سنسکرت کے نیڑے تیڑے جائیں تھیں یا فارسی روایت آلے پاسے۔ واحد گوجری زبان تھی جس نے ہر دور ماں ہندوستانی روایت قائم رکھی ہے۔

چودھویں تے پندرھویں صدی توں بعد گجر حکومتاں کو زوال شروع ہو یو تاں گوجری کی ڈاہی وِی ختم ہوگئی تے اس کی جگہ فارسی نے سنبھالؔ لئی، گوجری کیونکہ کسے علاقہ کی زبان نہیں تھی اِس گلوں اس عنایت تیں محروم رہ گئی، جس نے کجھ علاقائی بولیاں نا زبان کو درجو

دَوایو۔ مثلاً گجراتی، راجستھانی وغیرہ تے گوجری کو اپنو وجود وہی تقسیم ہو گیو۔ ہندی روایت آلاں نے ہندی زبان کی بنیاد رکھی تے فارسی زبان کا رلا ناں اردو کی ابتدا ہوئی تے اس طرح اصلی گوجری بے نام ہو کے رہ گئی۔

۱۱۰۰ء تیں لے کے ۱۷۰۰ء تک کشمیر سمیت شمالی ہندوستانی ریاستاں ماں گجر حکومتاں کا ثبوت لبھیں، پر وے یہ لوک گوجری بولیں تھا یا نہیں اس بارہ ماں وثوق ناں کجھ نہیں کہیو جا سکتو۔ ہاں موجودہ بیسویں صدی ماں ریاست جموں و کشمیر ماں گوجری زبان کا دوسرا جنم توں ثابت ہوئے کہ غالباً یاہ زبان اِت پہلاں وی بولی جاتی رہی ہوئے گی۔

گوجری کو دوسرو دور ۱۷۰۰ء تا ۱۹۰۰ء [گوجری لوک ادب کو دور]

گجر حکومتاں کا زوال توں بعد یاہ قوم اُجڑ کے 'ہمالیہ' کا جنگلاں تے پہاڑاں ماں آ بسی۔ اس کی اک وجہ یاہ دسی جائے کہ گجراں نا اپنا مال چوکھر واسطے نویں نویں مرگاں کی تلاش رہ تھی۔ اس گلوں وِی یاہ قوم شہراں توں پہاڑی علاقاں ماں ہجرت کر آئی۔ گجرات تیں ہجرت کرن آلا اکثر قبیلا پنجاب آنے رستے موجودہ ریاست جموں و کشمیر ماں داخل ہویا۔ گجراں کی گمنام زندگی تے اپنا وجود تے زبان نا چھپا کے رکھن کی عادت تیں نوں لگے کہ اس ہجرت کی بڑی وجہ سیاسی وھے گی۔ بہر حال گوجری زبان جس کا نمونہ ستارھویں صدی تک کا ادب کی تاریخ ماں لبھیں واہ اگلی دو صدیاں تک زمانہ کی نظراں تیں اوہلے ہو گئی۔ اس دور ماں گجراں نے بھانویں اپنی حکومتاں تک سب کجھ گمایو، پر اپنی زبان کی پوری حفاظت کی۔

اٹھارھویں تے اُنیویں صدی کا گوجری ادب کا جھڑا وی نموناں ہیں وے یہ زبانی ادب یا لوک ادب کی صورت ماں ہیں، بھانویں کسے وِی زبان کی لوک ادب کی صحیح تاریخ وثوق ناں نہیں دسی جا سکتی، پر بیاہ شادی تے خوشی غمی کا گوجری لوک گیتاں کو پنجابی لوک گیتاں ناں میل، گجراں کا پنجاب کے رستے کشمیر ماں داخل ہون کی گواہی دیئے، مزید گوجری لوک

گیتاں کی ایک مشہور صنف ''لوک بار'' ہیں جہڑی اپنا دور کا نوجوان گجر بہادراں کی داستان ہیں جن ماں اُن کا کارناماں کو ذکر ہے۔ جہڑا اُنھاں نے اپنا وقت کا ظالم حکمراناں کے خلاف کیا۔ مثلاً نورو، تاجو، شمس دین تے راجولی وغیرہ یہ تمام واقعات اُنیویں صدی کا ہیں۔ نالے انھاں ہی ہاروں دو جا گیت، منشی ڈھینڈی، درشی وغیرہ کو تعلق وِی ریاست کشمیر نالؔ ہے تے کشمیر ماں گجراں کی آمد ہندوستان پر گجر حکومتاں کا زوال توں بعد کی ہے۔ اس لحاظ نالؔ وِی یوہ ادب زیادہ پرانو نہیں سی لگتو۔ بھانویں لوک ادب کی بے شمار مثال لوک کہانئیں۔ موسمی تے دو جا لوک گیت ہیں۔ اس تیں پراناں وِی ہو سکیں۔ پر لوک ادب کی زبان موجودہ گوجری زبان کے اتنی قریب ہے تے نالے لوک بار تے پنجابی لوک ادب نالؔ میل توں یوہ نتیجو کڈھیو جا سکے جے جد گجر حکومتاں کو زوال ہو یو تاں گوجری ادب زبانی طور پر سینہ بسینہ اگے چلتو رہیو تے یوہ ادب غالباً اٹھارھویں تے اُنیویں صدی کو ادب ہے جد گوجری اشاعت تے سرکاری سرپرستی توں محروم تھی۔

گوجری ادب کو تیسرو دور [۱۹۰۱ء تیں ۱۹۵۰ء تک]:

بیسویں صدی کی ابتدا کے نالؔ ہی ریاست جموں و کشمیر ماں گوجری زبان نے دوبارا سر چانوں شروع کیو۔ زمانہ کا انقلاب توں متاثر ہو کے اس دور ماں ریاست جموں کشمیر ماں وِی سرمایہ داری تے سماجی نابرابری کے خلاف مہم شروع ہو گئیں تھیں، سیاسی رہنماواں نے وِی قوم کی سماجی حالت سدھارن واسطے لک بدھیو جس نالؔ گوجری زبان نا وِی بالواسطہ فائدو ملیو جن کو بنیادی مقصد گجراں کی سیاسی تے سماجی حالت سدھارن کو تھو، اِن سیاسی لوکاں ماں شامل تھا۔ چودھری سر بُلند خان، چودھری غلام حسین لسانوی، میاں نظام الدین لاروی، برگیڈئیر خدا بخش، چودھری دیوان علی، حاجی محمد اسرائیل، مولوی مہر الدین قمرؔ، چودھری عبداللہ، حیات محمد کسانہ تے چودھری وزیر محمد ہکلہ۔ ان سب کی سیاسی کوششاں نالؔ

گجراں کی حالت ماں سدھار آیو، گوجری بولتاں جھڑا لوک پہلاں شرمانویں تھا، وِیہ گوجری بولنڑ لگا، گوجری واسطے تحریری کوشش وی ہونڑ لگی، تحریری طور پر جن حضرات نے گوجری واسطے کم کیو، اُن ماں چودھری دیوان علی، مولوی مہر الدین قمرؔ، حاجی اسرائیل کھٹانہ، غلام احمد رضاؔ، وزیر محمد ہکلہؒ تے سروری کسانہ قابل ذکر ہیں۔

اس دور کی اہم ترین شخصیت بابا عبید اللہ لاروویؒ المعروف بابا جی صاحب لاروویؒ تھا، جنھاں نے گجراں ماں علم تے ادب کی شمع ''گوجر جاٹ کانفرنس'' کی سیاسی کوششاں تیں بچ پہلاں بالی تھی، اِن کا دربار ماں شعر و ادب کی محفل اکثر وھیں تھیں تے اس طرح گوجری کا پرانا شاعر جھڑا پہلاں پنجابی، اردو تے فارسی ماں لکھتا رہیا تھا، انھاں نے وی گوجری ماں شاعری شروع کر دتی تھی۔

بیہویں صدی کا شروع ماں جن شاعراں نے گوجری ماں لکھنو شروع کیو، ان ماں عبدل پُونچھی، نونؔ پونچھی، سائیں قادر بخش، فتح محمد درہالوی، علم دین بن باسی، میاں نظام الدین لاروی، شمس الدین مہجورؔ، خدا بخش زار، مولانا اسماعیل ذبیح، اسرائیل مہجورؔ، تے سروری کسانہ کا ناں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اس دور کی ایک ہور اہم گل یاہ ہے کہ بھانویں اس دور کا شروع ماں گجر اپنی زبان بولتاں، یا اس واسطے کم کرتاں اجان جھجکیں تھا، پر ایک انگریز لکھاڑی گراہم بیل نے ۱۹۰۸ء ماں ایک شائع کی تھی (Grammar of Himalyan Languages) جس ماں گوجری کو با قاعدہ ذکر تھو، اس توں علاوہ جارج گرائرسن نے وِی اپنی کتاب (Linguistic Survey of India) ماں بیہویں صدی کا آغاز ماں گوجری کو تفصیلی ذکر کیو ہے۔

گوجری کو چوتھو دور یا آزادی توں بعد کا دور، ۱۹۵۰ء

تیسرا دور ماں جن لکھاڑیاں نے گوجری ماں لکھنو شروع کیو تھو، اُن کا حوصلہ بلند تھا تے اُن کا قافلہ ماں نواں لکھن آلا وی شامل ہوتا جائیں تھا۔ تیسرا دور کی گوجری تقریباً ساری شاعری کی شکل ماں تھی، تے شاعری ماں وِی سی حرفی، بیت، بارہ ماہ زیادہ لکھیا گیا تھا، آزادی توں بعد مولانا مہر الدین قمرؔ، اسمٰعیل ذبیحؔ، اسرائیل مہجورؔ، علم دین بن باسی، خدا بخش زارؔ، میاں نظام الدین لارویؒ تے سروریؔ کسانہ کی تحریری کوشش جاری رہیں۔ تے نواں آن آلاں ماں محمد اسرائیل اثرؔ، ڈاکٹر صابر آفاقی، اقبال عظیم، نسیم پونچھی تے رانا فضل حسین کا ناں قابل ذکر ہیں۔

گوجری تحریراں نا پہلی بار اشاعت واسطے جگہ سروری کسانہ کا رسالہ ''گوجر دیش'' ماں ملی جہڑو ۱۹۶۴ء ماں شروع کیو گیو تے کجھ عرصو اقبال عظیمؔ، نسیمؔ پونچھی تے فرمنظور گلشنؔ ہوراں نے وِی اس کی ادارت کی۔ اس توں علاوہ ''الانسان'' تے ''نوائے قوم'' ماں وِی گوجری مضمون چھپتا رہیا۔ نجی طور پر اس دور کی تخلیق ماں سب توں زیادہ کم غالباً مولانا مہر الدین قمرؔ کو ہے، جنھاں نے نظم تے نثر ماں اپنی زندگی ماں ستائی (۲۷) کتابچہ لکھیا جن ماں انقلابی سماجی ادبی تے ہر قسم کا موضوع پر تحریر شامل ہیں پر یہ سب کا سب گوجری ماں نہیں تھا۔ جدید گوجری ادب کو اکثر حصو اِسے چوتھا دور کی تخلیق ہیں۔ اس واسطے مناسب رہ گو کہ آزادی تیں بعد جن جن اداراں نے گوجری کی ترقی واسطے کم کیو ہے۔ اُن کو بکھ بکھ ذکر کیو جائے۔

پاکستان ماں گوجری:

پاکستان ما جدید گوجری ادب کی ترقی واسطے جتنی نجی یا سانجھی کوشش ہوئیں انھاں ما سب توں اہم رول ڈاکٹر صابر آفاقی ہوراں کو ہے۔ وہ یہ واحد مقامی ادیب تھا جنھاں نے اپنا بھراواں مولانا عبدالرحیم ندیمؔ تے مخلصؔ وجدانی سنگ مل کے گوجری ادبی بورڈ وی قائم کیو تے غلام حسین اظہرؔ تے پونچھ راجوری توں ہجرت کرن آلا نواں لکھاڑیاں نال تعاون کر کے سرکاری اداراں ماں

وی گوجری کو چلن کڈھیو۔ گوجری کی پہلی صف کا جن لکھاڑیاں کو پچھے ذکر ہوؤ ان وچوں بچ سارا ۱۹۴۷ء تے ۱۹۶۵ء ماں پاکستان ہجرت کر گیا تھا۔ جن ماں مولانا اسمٰعیل ذبیحؔ، مہرالدین قمرؔ، احمد دین عنبرؔ، اسرائیل مہجورؔ، غلام احمد رضاؔ، تے رانا فضل حسین کا ناں اہم ہیں۔ اِن حضرات نے الگ الگ جگہاں ماں رہائش کے باوجود اپنی ماں بولی واسطے ادبی کوشش جاری رکھیں۔ نواں لکھاڑیاں نا اِس پاسے راہ دسیو تے مختلف ادبی بورڈ بنا کے لکھاڑیاں نا حوصلہ افزائی کا موقعا فراہم کیا، آزادی توں بعد پاکستان ماں جہڑو وی گوجری ادب تخلیق ہو یو یا چھپ کے باندے آیو وہ خالص گوجری تے معیاری ہے۔ لاہور، کراچی، راولپنڈی تے مظفر آباد کا گوجری بورڈ کی طرفوں جہڑی کتاب پہلا پُور ماں سامنے آئیں، اُن ماں اسماعیل ذبیح کی ''انتظار'' مخلص وجدانی کی ''زیرا'' ڈاکٹر صابر آفاقیؔ کی ''پھُل کھیلی'' رانا فضل کی ''بانہل بانہل پانی'' اسرائیل مہجورؔ کی ''نغمہ کوہسار'' تے سرور صحرائی کی ''سجری سویل'' اہم سنگ میل ہیں۔

اس عرصہ ماں ان حضرات کی کوششاں نال تراڑکھل تے مظفر آباد ریڈیو ماں گوجری شعبو شروع ہو یو، جس نال نال گوجری نثر وی لکھی جان لگی، نثر ماں ڈاکٹر صابر آفاقیؔ، رانا فضل،، پروفیسر یوُسف حسن، چودھری محمد اشرف ایڈووکیٹ تے سرور صحرائی کی کوشش جاری ہیں۔ ان حضرات نے سی حرفی تیں ہٹ کے غزل، نظم، رباعی تے ڈراماں ماں وِی کامیاب تجربا کیا ہیں۔

گوجری کی ترقی ماں ریڈیو کو رول:

مظفر آباد، تراڑکھل، سری نگر تے جموں ریڈیو سٹیشن توں گوجری کی شروعات نال عام طور پر گوجری بولن آلاں تے خاص طور پر گوجری ادیباں تے شاعراں کی بے حد حوصلہ افزائی ہوئی۔

گجر جہڑا پہلاں اپنی مادری زبان بولتاں شرمانو یں تھا۔ اُن کو خوف مکن لگ پیو تے گوجری ادیب جن نا پہلاں پڑھن پڑھن سنن آلاں کی کمی محسوس وہے تھی۔ اُن کا حوصلہ وی بلند ہو گیا۔ ریڈیائی ڈراماں تے نثری ادب کی ابتداء ریڈیو تیں بعد ہی شروع ہوئی تے امین قمرؔ، غلام رسول آزاد، محمود رانا، محمد حسین سلیم بنیادی طور پر ریڈیو کی دریافت ہیں۔ اک ہور اہم کم جہڑو ریڈیو

نے کیو ہے وہ گوجری لوک ادب کی ریکارڈنگ تے گوجری گیتاں، غزلاں تے بیتاں کی ریکارڈنگ کر کے عوام تک پہونچان کو کم ہے۔ گوجری زبان وادب کی ترقی واسطے ٹیلیویژن نا اپنّی صلاحیت تے ایمانداری کو ثبوت دینّو اجاں باقی ہے۔

جموں وکشمیر کلچرل اکیڈمی:

۱۹۷۵ء مانھ ہندوستانی وزیراعظم محترمہ اندرا گاندھی تے شیخ عبداللہ مرحوم کے درمیان ہون آلو سمجھوتو گجراں کی طرح گوجری زبان تے ادب واسطے وی سُکھ کو سنیہو لیکے آیو۔ گوجراں کی مجموعی طرقی واسطے 'گوجرا ایڈوائزری بورڈ' قائم ہوؤ جس کی پہلی وائس چیرپرسن کے طور محترمہ بیگم اکبر جہان نے اپنی مادری زبان کو حق ادا کرتاں کھُل کے اس زبان کی ترقی تے ترویج واسطے کم شروع کروایا۔ اسے تیں بعد سرکاری طور پر گوجری تے گوجراں نال ہمدردی کے طور ریاستی سطح پر گوجری کلچرل کانفرنس ہون لگیں جنہاں مانھ کئی معیاری تحقیقی مقالا پیش ہوا جہڑا بعد مانھ اسداللہ وانی ہوراں نے جمع کر کے اکیڈمی توں 'گوجر اور گوجری' کا ناں نال شائع کیا تھا۔ دراصل یہی کانفرنس سال ۱۹۷۸ئماںھ کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبو کھولن کی بنیاد بنی۔ گوجری واسطے ان بنیادی کوششاں ماں کلچرل اکیڈمی کا لائق تے باصلاحیت سیکریٹری خواجہ محمد یوسف ٹینگ ہوراں کو بڑو اہم حصو ہے جنھاں نے بعد کا دور ماں وی گوجری قافلہ کی رہنمائی جاری رکھی ہے۔

جموں کشمیر کلچرل اکادمی ماں گوجری شعبہ کو قیام ایک تاریخی حیثیت رکھے۔ کیونکہ اج تک گوجری واسطے جتنو کم ہویو ہے اور جس جس تنظیم نے کم کیو ان ماں کلچرل اکیڈمی سب توں نمایاں ہے۔ اکیڈمی ماں گوجری شعبو ۱۹۷۸ء ماں قائم ہوؤ۔ قیام توں بعد اِس ادارہ نے گوجری زبان کی اشاعت تے ترقی واسطے جہڑو بے بہا تے قابل قدر کم کیو ہے اس نا اس طرح بیان کیو جا سکے:

۱۔ گوجری ادب کی جمعبندی تے اشاعت۔

۲۔ ہرسال شیرازہ گوجری کی اشاعت جس ناں نواں لکھاڑیاں کی بے حد حوصلہ افزائی ہوئی۔

۳۔ نثری ادب، خصوصی طور افسانا ں، ڈراماں، تحقیقی مقالات وغیرہ کی اشاعت۔

۴۔ گوجری کتاباں کی اشاعت تے لکھاڑیاں کی حوصلہ افزائی (جس ماں مالی مدد تے انعامی سلسلا وی شامل ہیں۔)

۵۔ گوجری شعبہ نے گوجری ڈکشنری کی اشاعت ناں سب توں بڑو کم انجام دِتو ہے۔

۶۔ ہرسال مختلف جگہاں پر مشاعراں، مجلساں تے کانفرنساں کا اہتمام۔

۷۔ حال ہی ماں دس جلداں پر مشتمل مرتب ہون آلی ’گوجری ادب کی سنہری تاریخ‘‘

☆ (کلچرل اکیڈمی کی کارکردگی کو ذکر اگلا صفحاں ماں مناسب مقام پر جا جا ہوؤ ہے۔)

گوجری واسطے نجی تنظیماں کو رول:

گوجری زبان کی ترقی واسطے بنیادی کم انھاں ہی تنظیماں نے شروع کیو تھو۔ گجر جاٹ کانفرنس توں بعد انجمن ترقی گوجری زبان وادب کی مختلف شاخ، ادبی سنگت کشمیر، مختلف ڈرامہ کلب تے گوجری ادبی بورڈ (ادارۂ ادبیات)، ’گوجری ادبی سنگت‘ میر پور، تے ’جموں کشمیر انجمن ترقی گوجری ادب‘ کی کوشش قابل ذکر ہیں۔ اِن اِداراں نے اپنی کوششاں نال، گوجری ادب کی نجی اشاعت تیں علاوہ ریڈیو توں گوجری پروگرام شروع کروان تے جموں وکشمیر کلچرل اکیڈمی ماں گوجری شعبہ کا قیام واسطے کامیاب کوشش کرن تیں علاوہ اپنے طور وی گوجری ادب کی شیرازہ بندی تے ترتیب وتدوین واسطے کم کیا ہیں۔

گوجری ریسرچ انسٹی چیوٹ:

’’گوجر دیش ٹرسٹ‘‘ کی طرفوں گوجری کی ترقی واسطے جموّں ماں اس ادارہ کو قیام پچھلا کجھ سالاں ماں ہو یو اس ادارہ کی مکمل کوششاں پر تبصرہ کرنو بھانویں اجاں قبل از وقت

ہے۔ پر کجھ ہی سالاں ماں اس ادارہ کے تحت، سکول، کانفرنس ہال تے اک اعلیٰ قسم کی لائبریری کا قیام تے 'آواز گرجر' کی باقاعدہ اشاعت ناں جناب مسعود چودھری ہوراں نے اپنٹی صلاحیتاں کو ایک مثالی نمونو ضرور پیش کیو ہے، جس واسطے وَیہ مبارک کا مستحق ہیں۔ اس ادارہ کا باقی مقاصد نا حالیں کجھ سال لگیں گا۔

دوجی ریاستاں ماں گوجری:

ہندوستان کی مختلف ریاستاں مثلاً راجستھان، گجرات، پنجاب، ہماچل، ہریانہ، یوپی تے دہلی ماں لکھاں لوک تھوڑا اچ فرق ناں گوجری بولیں تے سمجھیں، بھانویں اِنھاں کی تحریری کوشش گھٹ ہیں تے جو کجھ لکھیں وہ وی ہندی رسم الخط ماں لکھیں اِن لوکاں وِچوں رام پرشاد کھٹانہ، تے ملکھی رام کشانؔ کی ادبی خدمات بھلائی نہیں جا سکتی۔ پروفیسر جے سی شرما کی کتاب گوجری گرائمر (Gojri Grammar) گوجری ادب کی تاریخ ماں اہم سنگ میل ہیں۔

گوجری زبان کو مستقبل

گوجری ادب کو کدے جائزو لیو جائے۔ تاں یاہ حقیقت باندے آوے جے ان تک گوجری زبان ماں تقریباً ساری کی ساری تخلیقات شعری صورت ماں ہیں۔ تے گوجری نثری ادب بہت گھٹ یا نہ کے برابر ہے۔

گوجری ماں شائع ہونٹ آلی اکثر کتاب شاعری کی ہیں تے گوجری نثر ماں غلام رسول اصغر کو ناول ''آخری سہارو'' تے اے، کے سہراب کا ریڈیائی ڈرامہ کا مجموعہ ''چونٹ'' ڈاکٹر رفیق انجم کی 'کورا کاغذ' 'لعلاں کا بنجارا' تے 'گوجری ادب کی سنہری تاریخ'، سرور چوہان کی 'کھوٹا سِکا' تے امین قمر کی 'چانٹی' سعید بانیاں کی 'دل کا تارا' تے صابر آفاقی کی 'بھلی بسریں

یاؤ تیں بغیر صرف گوجری کہانی ہیں۔جہڑی گوجری ''شیرازہ'' ماں چھپتی رہی ہیں اس ماں شک نہیں کہ امین قمرؔ، غلام رسول آزادؔ، چودھری قیصر الدین تے اقبال عظیمؔ کی کہانیں معیاری ہیں۔پر گوجری لکھن آلاں نا افسانا، ڈرامہ، تحقیقی کماں تے گوجری زبان کا تاریخی پہلو دروی دھیان دین کی ضرورت ہے۔ تے ان ساراں توں پہلاں ضرورت ہے۔قوم ماں تعلیمی انقلاب لیان کی۔اس سلسلہ ماں جہڑی کوشش کی جا رہی ہیں، وبہ ناکافی ضرور ہیں۔پر حوصلہ شکن نہیں، تے اگر سنجیدہ گوجری ادیباں نے زبان کی ترقی کو بیڑو چالیو، تاں گوجری کو مستقبل انشاء اللہ روشن وھے گو، کیونکہ تمام خامیاں کے باوجود گوجری ادب کو معیار کسے وی دوجی زبان تیں گھٹ نہیں۔اس نا گوجری زبان کی بدقسمتی ہی کہہ سکاں کہ اک ایسی زبان جہڑی علمی تے ادبی حیثیت رکھے تھی، زمانہ کی بے مروتی کو شکار ہوگئی تے دُوبارہ سر چاتاں صدیں گذر گئیں۔پر یاہ اک دلچسپ حقیقت یا معجزو ہے یاہ دنیا کی پہلی زبان ہوئے گی، جہڑی صدیاں تک رلتی رہن کے باوجود اَج وی اپنی اصلی حالت ماں دنیا کے سامنے موجود ہے۔اَج وی برصغیر کی یاہ واحد زبان ہے جہڑی پورا خطہ ماں بولی تے سمجھی جا سکے، یاہ گوجری کی بدقسمتی ہے کہ اتنی شاندار تاریخ تے خاطر خواہ تاریخی مواد ہون کے باوجود اس زبان کو ذکر مرکزی آئین ماں نہ ہون کے نال نال اَج توڑی یاہ ساہتیہ اکیڈمی کی قبولیت تیں وی محروم ہے۔

جدیدشعری ادب

ڈاکٹر رفیق انجمؔ

جدید گوجری ادب کی ابتداء بیسویں صدی کے ناں ہی ہوے اس دور ماں سیاسی سماجی معاشی تے علمی پسماندگی کے ناں ناں سرکاری ڈاہی نہ ہون کی وجہ تیں گوجری بولن آلا مہذّب دنیا کے سامنۓ آتاں یا گوجری بولتاں شرمانویں تھا۔اس طرح قوم کی ترقی کے ناں ہی زبان ناوِی بڑوخسارو دیکھنو پیو، لہٰذا اس دور ماں سب توں اہم تے ضروری عمل یوہ تھو، جے اس قوم ماں سیاسی تے تعلیمی بیداری پیدا کی جائے۔ یا ہی ضرورت محسوس کرتاں مخلص گجر رہنماواں کو ایک قافلو باندے آیو۔جس نے سماجی تے تعلیمی بیداری پر زور دے کے بالواسطہ طور پر گوجری زبان تے ادب کی ترقی واسطے راہ پدھری کی۔ اس قافلہ ماں پونچھ کا مرحوم چودھری غلام حسین لسانوی، راجوری کا چودھری دیوان علی تے مولانا مہرالدین قمرؔ، ریاسی کا حاجی اسرائیل کھٹانہ،، جموں کا چودھری عبداللہ، برگیڈئیر خدابخش تے سروری کسانہ تے کشمیر تیں میاں نظام الدین لاروی کی قربانی کدے نہیں بھلائی جاسکتیں۔

اس طرح بیسویں صدی کا آغاز توں ہی گجر لکھاڑیاں نے اردو تے پنجابی کے ناں ناں اپنی ماں بولی گوجری ماں وِی لکھنو شروع کر لیوتھو، دیہاتی بسیبا تے علمی پسماندگی کی وجہ تیں کجھ شاعران کو کلام یا تے لکھن ہی نہیں ہو یو یا ضائع ہوتو گیو تے اُنھاں بچوں اکثر کی تاریخ پیدائش یا وفات تیں وی دنیا ناواقف ہے تے محض حالات و واقعات کی بنیاد پر انداز لایا جاسکیں۔

اک اہم گل یاد رکھن کی یاہ ہے جے قدیم گوجری ادب کی طرح بیہوں صدی کا گوجری ادب کو وی تقریباً سارا کو سارو مواد شاعری کی صورت ماں ہے تے نثر آنے پاسے

بڑی گھٹ توجہ ہوئی ہے گوجری نثر غالباً جموں کشمیر کلچرل اکیڈیمی ماں گوجری شعبہ کا قیام توں بعد ہی لکھی جانݨ لگی ہے۔

اس طرح بیہویں صدی کا آغاز ماں جن گوجری شاعراں کو کلام لبھّے، اُن ماں نونؔ پونچھی، عبدل پونچھی، سائیں قادر بخش، میاں فتح محمد درہالوی، خدا بخش زارؔ تے علم دین بن باسی موہرے سئی لگیں۔ بلکہ سروری کسانہ کی تحقیق کے مطابق گوجری کی سب تیں پہلی نظم جہڑی شائع ہوئی واہ عم دین بنباسی کی نظم تھی 'لِکھوں خط تمنا کشمیر تیں' جہڑی ۱۹۴۴ء مانھ جموں تیں شائع ہون آلا مولانا برنالوی کا اخبار 'الاحسان' مانھ شائع ہوئی تھی۔

باقیشاعراں کو اکثر کلام سی حرفی تے باراں مانہہ کی صورت ماں ہے۔ تے تصوّف تے عشق کا مضمون نمایاں ہیں جدکہ بن باسی تے مولانا مہرالدین قمر کی شاعری ماں نظم تے انقلابی شاعری وی شامل ہے۔ اِن کے ناݪ ناݪ ہی دو جو قافلو جہڑو شامل ہویو اس ماں میاں نظام الدین لاروی، مولانا محمد اسماعیل ذبیح، ڈاکٹر صابر آفاقی، سوز ہزاروی، مولانا اسرائیل مہجور، سروری کسانہ، شمس الدین مہجور پونچھی، حاجی حسن دین حسن گورسی، اسرائیل اثر، سید حاکم شاہ قمر تے سائیں فقیر الدین جہیا ناں آنویں۔ ان حضرات کی شاعری ماں وِی سی حرفی تے باراں مانہہ نمایاں ہیں۔ پر اسے دور ماں انقلابی نظم تے نعت وی تصوّف تے عشق کی کیفیات ناݪ شامل ہوتی گئی ہیں۔

اس دور ماں نثر لکھݨ کی جہڑی کوشش ہوئی ہیں۔ اُن ماں غلام احمد رضاؔ کا ڈرامہ ''مھارو پیر'' توں علاوہ مولانا مہرالدین قمر، چودھری دیوان علی، سروری کسانہ تے وزیر محمد ہکلہؔ کی تحریری کوشش شامل ہیں۔ جہڑیں بھانویں زیادہ نہیں پر بنیادی حیثیت ضرور رکھیں۔ یہ کوشش اجاں جاری تھیں کہ تقسیم ملک کو حادثو پیش آیو تے یوہ سنجیدہ تے مخلص گجر رہنماواں کو قافلو کھنڈ پھٹ گیو، سیاسی تے سماجی طور پر قوم نا نقصان ضرور ہویو۔ پر گوجری لکھݨ آݪاں نے ہار نہ منی تے ویہ جت جت تھا اپݨی صلاحیتاں تے توفیق کے مطابق گوجری ادب کی خدمت کرتا رہیا۔

اَجاں قوم نے ساہ وِی پوری طرح نہیں پھنڈ یو تھو کہ ۱۹۶۵ء کی ہند پاک جنگ نے دو جو سوٹو ماریو تے گوجری لکھن آلاں کا دو پھاڑ کر چھوڑیا۔ اس عرصہ ماں کجھ نواں لکھن آلا وِی بانہہ کنج کے ادب کا میدان ماں آ گیا تھا۔ جن ماں رانا فضل حسین راجوروی، اقبال عظیم تے نسیم پونچھی کا ناں نمایاں ہیں۔

اس طرح نواں تے پرانا لکھاڑیاں بچوں جہڑا لوک پاکستان ہجرت کر گیا۔ اُن ماں ذبیح صاحب، قمر راجوری، رضا صاحب موہرے تھا جد کہ جموں و کشمیر ماں رہ جانؔ آلاں ماں میاں نظام الدین لاوری، خدا بخش زار، اسرائیل اثر، شمس دین مہجور پونچھی، سروری کسانہ حسن دین حسن گورسی، اقبال عظیم تے نسیم پونچھی کا ناں قابل ذکر ہیں۔

پاکستان جانؔ آلاں نے اپنی علمی تے ادبی کوششاں کے نالؔ نالؔ سیاسی کوشش جاری رکھیں، تے ریڈیو مظفر آباد توں گوجری پروگرام شروع کرانؔ کے سنگ گوجری ادب کی ترقی واسطے کئی تنظیم تے بورڈ وی بنایا۔ جن ماں گوجری ادبی بورڈ تے ادارہ ادبیات کا ناں نمایاں ہیں۔ اس طرح اپنا علاقہ ماں گوجری بولنؔ آلاں کے نالؔ ہی گوجری لکھن آلاں کی وی حوصلہ افزائی کو سلسلو شروع ہویو تے اِن ادبی تنظیماں کے ذریعے چ سارا شاعراں کو کلام وی کتابی صورت ماں چھپیو اس عرصہ ماں ڈاکٹر صابر آفاقی، احمد دین عنبر، قمرؔ، ذبیحؔ، مہجورؔ تے رانا فضلؔ کے سنگ جن دوجا لکھاڑیاں کو قافلو شامل ہویو اُن ماں، پروفیسر یوسف حسن، رفیق بھٹی، مخلص وجدانی، سرور حسین طارقؔ تے سرور صحرائیؔ قابل ذکر ہیں۔ جن لوکاں نے روایت کے نالؔ نالؔ گوجری ادب ماں نواں تجرباوی کیا ہیں۔ اَج تو ڑی اس موتیاں کا ہار وچوں کئی منکا کریا تے کئی موتی پرونؔ ہویا ہیں۔

پاکستان کا گوجری ادیباں وچوں اہم ترین ناں صابر آفاقی، قمرؔ، ذبیحؔ، مہجور تے رانا فضلؔ حسین کا ہیں جنھاں نے گوجری ادب کی نیہہ مضبوط کی ہیں۔ اس دور ماں سی حرفی کے نالؔ نالؔ گوجری غزل، نظم گیت، نعت، تے دوہاوِی لکھنؔ ہویا ہیں۔ ان ماں مہجورؔ کی نظم، مخلص

کی غزل تے آفاقیؔ کی رباعی تے مسدس، قمرؔ کا منظوم خط تے رانا فضلؔ کا ڈراماں سمیت ہر صنف ماں کمال انھاں ہی کا بس کو کم ہے۔ اک وار پھر اس پاسے توجہ دوان کی ضرورت ہے جے اس دور ماں وی رضاؔ مرحوم تے رانا فضل کا ڈرامہ تے چھٹیاں توں علاوہ گوجری ادب کو زیادہ حصّو شاعری کی صورت ماں ہی ہے۔ پاکستان کا گوجری ادب کی جہڑی کتاب اَج توڑی شائع ہوئی ہیں۔ اُن ماں قمرؔ راجوروی کی 'گوجری ادب' تیں علاوہ ذبیحؔ کی 'انتظار'، رانا فضل کی 'پا پھلّ باپھل پانی'، مہجورؔ کی 'نغمۂ کہسار'، مخلصؔ کی 'رپرا' تے 'ابھکارا'، صابر آفاقی کی 'پھل کھیلی'، 'کیسر کیاری' 'پیغامِ انقلاب' تے بھُلیں بسریں یاد، احمد دین عنبر کی 'گوجری گیان' تے سرور صحرائی کو شعری مجموعو 'سجری سویل' تے 'رُت نروئی' منیر حسین چودھری کی 'سانجھ' تے سعید بانیاں کی 'دِل کا تارا' شامل ہیں۔

جموں وکشمیر ماں آزادی توں بعد گوجری ادب کی ترقی واسطے جہڑی منظّم کوشش ہوئیں اُن ماں پہلوروان اخبارات تے رسالاں کو ہے۔ جن ماںؔ ''الاحسان''، ''الانسان''، ''نوائے قوم'' تے ''گوجر دیش'' کا ناں نمایاں ہیں۔ یہ اخبار تے رسالا اُردو زبان ماں گجراں کا سیاسی تے سماجی مسائل کی پیروی کریں تھا، پر کجھ صفحا گوجری تحریراں واسطے مخصوص تھا۔ اس طرح اِن رسالاں کے ذریعے گوجری لکھاڑیاں کی خاطر خواہ ہمت افزائی ہوئی۔

سیاسی، سماجی تے ادبی تنظیماں ماں اس پاسا کی کوششاں ماں ''گجر اصلاحی کمیٹی تے انجمن ترقی گوجری ادب'' کا ناں نمایاں ہیں۔ ان تنظیماں نے پاکستان آلاں کی دیکھو دیکھی سیاسی کوشش شروع کیں تے اِن تمام کا مجموعی نتیجہ کا طور پر ریڈیو کشمیر سرینگر ۱۹۶۹ء تیں گوجری پروگرام شروع ہویا تے ۱۹۷۸ء ماں ریاستی کلچرا کیڈیمی ماں گوجری شعبووِی کھول دتو گیو۔

اِن اداراں کے نالؔ ہی گجر قوم کا گجر لکھاڑیاں کی حوصلہ افزائی شروع ہوگئی۔ نواں نواں لکھاڑی باندے آیا۔ گوجری لوک ادب کی شیرازہ بندی کے نالؔ نالؔ اکیڈیمی کی طرفوں سہ ماہی شیرازہ کی اشاعت کے نالؔ ادب کا میدان ماں نواں نواں تجربا ہون لگا۔ سرکاری تے

نجی طور پر کتاباں کی اشاعت شروع ہوئی قابل ذکر گل یاہ ہے جے اس عرصہ ماں وِی گوجری ادب کو زیادہ حصو شاعری ماں تخلیق ہو یو، تے گوجری نثر تقریباً سارء کلچرل اکیڈمی ماں گوجری شعبہ کا قائم ہونڑ توں بعد کی پیداوار ہے۔ سرورؔ کسانہ، نسیم پونچھی تے اقبال عظیم کی سرپرستی ماں گوجری ڈکشنری ترتیب دتی گئی۔ ہر سال گوجری کلچرل کانفرنس ہونڑ لگیں، گوجری زبان و ادب تے تاریخ پر تحقیقی کم ہونڑ لگا تے ادب ماں نواں اضافا ہوا۔

نواں لکھنڑ آلاں ماں چودھری قیصر الدین عبدالغنی عارفؔ، امین قمرؔ، فیض کسانہ، غلام حسین ضیاؔ، محمد حسین سلیم، سکندر حیات طارقؔ، خوشد یومینی، غلام رسول آزادؔ، کرم دین، چوپڑہ، مختار الدین تبسّم، آصف کرامت اللہ سہراب، شریف شاہینؔ، محمود رانا، غلام سرور چوہان، برکت علی باکڑی، ڈاکٹر نصیر الدین بارو، عبدالحمید کسانہ تے اشتیاق احمد شوق، ابرار احمد ظفرؔ تے ڈاکٹر رفیق انجم شامل ہوا۔ تمام گوجری لکھاڑیاں کا ناں گنوانوں میرو مقصد نہیں ہاں اس پاسے توجہ ضرور دواؤں گو کہ گوجری شاعری ماں جدّت کے نالْ نالْ گوجری نثر وِی لکھنڑ ہونڑ لگی۔ شاعری ماں سی حرفی تے بارہ ماہہ کی روایت کے سنگ غزل، نظم گیت تے دو ہاوِی لکھنڑ ہو یا تے سچی پچھیں تاں اَج سی حرفی کی جگہ غزل نے مل گئی ہے۔

اسے طرح گوجری نثر ماں مقالاں کے نالْ نالْ افساناں تے کہانیں، ڈراماں طنز و مزاح ''انشائیہ'' تے چھوٹی لکھنڑ کا سلسلا شروع ہوا۔ جہڑا تعداد ماں گھٹ سئی پر میعار کا اعتبار نالْ حوصلہ افزا ہیں۔ کسے نا یقین نہ آوے تے اَمین قمرؔ تے نسیم پونچھی کی چٹھیں پڑھ کے اندازو لا لیو جہڑا میرے نزدیک گوجری ادب کا بہترین شہ پارا ہیں۔

اس عرصہ ماں جموں و کشمیر ماں جہڑی گوجری کتاب شائع ہوئیں۔ اُن ماں کلچرل اکیڈیمی کی گوجری ڈکشنری، گوجری لوک گیت، گوجری لوک کہانئیں تے مھارو ادب کا خصوصی شماراں توں علاوہ نجی طور پر چھاپی جانْ آلی کجھ اک کتاب قابل ذکر ہیں۔ جنھاں نا اکیڈیمی کی طرفوں مالی امداد یا ایوارڈ وِی حاصل ہو یا ہیں۔

اِن ماں سب توں پہلی کتاب نسیم پونچھی کی ''نین سلکھنا'' ہے اِن توں بعد کی کتاباں ماں اسرائیل اثر کی ''دھکھتیں آس''، اقبال عظیم کی ''ریجھ کولیں''، عبدالغنی عارف کی ''چھمر چھاں''، قاسم بجران کی ''تاہنگ رنگیلی''، حسن الدین حسن کی ''پیام حسن''، غلام رسول اصغر کو ناول ''آخری سہارو''، سہراب کا ریڈیائی ڈراماں کو مجموعو ''چوݨ'' شامل ہیں۔

بیہویں صدی کا گوجری ادب کو جائزو لیݨ واسطے مناسب ہے کہ صنف کا اعتبار نال ہر ایک صنف کو الگ الگ جائزو لیو جائے نوں تے اس کم واسطے کئی کئی کتاباں کو مواد بݨ سکے پر کوشش کی گئی ہے کہ ہر ایک صنف کا مختصر جائزہ نال گوجری کا عام قاری واسطے بنیادی مواد فراہم کیو جائے۔ جس پر آن آلا پیا تفصیلی تے تحقیقی کم کرتا رہیں گا۔ آئندہ صفحاں ماں گوجری قصیدہ مرثیہ، سی حرفی، بارہ ماہنہ، نعت، غزل، گیت، نظم، طنز و مزاح تے نثری ادب کو ذکر موجود ہے۔

ا۔ قصیدا تے مرثیہ:

جدید گوجری ادب ماں مثنوی قدرے گھٹ لکھن ہوئی ہیں، جد کہ قدیم گوجری ادب مانھ یوہ رواج عام تھو جس کی اک مثال امین گجراتی کی یوسف زلیخا ہے۔ اسے طرح نویں گوجری ماں قصیدا تے مرثیہ کافی تعداد ماں لکھن ہوا ہیں پر اس سلسلہ ماں کسے منظّم کوشش کے تحت یہ چیز کتے اکٹھی ہو کے شائع نہیں کی جا سکیں۔ سی حرفی تے بارہ ماہ ماں قصیداں کو موضوع لا روی دربار ہی رہیو ہے جد کہ مرثیہ مانھ کئی شاعراں کی وفات لکھن آلاں کے مدنظر رہی ہے۔ جد کہ قدیم گوجری ادب مانھ کربلا تے شہادتِ حسینؓ بدستور نمایاں موضوع ہے۔ جدید گوجری شاعراں مانھ سب توں زیادہ مرثیہ وی رانا فضل ہوراں نے لکھیا ہیں۔ جن مانھ بابا نظام الدینؒ تے چودھری فیض حسین انقلاب کی وفات پر لکھی وی رانا ہوراں کی تحریر پڑھن سنن جوگی ہیں۔

ا۔ ۳ شوال نا بابا نظام الدین لا رویؒ کی وفات پر رانا ہور لکھیں:

لہو لہو عید

بول پیاریا عید کا چنا
اوہ دُکھیاریا عید کا چنا
تیں کِت میرو میت چھپایو
موتاں ماریا عید کا چنا
لہو لہو عید خوشی تیں کرکے
درد ابھاریا عید کا چنا

۲۔ چوہدری فیض حسین انقلاب کی وفات پر رانا ہورنوں لکھیں:

تیری یاد رے فیض حسین آوے تیری خو خصلت یارا بھُلتی نہیں
تیرا دُکھ نے کھسیا سُکھ مہارا کہڑی اکھ جہڑی اج ڈُلتی نہیں
کھیتی میاں حبیب کی نسری تھی باڑی گُجراں کی اسی پھُلتی نہیں
لال گودڑی مانھ کدے چھپتا نہیں کھری بست نیلام تیں تُلتی نہیں
تیری قبر اُپر کدے فضلؔ آتو راہ بند یارا گلی کھُلتی نہیں

۳۔ خدا بخش زار صاحب کی وفات پر اسرائیل اثرؔ صاحب لکھیں۔

سدا راز نیاز کا کاج مکا سنئیو چھوڑ دنیا فانی زار چلیا
قلم اُٹھ ہن ماتمی رنگ بھر لے گیا قافلاں کی یادگار چلیا
سخن گو تے سخن شناس گیا نظم بزم کا کہیں معمار چلیا
بلبل پونچھ کا باغ میں اڈ چلیا، شعر سخن کا سوہج وقار چلیا
قادر بخش تے باغ حسین برکت، عبدل، شاہ حبیب کا یار چلیا
فتح محمد تے قمرؔ کا ہمعصر وصل میل آلا بو ہو مار چلیا

۲۔ سی حرفی

جدید گوجری ادب کی چڑھت کے ناں سب توں پہلاں باندے آن آلی صنف سی حرفی ہے۔ جہڑی بلا شبہ پنجابی توں گوجری ماں داخل ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یاہ وِی ہے کہ گوجری کا پہلی صف کا لکھاڑی پہلاں پنجابی شاعر کریں تھا۔ تے گوجری ماں بحر کھلن ناں اُنھاں نے وہی جذبات اُسے صنف ماں گوجری ماں لکھنا شروع کیا۔ بیہویں صدی کا شروع توں لے کے تقریباً سٹھ سال توڑی گوجری شاعر پر سی حرفی کی حکمرانی سئی لگے۔ تے اُس توں بعد کی ہجری گوجری شاعری ماں اِس ناواہ مقبولیت نہیں رہی۔ جہڑی غزل نا حاصل ہوگئی ہے۔

بئیت کا اعتبار ناں سی حرفی ''الف'' توں ''ے'' توڑی ہر اک حرف ناں شروع ہون آلا اک ہی بحر ماں لکھیا وا چار چار مصرعاں کا بیت وهیں جن ماں ہجر و فراق تے تصوف کا مضمون اکثر نسوانی کردار کی زبانی بیان کیا جائیں۔ بحر تے مضمون کا لحاظ ناں سی حرفی بارہ ماہہ کے نیڑے تیڑے ہے۔ نواں لکھاڑیاں وچوں اکثر نے سی حرفی لکھن کی کوشش کی ہیں۔ لیکن غزل، گیت تے نثری ادب کی چڑھت ناں سی حرفی لکھن آلا دھیاڑا توں دھیارا گھٹتا جائیں لگا وا۔ ناتے نویں سی حرفیاں ماں وہ معیار، جذبات تے اظہار کی پختگی نہیں رہی وِی، جہڑی کدے سی حرفی کی شان تے جان تھی۔ سی حرفی کا نمائندہ شاعراں ماں نونؔ، قادر بخش، فتح محمد، ذبیحؔ، زارؔ، سوزؔ، مہجورؔ، راجوروی، مہجور پونچھی تے اسرائیل اثرؔ نمایاں ہیں۔

جسکو سنگ کریئے اُس کے سنگ مریئے وقت نزع توڑی قولوں ہاریئے نہ
فتح محمد کو شعر یوہ عشق آلو میرو گوجرو لفظ بساریئے نہ

خ:

خلق دیکھوں سارو مُلک دیکھوں نظر نہیں آتو وہ چمکار مِناں
ہر روز دیکھوں تھارا راہ بیٹھو،اکھ دُکھ گئی ہیں گن گن بار مِناں
آیا زور اس پونچھ ماں ولی بن کے قسم رب کی نہیں اعتبار مِناں
عبدلؔ زور ڈٹھا شکل دار بندا بھلتو نہیں وہ لار کو یار مِناں

عبدلؔ پونچھی

ح

حکم تیرو گھر بار تیرو میری جان قربان بساریئے نہ
منوں نہ بسار یئے جان گھولی مرتادم توڑی قولوں ہاریئے نہ
جس کو سنگ کریئے اس کے سنگ مریئے دغو دے پردیس ماں ماریئے نہ
نون سدے جے تنا غلام تیری رانجھا آمھیسیں بھانویں چاریئے نہ نونؔ پونچھی

ج

جٹی ہے جھنگ سیالاں کی توں،کھیڑاں ناں کے ہے تیرو ساک ہیرے
جد کُن فیکون کا قول ہوا، تیرے ناں ہوا میرا باق ہیرے
کراماً کاتبین دوئے شاہد میرا ہو یو عقد جد روز میثاق ہیرے
فتح محمد ہزارہ تین جھنگ آیو، تائیں سدیو ہوں تیرو چاک ہیرے

فتح محمد درہالوی

ت

تنگ تدکا سٹیاسنگ جد کا سٹیو کھوہ اندر سینے لامنّا
ہوئی جان حیران ویران میری لگی ہر اک آنّ بلا منّا
ڈنگا زخم ہو یا کالنجا ماں کاری لگے نہ کائے دوامنّا
قادرِ دل دُکھیا میری جان دکھیا درد کا لجہ گو گیو کھا منّا

سائیں قادر بخش

ح

حال ملال کو کھوں کس نا بھتا تک کے عیب بسارتیے نہ
اپنا نیناں کی قسم ہزار تنا سروں ماریئے تے دلوں ماریئے نہ
ہنڑ کو ہجڑی تک کے کیوں تجّے پہلیں آپ لائیں ہنڑ باریئے نہ
بار بار زاری میر زارا پکارا نجھا آمھیسیں بھانویں چاریئے نہ

خدا بخش زار

ج

جسم میرو پاکستان بسے روح وطن کی ماہلیاں ماہلیاں ماں
پھرے جان رنجان حیران میری شنگراں اُچیاں خالیاں خالیاں ماں
پھل پھل بوٹے بوٹے دل بسے پتر پتر تے ڈالیاں ڈالیاں ماں
ذبیح رہے خیال ہر حال میرو اپنا دیس کی نالیاں نالیاں ماں

ذبیح راجوروی

ش

شام تیں لے کے صبح توڑی ہویو، تج نہ رونڑ ہے کم میرو
رہیو چھڑو قلبوت ہے ہڈیاں کو سکو جسم کو ماس تے چم میرو
دے کے واسطو رب کو کھوں تنّاں دیکھ آکے دم ماں دم میرو
تنّا نہیں مہجورؔ پرواہ میری، دس ہوئے کو کہڑانا غم میرو

اسرائیل مہجورؔ

الف

اُجڑ کے ہوئی آباد بستیں، کیا دل ویران آباد کس نے!
جھڑا یار نے منوں بسار چھڑیا، رکھی انھاں کی دلاں ماں یاد کس نے
پچھے کونڑ نصیب کی ہاریاں نا، سنّی انھاں کی کوک فریاد کس نے
دردمند کوئے اثرؔ کا درد جانے، دکھیا دِل ات کیا فرشاد کس نے

اسرائیل اثرؔ

و: مولوی غلام رسول ڈوئی

وِچ وچھوڑا کے عمر گزری، دتو تیں نہ کدے دیدار مِناں
عمر گزر گئی ہے مِناں تڑفتا نا، دسی تیں نہ کدے ہُنار مِناں
اُپروں شام نیڑے گھر دُور میرو، رستہ وچ کر گیو لاچار مِناں
کرے عرض غلامؔ اس ذات اگے، نہیں ہور کوئے چاروکار مِناں

الف:

اُٹھ قاصد لے جا خط میرو، سجناں میراں کے بیچ دربار جائیے
تیرا راہ مانھ چن کو خاص ڈیرو، میری طرفوں اک عرض گذار جائیے
کہئیے بیڑی گرداب مانھ ڈول گئی ہے، چپُو وصل کو مار کے تار جائیے
کہئیے واسطو حسن حسین کو ہے، پھیرو دیس نظیرؔ کے مار جائیے۔
نذیر احمد نذیرؔ

ج:

جان میری تیرے باجھ چلی سجنا لائی پریت نا توڑیئے نہ
منا دیکھ کوچجی نا تجیئے نہ لارو دے ادھ راہوں منہ موڑیئے نہ
کر کے رحم تے لے سمہال مناں اللہ واسطے رد کے چھوڑیئے نہ
تیرا پیراں کی خاک غلام ہاں ہوں میری تاہنگ امید نا توڑیئے نہ
سید حاکم شاہ قمرؔ

ک

کدتوڑی کوئے ظلم جھلے، کدتک رہوں گوہوں کھڈیاںؔ بنؔ کے
کچرتک جھلّوں ہوں ڈنڈولؔ تیرا، کدتوڑی تیں برھنوسیاںؔ بنؔ کے
کچڑ دوہلتا ہاسا تیں سر میرے، کچر رہنؔو میں تیرو بھیاںؔ بنؔ کے
خوابوں جاگ پرواؔز ہنؔ لوہوئی، سنکیا پھر نہ ایویں خیال بنؔ کے
لعل حسین پرواؔز

۳۔ گوجری باراں ماہ

باراں مانہہ بھانویں شاعری کی باقاعدہ صنف نہیں، پر اس کے باوجود پنجابی تے گوجری کا اکثر شاعراں نے باراں مانہہ لکھیا ہیں۔ ہئیت کا اعتبار ناں باراں مانہہ کی بحر بیت تے سی حرفی آلی وھے۔ جس ماں سارا سال ماں محبوب کا ہجر وفراق کی واردات نسوانی کردار کی زبانی بیان کی جائیں۔

قدیم گوجری ماں سب توں پہلاں باراں مانہہ کی مثال مولانا داؤد کا کلام ماں لبھّے۔ جہڑی ۱۳۷۷ء کی تحریر ہے تے پھر مولانا افضل پانی پتی نے اپنی مشہور'' بکٹ کہانی'' ماں باراں مانہہ کو استعمال کیو ہے۔ جدید گوجری ادب ماں کیونکہ سب توں پہلاں گوجری لکھاڑیاں کو پہلو قافلو کافی عرصہ پنجابی ماں شاعری کرتو رہیو ہے۔ لہٰذا خدا ہوئی گل یاہ ہے۔ جے جدید گوجری ادب ماں باراں مانہہ کی روایت قدیم گوجری ادب کے بجائے پنجابی وچوں آئی وِی ہے۔

بیہویں صدی ماں پہلا دور کا اکثر شاعراں نے سی حرفی کے ناں ناں باراں مانہہ وِی لکھیا ہیں۔ جدکہ سجرا گوجری ادب ماں (۱۹۵۰ء تیں بعد) نویں نویں صنفاں کی چڑھت ناں باراں مانہہ کو رواج گھٹتاں گھٹتاں ہن تقریباً مک ہی گیو ہے۔ گوجری باراں مانہہ لکھن آلاں ماں، خدا بخش زار، ذبیحؔ، مہجورؔ تے اسرائیل اثرؔ کا ناں نمایاں ہیں۔

اسرائیل اثرؔ تے سرور صحرائی ہوراں نے روایتی باراں مانہہ ماں ہئیت کا اعتبار ناں کجھ تبدیلی تے نواں تجربا کیا ہیں جدکہ موضوع کا اعتبار ناں باراں ماہ کی روایت ہجر وفراق کے چوفیری پھرتی سئی لگے۔

چڑھیو چیت تیرو بھیلو نہیں چیتو، تیری قسم بساکھ بسار یو نہ
جیٹھ، ہاڑ کی دھپاں ماں کھلن دیکھوں، ساون بھادرے وی بوہو ماریو نہ
اسوا کھ پھر کے کتک کدآوے، کہڑی گھڑی میں کاگ اُڈاریو نہ
منگھر، پوہ تے مانہہ ماں رات جاگوں، پھگن زارؔ آیو بوہو ماریو نہ

خدابخش زارؔ

چڑھیو چیت تے بھیلو سب چیتو رہی سروں نہ کوئے حواس منّا
وطن یار احباب تیں دور رہ کے آوے چیت بہار کدراس منّا
صبح شام پردیس کی زندگی ماں کرے ہور بہار اداس منّا
آیو چیت مہجورؔ تے سجنا کو ہویو دِل ماں سخت احساس منّا

اسرائیل مہجورؔ

جیٹھوں جیٹھ دیور دلوں تنگ دسیں جھلوں طعناں سخت جٹھانیاں کا
کریں روز ننانٓ گھمسانٓ ڈاہڈ وصبح وشام ہیں حال ویرانیاں کا
پچھوں کولٓ تے ڈھول ناکھول دسوں قصہ سب سربرتی کہانیاں کا
خدا بخش نماں نماں نم ڈوہلوں بیلا یاد کر کے مہربانیاں کا

خدابخش زارؔ

باراں ماںہ:

چڑھیو جیٹھ مہینو ہوں سڑوں تتی بھکھیں دھُپ وچھوڑو دلدار کو ہے
موسم گرم فراق کی اگ دوزخ منا دُکھ اُس وچھڑیا یار کو ہے
پہلاں لا پریت فرکیوں بسری ڈٹھو چنگو طریقو یوہ پیار کو ہے
سید حاکم شاہ قمرؔ ہوں سڑوں ہر دم شوق نت تیرا دیدار کو ہے

۴۔ حمد تے نعت

قدیم گوجری مانھ نعت گوئی بارے ڈاکٹر ریاض مجید اپنی کتاب 'اردو میں نعت گوئی' کا صفحہ ۱۰۷ پر لکھیں ''اس دور کی سب سے پہلی تصنیف جواب تک دریافت ہوئی وہ فخرالدین نظامی کی مثنوی 'کدم راؤ پدم راؤ' ہے یہ مثنوی ۸۲۵ھ تا ۸۳۸ھ کے زمانے کی ہے۔ اسکے آغاز میں حمد کے بعد نعت ہے۔ اسکے علاوہ علی جیوگام دھنی (متوفی ۹۷۳ھ) کی 'جواہر اسراراللہ' ہے۔ انکی نعتیہ نظم اسطرح ہے:

آدم آدمی ہور جن سارے، نُور نبی تھے کہتے
بھیس بھرا کر آپ دکھایا ہم تم اوپر بول سودیتے
ڈونگر حیوان ہور نباتات، اے سب نور نبی کا جانوں
احمد، محمد نانوں احمد کے دُوجا من منہ کوئے نہ آنوں

اس حوالہ تیں قدیم گوجری ادب مانھ حمد تے نعت کی روایت کا واضح ثبوت لبھیں۔ حالانکہ قدیم گوجری ادب مانھ ویسے وی سب تیں نمایاں رنگ تصوف کو ہی نظر آوے۔

گجر طبعی طور پر سادہ، امن پسند تے خداپرست لوک ہوئیں، شاید یا ہی وجہ ہے کہ گوجری ادب کا نموناں جتنا مرضی پرانا وھیں۔ اُن ماں خداپرستی تے تصوف کو رنگ نمایاں ہے۔ بلکہ قدیم گوجری ادب ماں تے عشق حقیقی تقریباً سارا لکھاڑیاں کو پسندیدہ موضوع رہیو، تے یاہ روایت جدید گوجری ادب ماں وی بیہویں صدی کا ادھ توڑی واضح دِسے۔ بے شک شاعری کی صنف بدلتی رہی وھیں کاروبار کا اعتبار ناںؔ وی گجر زیادہ تر جنگلاں پہاڑاں تے قدرتی نظاراں کے قریب رہنؔ کی وجہ تیں شہراں تے مغربی تہذیب کی ذہنی آلودگی تیں دور رہیا ہیں۔ شاید اس وجہ تیں مادّیت اَجاں توڑی گجراں پر یا گوجری ادب پر غالب نہیں آسکی۔ اک ہور وجہ یاہ وِی ہوسکے جے گجر ادیباں کو تقریباً سارا کو سارو قافلو مسلماناں کو رہیو ہے۔

بھانویں واہ دسویں صدی کی گل وھے یا بیہویں صدی کی اکثر شاعر صوفی شاعر ہویا ہیں۔قدیم گوجری ادب ماں مثنوی کی صورت ماں تصوف کا مسائل بیان ہویا ہیں ات تک کہ گوجری لوک ادب ماں وی خوشی غمی کا مختلف موقعاں پر گایا جان آلا گیت موضوع تے خلوص کا اعتبار ناں نعتیہ شمار کیا جاسکیں۔

بیہویں صدی کا شروع کے ناں جدید گوجری ادب ماں جہڑی تازہ روح پھوکن ہوئی ہے اُس ماں بلاشبہ حضرت بابا جی صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو اثر سب توں زیادہ ہے۔اس مواحد تے پابند شریعت صوفی شاعر کی شخصیت تے تعلیمات تے مستفید ہون آلا اکثر گوجری ادیباں کی شاعری کو موضوع عشق حقیقی تے تصوف ہی رہیو ہے بھانویں کجھ شاعراں نے اپنا جذبات کو اظہار مجاز ا پردہ ناں کیوؤ ہے۔

بیہویں صدی کا پہلا نصف ماں ان جذبات کا اظہار واسطے سی حرفی تقریباً سارا شاعراں کی پسندیدہ صنف رہی ہے۔جد کہ نظم کی صورت ماں حمد تے نعت لکھن کو رواج سجرا گوجری ادب ماں یعنی ۱۹۵۰ء تیں بعد ہی کی گل ہے۔گجر بھانویں اَج توڑی اکثر کم پڑھیا لکھیا ہیں۔پر خدا تے رسول ﷺ کا ناں پر ہر وقت اپنو سب کجھ قربان کرن نا تیار رہیں۔ادب کیونکہ زندگی تے سماج کو ترجمان وھے۔لہٰذا قدرتی طور پر ان جذبات کو چھاملو گوجری ادب ماں قدرتی طور پر نظر آوے۔عشق کی شدت کسے وی پیمانہ ناں نہیں منّی جاسکتی تے خاص کر عشق خدا تے عشق رسول ﷺ کا سلسلہ ماں اللہ آپ ہی جانی جان ہے۔ہوسکے کِسے نے دِکھاوا واسطے زیادہ نعت لکھی وھیں تے کِسے کی زندگی بھر کی خلوص ناں لکھی وی اک ہی نعت اللہ کے نزدیک مچ ہی پیاری وھے۔بہر حال جدید گوجری کا تقریباً سارا شاعراں نے نعت لکھن کی کوشش کی ہیں۔

جِت تک ہوں سمجھ سکیو ہاں کجھ اک نعتاں نا چھوڑ کے باقی ساراں کو زور اک ہی گل پر رہیو ہے ''ربّا لے چل مکہ مدینہ ماں'' تے جتنا وی ذاتی تے صفاتی پہلو ہیں، حضور پاک ﷺ کی زندگی مبارک کا اُنھاں پر ضرورت توں گھٹ لکھن ہویو ہے۔تعداد کا لحاظ ناں غالباً حسن

دین حسنؔ تے رانا فضل ہوراں نے سب توں زیادہ نعتیہ شعر لکھیا ہیں تے نعتاں کو پہلو مجموعو وی ''گوجری نعت'' کا ناں نال انھاں نے ہی چھاپیو تھو۔ فر اس تیں بعد شائع ہون آلی تمام کتاباں ماں حمد تے نعت شامل ہی رہی ہیں۔ پیش ہیں کجھ اک گوجری نعتاں کا چڑیا وا شعر جھاں توں گوجری ادب ماں نعت کا رجحان تے معیار کو اندازو کوئے وِی سخن ور لا سکے۔

حمد انور حسین

سارا عالم کو بادشاہ توں ہے حمد لائق بس اے خدا توں ہے
ہم تیری صفت کے بیان کراں ساری صفتاں کی انتہا توں ہے
ہر مصیبت مانھ توں ہی یاد آوے ہر کسے درد کی دوا توں ہے
کول اتنو کہ دل مانھ ہے موجود دور اتنو کہ لاپتا توں ہے
زندگانی ہے اک سفر یارب توں ہی منزل ہے راہنما توں ہے

نعت: قمر راجوروی

اُس ذات پر ہوویں سلام لکھ لکھ، رب نے کیا اُچا اختیار جس کا
شافع امتاں کو، حامی عاصیاں کو، احسان ہیں بے شمار جس کا
جس کا باغ رضوان تے حوض کوثر، جنت باغ تحت الانھار جس کا
جس نا قاب قوسین کو شرف حاصل، درجہ عرش عظیم تیں پار جس کا

نعت:

چڑھتل چنان چانݨ چانݨ لایا سارے
لاٹ سچی لو روشن روشن عرش منارے
کفر کی بند مٹھی ماں گیٹیس کلمو پڑھتی بولیں
لاج غریباں کی رکھ چھوڑی رب نے صدقے تھارے

رانا فضل حسین

ہوں نظر کرم کی بھیکھ لیوں ذری پردہ نا سرکا چھوڑو
میر آس امید کا حیلہ ہیں کتے ہنے بنے لا چھوڑو
ہر قول تھارا کو قائل ہوں میرو صدق یقین قرآن آقا
یوہ درس ہدایت تھارو ہے میرو سچو دین ایمان آقا

منشا خاکی

لے جاتا کدے مناں حالات مدینہ ماں
ہوں وی تے گذار آتو ایک رات مدینہ ماں
روضہ کی جالی نا اکھاں سنگ لا آتو
اپنی وِی بدل جاتی اوقات مدینہ ماں

فاروق انوآر

جِت رونق سب بزا راں کی — جے بھیڑ لگیں دلداراں کی
فریاد ہووے مسکیناں کی — واہ دھرتی پاک مدینہ کی

اشرف پردیسی

سرکارِ مدینہ میرے پر اک نظر عنایت کر چھوڑو!
دیدار کراؤ روضہ کا نالے ملہم دِل پر دھر چھوڑو
بدکار ہاں بھانویں ہوں آقا پر تھارا در کو سوالی ہاں
تم اپنی رحمت کے صدقے جاوید کی جھوٹی بھر چھوڑو

جاوید راہی

۵۔گوجری نظم

گجراں ماں سیاسی بیداری آنّ کے نالّ ہی سماجی ظلم تے زیادتیاں کے خلاف آواز بلند ہونڑی شروع ہوگئی تھی کیونکہ اس ویلےؔ کا اکثر لکھاڑی پہلاں پنجابی ماں لکھیں تھا اس واسطے اِن انقلابی جذبات کو اظہار وی پنجابی ماں شروع ہو یو جس کی پہلی مثال مولانا مہرالدین قمرؔ راجوروی کا وہ یہ منظوم خط ہیں جن ماں انھاں نے اپنی قوم کی حالت حضرت میاں نظام الدین لاروی کے باندے رکھی تے اُنھاں نا قوم کی مہار پکڑن کی دعوت دِتی۔

اُن توں بعد آنّ آلاں نے اپنا جذبات کو اظہار سدھو گوجری ماں کیو ہے ظلم تے شاید انسان کو ازلی تے ابدی سنگی ہے۔اس گلوں ہر دور کا شاعراں نے اپنی نظماں ماں انقلابی جذبات ظاہر کیا ہیں۔گوجری کی اکثر نظم انقلابی ہیں، جد کہ دوجا موموضوعات پر وِی خاطر خواہ نظم لکھی گئی ہیں۔لیکن چند اک جذباتی نظماں نا چھوڑ کے باقی نظم نا گوجری ماں اتنی زیادہ مقبولیت نہیں مل سکی جتنی سی حرفی توں کیت تے غزل نا حاصل ہوئی ہے۔گوجری نظم لکھن آلاں ماں علم دین بن باسی، مہجور راجوروی، مہجور پونچھی، رانا فضل حسین، خدا بخش زارؔ، اقبال عظیم، نسیم پونچھی، فضل مشتاق، نور محمد نورؔ تے خادم حسین قمرؔ قابل ذکر ہیں۔

مہجورؔ پونچھی نظم:

بزدلی نا چھوڑ غیور یاں ماں اے قوم میر نا گوار اٹھو
نکلو وچہ میدان جوان جنگی لے کے نواں نواں ہتھیار اٹھو
ویوسٹ لباس جہالتاں کا برجس پہن کے مچھ پلیار اٹھو
چھوڑ دیکھ قرض اُن سودیاں کو تم آپ ہو کے شاہوکار اٹھو

قمرؔ راجوروی　　نظم

ہم گوجر گُجراتوں آیا، گذر کراں شاہانی
شاہی چتر چوہان کھشتری، مہاری بڑی نشانی
متھرو تے اجمیر، بدایوں میرٹھ تے ریواڑی
ان تھاہیاں کا بڑا بڈیرا، تھا سارا دریانی
تاج تخت کا مالک تھا کل، جہڑا راج دُلارا
اج نحوست ان کو حصو، رسوائی عریانی

اقبال عظیمؔ

میری اکھ ہمیشاں دیکھیں تیری یاہ بربادی
دِھی کی قیمت پوت کی کھٹی سب کھڑ پینچ نے کھادی
تیری اس دنیا ماں توں دس کے شادی نا شادی
قرضو اپنٔی جاماں رہیو، سود نے عمر کھادی

سکندر حیات طارقؔ　　"گجرانی"

چہرو چن تے چاننٔی ہا سادند چمکتا تارا
تن مکھنؔ من دوھلو دوھلو چال لشکتا آرا
دِل دلیر شیرنی ہاروں پھرے یاہ ماہلی ماھلی
بول رسیا کوئل ہاروں متک چکوراں آلی

خادم حسین قمرؔ　　نظم:

پتو نہیں اِن پہاڑاں اندر کیونکر قسمت مھاری ہے
مچ کماواں بھکھا بھاناں کھانٔ کی قسمت تھاری ہے
اِک ہی دھرتی اُپر بیٹھا جدا جدا مقسوم ہیں مھارا
اِنگا پھٹا کپڑا، لانواں اُنگا باغ بہاری ہے

٦۔ گوجری گیت

گوجری لوک ادب کو اکثر حصو لوک گیتاں کو ہے۔ تعداد تے مٹھاس کا لحاظ ناں پنجابی توں بعد گوجری لوک گیتاں کو ہی نمبر آوے۔ جنھاں نے موجودہ تحریری ادب توں پہلاں سینہ با سینہ صدیاں توڑی دلاں پر حکمرانی کی ہے۔ شاید یا ہی وجہ ہے کہ موجودہ صدی ماں تحریری ادب کو شروعات ماں سی حرفی توں بعد گیت ہی شامل ہویا ہیں۔ تے شروع ماں لکھیا جانں آلا اکثر گوجری گیت، گوجری لوک گیتاں کی طرز پر ہیں۔ مثلاً ماہیا، قینچی، درشی وغیرہ، پھر آہستہ آہستہ گیت کاراں نے نویں نویں طرزاں پر وی لکھنو شروع کیو تے اَج گوجری گیتاں کو کافی خزانو موجود ہے۔ جہڑو صدا بند تے تحریری صورت ماں ریڈیو اسٹیشناں تے کلچرل اکیڈیمی کی کتاباں ماں موجود ہے۔ اس توں علاوہ اَج توڑی نجی طور پر وِی جتنی کتاب گوجری ماں چھاپی گئی ہیں اُن ماں تقریباً سب ماں گیت وی شامل ہیں۔

بیہویں صدی کا لکھاڑیاں ماں جنھاں نے گوجری گیت لکھیا ہیں۔ یا گیت لکھن کو حق ادا کیو ہے اُن ماں اسرائیل اثرؔ، نسیم پونچھی، رانا فضل حسین، اقبال عظیم، مہجورؔ پونچھی سروری کسانہ، فیض کسانہ تے کشن سمیل پوری شامل ہیں۔ دوجی نسل کا لکھاڑیاں ماں مختار الدین تبسم، منیر حسین چوہدری، ابرار احمد ظر، چوہدری شاہ محمد شاہباز تے رانا غلام سرسر نے خوبصورت گیت لکھیا ہیں۔ مثال کا طور پر کجھ اِک گوجری گیتاں کا مکھڑا شامل ہیں جن توں گوجری گیتاں کی خوبصورتی تے مٹھاس کو اندازو ہو سکے۔

اتر پہاڑوں آیئے تو یئے؛ منوں درد سنایئے تو یئے۔ سروریؔ کسانہ

کنگھی پھیروں تے دُکھیں میرا بال نی مائے
اماں ہوویں تے پھیریں درداں نال نی مائے فیض کسانہ

اَج کر مناں دُکھیار میرو ماہی چلیو

اُٹھ چلیو میرو یار میرو ماہی چلیو۔

مہجور پونچھی

اَج نہیں ہے قرار مناّں دکھ گیا ہیں مار مناّں

کیو گیو ہے بسار مناّں پردیسیا مل جایئے

مہجورؔ راجوروی

چناں تیری چاننی ماں پیانا بلاؤں گی

سدھراں سلونیاں کا گھُنگھر وبجاؤں گی۔۔۔۔!!

خوشیاں نا چھوڑ کے تے سکھ نا بسار کے پیار تیرو جتیو میں زندگی نا ہار کے

کالجہ کا لعل میرا اتھروں نہ تولیئے کالیئے کوئلے توں اڈ اڈ بولیئے

آثرؔ

ٹر چلیو تھو غم لا کے؛ فرحال وِی نہیں پچھیو پردیسیا تیں آ کے

کوٹھا پر داناں تھا، چنگی بھلی جندڑی نا یہ روگ نہیں لاناں تھا

اقبال عظیمؔ

گیت (ماہیو): چنا لکڑی نا چیر آ کے

سجناں کی یاد آویں......لگیں سینہ مانھ تیر آ کے۔ (سوزؔ ہزاروی)

گیت: مُخلص وجدانیؔ

اج سجن مِلیو تلاں ملاں

ہوں مِٹ نہیں سکتی پلاں مانھ

دل لے گیو گلاں گلاں مانھ

اس سینہ زورنا کے کہیئے

۷۔گوجری غزل

گوجری غزل کی تاریخ نظم تیں خاصی مختصر ہے تے اکثر گوجری غزل ۱۹۶۵ءتوں بعد کی پیداوار ہیں۔گوجری ماں غزل کو رواج کڈھݨ آلاں ماں اسرائیل اثر صابر آفاقی، اقبال عظیمؔ تے رانا فضل حسین موہرے سئی لگیں۔سجرا گوجری ادب ماں غزل سب توں زیادہ لکھی جاݨ آلی تے ترقی یافتہ صنف ہے۔تے ناݪ ہی اردو ہاروں غزل گوجری شاعری کی وی جان ہے۔میر انیسؔ کا دور ماںھ غزل بھاویں 'کنگھی چوٹی کا ذکر تک محدود ہوئے' پر اج گوجری غزل ماں تغزل توں ہٹ کے وِی نواں نواں موضوع شامل ہوگیا ہیں تے معیار تے تخیلؔ کا اعتبا ناݪ گوجری غزل اردو کے ناݪ مونڈھو جوڑن کی صلاحیت رکھے۔تے اِک چنگو شگون یوہ ہے جے گوجری غزل نے شروعات اُس حقیقت پسندی کا مقام تیں کی ہے جت اردو غزل صدیاں توڑی میخانہ ماں دربدر ہون تیں بعد پہنچی ہے۔

پہلا پُورکا غزل لکھن آلاں ماں مولانا ذبیح راجوروی، میاں نظام الدین لاروئیؒ، مہجورؔ، تے اثرؔ شامل ہیں پر حقیقت یاہ ہے جے انھاں وچوں صرف اسرائیل اثرؔ ہوراں نے با قاعدہ غزل لکھی ہیں جدکہ باقی ساراں نے محض طبع آزمائی واسطے اکا دکا غزل لکھی ہیں۔

گوجری غزل لکھݨ آلاں کا دوجا پور کی اگوائی اقبال عظیم، ڈاکٹر صابر آفاقی تے رانا فضل حسین کرتا سئی لگیں جن کی پیروی کریں نسیم پونچھی، مخلصؔ وجدانی، اشتیاق شوقؔ، سرور صحرائی، منیر چودھری، غنی عارف، خوشدیو مینی، ابرار ظفر، صابر مرزا، منشا خاکی، انور حسین انور تے امین بانہالی۔

گوجری کا نواں لکھاڑیاں وچوں، ڈاکٹر رفیق انجم کی غزل کو اسلوب کئی نواں لکھن آلاں پر غالب سئی لگے جن ماں نور محمد مجروحؔ، خاقان سجاد، جان محمد حکیم، جاوید راہی تے ریاض صابرؔ، غزل کا پیارا شاعر ہیں۔گوجری غزل کا معیار تے مزاج نا انجھن واسطے

اقبال عظیم، مخلص وجدانی، کے ڈی مینی، منشا خاکی تے ڈاکٹر رفیق انجم کا کلام کو مطالعو ضروری تے مناسب لگے۔ ساراں کا ناں گنوانا ممکن وی نہیں تے ضروری وی۔ کجھ ایک شعر نمونا کا طور پر درج ہیں۔ جتھاں تیں گوجری غزل کا موضوعات کی وسعت تغزل تے تخیل کی بلندی کو اندازو بخوبی ہو سکے۔

؎ وی یہ پتھر وی دھوئیے تے بیلا وی چمیئے،
تنّا تھائیں سجنا کی جِت جِت نشانی (آثر)

فن کی جڑماں ٹیپو ٹیپو خون چواتو پوئے گو
آپے جھڑو ڈبیو اس نے بیڑو دتو تار غزل گو صابر آفاقیؔ

تیرا خیال نے جے ہیسایو تے ہس پیئو
ہوں اپنی بے بسی ناغماں نابسار کے اقبال عظیمؔ

اپنا نے تیرے ناں جو کیو بروکیو
کچا گھڑانا فرتیریں ہتھیں تھما گیا نسیم پونچھیؔ

سام سمیٹ بھیلٹ رکھی تھی ایویں اک بے گانی شے
میرو ہی دل تھو ہور کسے گو چیز پرائی ہار گیو رانا فضل حسین

غم وِی آنویں رات گذارن
دینہہ نا ہوجائیں اکو اک مخلص وجدانی

جس نے چھپا کے رکھیا تھا اج تک گھراں کا راز
رشتاں کی واہ قمیض وی ہن لیر لیر تھی احمد شناسؔ

تاہنگ ملنؔ کی ہر دم سجریں شوقؔ تخلص میرو

قول اپنا تیں جدوی ہٹیو رکھیئے ناں بٹا کے — اشتیاق شوقؔ

تیرو ظلمی دوس نہ کوئے دنیا تنّا سچو جانّے

تیرا عیب قصور وی آخر میرے کھاتے پینا ہیں — ابرار ظفرؔ

میرو کم ہے دعا کرنی دلوں لے کے زباں توڑی

آخر گل تیں لاہنّی پے گئی

ہوں اُس پاٹی لیر نار نو — منشاء خاکی

میرو کم ہے دعا کرنی دلوں لے کے زباں توڑی

نکل کے میرا ہوٹھاں تیں دعا جانے خدا جانے — ڈاکٹر رفیق انجم

میں کے دینو اتھرواں کا ہار زِرا

تکیا پُٹھی کھل لُہاتا تیرے ناں — جان محمد حکیمؔ

چیر سمندر دھرتی بندو چن مریخ اُلاہنگ گیو

آثر دماغاں کی یاہ قیمت دل نا کرکنگال گئی۔

۸۔ گوجری طنز ومزاح

گوجری شاعری ماں طنز ومزاح کی شروعات غالباً اسرائیل مہجورناں وھے۔جھاں نے سماجی ناانصافیاں کے خلاف قلمی جہاد مزاحیہ نظماں کی صورت ماں کیو ہے۔انھاں تیں بعد اس میدان ماں نور محمد نورؔ، نذیر احمد نذیرؔ، فضل مشتاق، اشتیاق احمد شوقؔ، تاج الدین تاجؔ، خادم حسین قمرؔ تے منشی خان کسانہ نے کامیاب تخلیق گوجری ادب کے حوالے کی ہیں۔ان ساراں کا کلام کا حوالا دین تیں پہلاں یوہ اعتراف وی کرتو چلوں کہ مزاحیہ شاعری ماں سب توں زیادہ کلام نور محمد نورؔ کو ہے تے اُن تیں بعد تاج الدین تاجؔ، فضل مشتاق تے نذیر احمد نذیرؔ کو نمبر آوے۔بابو نور محمد نور نے اپنی صلاحیت کو اظہار اپنا تحریر کردہ ڈراماں ماں وی بخوبی کیو تے اکثر ڈراماں مزاحیہ عنصر کی وجہ تیں کامیاب رہیا ہیں۔گوجری ماں مزاحیہ شاعری کا کجھ اک نمونا حاضر خدمت ہیں۔جھاں تے گوجری ماں مزاح کی روایت تے معیار کو اندازو ہوسکے۔

نظم: ’’سید ہووے یا سید کو بال ہووے‘‘

دوھتاں پوتاں کی لگے نہ تھوڑ منا کسے چیز کو کدے نہ کال ہووے
لگے کنڈ نہ عمر ماں کدے میری، تیری مدد امداد جے نال ہووے
میری مہیس تے گاں تے گھر گلو دھی پُوت وی تیرو ہی مال ہووے
تیری داڑھی تیں جاؤں قُربان پیرا،اُٹھتاں بیستاں تیرو خیال ہووے
ہتھیں بدھیں رہوں کھلو ہوں پیرا گے، برہیا ہووے تے بھاویں سیال ہووے
شیرنی پیراں گی دیوں ہوں گھر لے کے، تنگی ہووے یا وقت خوشحال ہووے
رکھوں جمعہ کو دُدھ ہمیش سُچو، انھاں گلاں کو ڈاہڈو خیال ہووے
دیوں یار ہویں، چن تیں چن ماں ہوں سید ہووے یا سید کو بال ہووے

مہجور راجوری

نظم: ''پیرا تیریں گل پتھر پر لیک''

ہنڈُو پالیو تیرے ہی واسطے میں، دِن رات ہے تیری اُڈیک پیرا
تیرا گٹاں تعویزاں تے باتیاں تیں، میرا کم تے کاج ہیں ٹھیک پیرا
شِرنی واسطے کر نہ فِکر کائے، مال دیوں گو کھِد تے شیک پِیرا
لگیں تیریں دُعا، بد دُعا ڈاڈھیں تیریں گل ہیں پتھر پر لیک پِیرا
مہجور راجوروی

نظم: 'اَج کو دور'

کہیں اَج کل بڑی ترقی ہے، ہر پاسے دھکو دھکی ہے
خاوند بھانویں لکھ پتی ہے بیوی کی نظر ماں شکی ہے
اس دور نے آخر نہیں رہنو
کجھ اس تیں اگے نہیں کہنو

کجھ حاکم کجھ سردار ہویا کجھ خاصا ٹبردار ہویا
کجھ پڑھ لکھ خبردار ہویا کجھ قوم کا ٹھیکیدار ہویا
اس دور نے آخر نہیں رہنو
کجھ اس تیں اگے نہیں کہنو

بابُو نور محمد نورؔ

بچیا عمر ساری کسے نے کدر ہنو، میری چار نصیحت بھلائیے نہ
دیکھیئے ماسٹر تنا کدے ٹھگ نہ لیں اک تے نیٹرے سکول کے جائیے نہ
دوجے مقدم نا نہ ناراض کریئے، تیجے پنٹ پتلون پھسائیے نہ
چوتھی چیز کو ناں نہیں یاد مرنو، اہپر گل ماں واہ لٹکائیے نہ
نذیر احمد نذیرؔ

چنام گوجری شاعری

سی حرفی

جدید گوجری ادب کی چڑھت کے ناں سب توں پہلاں باندے آن آلی صنف سی حرفی ہے۔ جہڑی بلاشبہ پنجابی توں گوجری ماں داخل ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یاہ وِی ہے کہ گوجری کا پہلی صف کا لکھاڑی پہلاں پنجابی شاعر کریں تھا۔ تے گوجری ماں بحر کھلن ناں اُنھاں نے وہی جذبات اُسے صنف ماں گوجری ماں لکھنا شروع کیا۔ بیہویں صدی کا شروع توں لے کے تقریباً سٹھ سال توڑی گوجری شاعر پر سی حرفی کی حکمرانی سئی لگے۔ تے اُس توں بعد کی ہجری گوجری شاعری ماں اِس ناواہ مقبولیت نہیں رہی۔ جہڑی غزل نا حاصل ہوگئی ہے۔

بئیت کا اعتبار ناں سی حرفی ''الف'' توں ''ے'' توڑی ہر اک حرف ناں شروع ہون آلا اک ہی بحر ماں لکھیا وا چار چار مصرعاں کا بیت وھیں جن ماں ہجر و فراق تے تصوف کا مضمون اکثر نسوانی کردار کی زبانی بیان کیا جائیں۔ بحر تے مضمون کا لحاظ ناں سی حرفی بارہ ماہیہ کے نیڑے تیڑے ہے۔ نواں لکھاڑیاں وچوں اکثر نے سی حرفی لکھن کی کوشش کی ہیں۔ لیکن غزل، گیت تے نثری ادب کی چڑھت ناں سی حرفی لکھن آلا دھیاڑا توں دھیارا گھٹتا جائیں لگا وا۔ نانے نویں سی حرفیاں ماں وہ معیار، جذبات تے اظہار کی پختگی نہیں رہی وِی، جہڑی کدے سی حرفی کی شان تے جان تھی۔ سی حرفی کا نمائندہ شاعراں ماں نونؔ، قادر بخش، فتح محمد، ذبیحؔ، زارؔ، سوزؔ، مہجورؔ، راجوروی، مہجور پونچھی تے اسرائیل اثرؔ نمایاں ہیں۔

خ:

عبدلؔ پُونچھی

خلق دیکھوں سارو مُلک دیکھوں نظر نہیں آتو وہ چمکار مِناں
ہر روز دیکھوں تھارا راہ بیٹھو،اکھ دُکھ گئی ہیں گن گن بار مِناں
آیا زور اس پونچھ ماں ولی بن کے قسم رب کی نہیں اعتبار مِناں
عبدلؔ زور ڈٹھا شکل دار بندا بھلتو نہیں وہ لار کو یار مِناں

نُونؔ پُونچھی

ج:

جان میری تیں کیوں ساڑ سٹی، ساڑو گھل مِنا کِت جائے گوتوں
کِنوں روز تیرا جا کے بیس رہیو، مِنا دس جایئے کد آئے گوتوں
اِتنا دُکھاں جوگی نہیں تھی جان میری، کے خبر تھی کالجو کھائے گوتوں
نُونؔ نہ غلام نا سٹ جایئے، مر جاؤں گی تے پچھوتائے گوتوں

ح:

حُکم تیرو گھر بار تیرو میری جان قُربان بساریئے نہ
چیتو نہ بساریئے جان گھولی،مرتا دم توڑی قولوں ہاریئے نہ
جس کو سنگ کریئے اسکے نال مریئے دغو دے پردیس ماںھ ماریئے نہ
نُون سدے جے تِنا غلام تیری،مہیساں نال آیئے بھاویں چاریئے نہ

ق:

قید ہوئی غم کا پنجرہ ماںھ، کی دُکھاں نے جان لاچار ایسوں
کھان پین بھُلو ہویو جین مُشکل، کتے نہیں ملیو دلدار ایسوں
نہیں تھی خبر پریت ماںھ وہیں دھوکھا،نہیں تے چھوڑ جاتی گھر بار ایسوں
نُون زُلفاں کی گھل کمند گل ماںھ مِنا مار گیو سر کے بھار ایسوں

سائیں قادر بخش

الف:

اسو بے ترس نہ کوئے ڈِٹھو جِسو توں ڈھولا میرے نال ہوۓ
سڑ بل گئی سینو ساڑ سٹیو، سارو لوک پُچھے یوہ کے حال ہوۓ
بھلا کے دسوں کہڑو روگ مِنا اندر بھکھ بھڑنو رتو لال ہوۓ
قادرؔ یار اکوار توں گھل پھیرو، دیکھ درد میرو کِس تال ہوۓ

الف

آ اِنگا کِت بیس رہیو، نونہی ایکلی چھوڑ کے اِت مِنا
تِنا بِسر گیو چیتو جا اُنگا، اجکل تاہنگ تیری رہے اِت منا
تیرے باجھ ہویو میرو جین مُشکل، ڈِٹھے باجھ آوے صبر کِت مِنا
قادرؔ یار باجھوں کھان پین بھلو، ہوٹھے کِت لگے ایسوں چِت منا

الف:

اُڈ کا گا میرو یار آوے، بنڈے دُکھ کرے پُچھ بھال مِناں
ڈاہڈی ہوں ڈالی، گولی مر بولی، ڈِٹھا باجھ ہے جین محال مِناں
رات سوؤں تے خاب خیال آوے، دِنیں دُکھ لاویں چھاتی نال مِناں
قادرؔ یار باجھوں کھان پین بھلو، اینگا آ ڈھولا دے جمال مِناں

ب:

بُری سمجھے سارو لوک مِنا، تیرا عِشق نے کی بدنام ڈھولا
ٹھٹھا کریں تے ہسیں یہ لوک سارا گواہنڈی کہیں تِنا سر سام ڈھولا
پُچھے لوک ہوئی تِنا دَخل کِتوں رون پیش آیو صبح شام ڈھولا
قادرؔ یار کارن میرا نین روئیں آوے صبر نہ مُول آرام ڈھولا

ت

تنگ تدکا سٹیاسنگ جد کا سٹیو کھوہ اندر سینے لامنّا
ہوئی جان حیران ویران میری لگی ہر اک آنٌ بلا منّا
ڈنگا زخم ہو یا کالنجا ماں کاری لگے نہ کائے دوامنّا
قادرؔ دل کھیا میری جان دکھیا درد کا لجہ گو گیو کھا منّا

ت:

تتی روئے تیرے باجھ اِنگا،چلیو کِت توں چھوڑ اس جامِناں
پھُوک تاپ چڑھیو،دیکھ بانہہ میری،نبض دیکھ تے دے دوامِناں
تیرا سنگ کو ڈاہڈو ارمان جانی،اڑیا نہ جایئے دُکھ لا مِناں
قادر یارؔ ہے نال پریت تیرے،کہوں جھوٹھ تے جانے خُدامِناں

سائیں قادر بخش ہوراں کی پنجابی شاعری کا نمونا:

الف:

اسیں وحشی یا ایہ لوک پاگل جہڑے چھیڑدے اساں دیوانیاں نوں
عاقل کدوں نادان نوں بھیت دیندے، پاگل دسدے راز بیگانیاں نوں
اصل دِلاں دے رازنوں کون جانے، دسے چورنوں کون خزانیاں نوں
قادر بخش میں مُفت بدنام ہویا، اساں لایا سی کدوں یارانیاں نوں

ک:

کسٹم پولیس جنگلات نالے، لُٹ کھاہدی ہے پونچھ پٹواریاں نے
خلقت لُٹ گئے نمبردار رل مِل، لوک تنگ کیتے زیلداریاں نے
سِنگی لائی ہے خوب دکانداراں، رت چُوس لئی شاہ بیوپاریاں نے
قادر بخش ہُن پونچھ دا بچن مُشکل، کیتے شروع شکار شکاریاں نے

میاں فتح محمد درہالوی

ب

باہج تیرے دِستو کُجھ نہیں کیا سینے جُدائی نے سل رانجھا
کیوں آن تے جان ہی چھوڑ دِتو، کوئے لِکھ کے خط تے گھل رانجھا
مُنہ دس جایئے اکوار آ کے کراں بیں کے دُکھاں کی گل رانجھا
فتح محمد حیران دیدار باہجوں، دیکھے راہ تیرو پل پل رانجھا

ت

تک جایئے میری نبض مُڑ کے ہویو عشق کو سخت بُخار ہیرے
چڑھیو تپ تندور کو سیک ساڑو، سینو پک کے ہویو انگار ہیرے
کیا بہت علاج نہ صحت ہوئی، ہویو سدا غمخوار بیمار ہیرے
فتح محمد دسوں دِل کو بھیت کِس ناڈاڈھی عشق کی مرض لاچار ہیرے

ت

تکوں ہمیش ہوں راہ تیرا مُنہ دس منا اکوار ہیرے
ہور لوک سارو سُکھاں نال بسے کیو دُکھاں نے ہوں لاچار ہیرے
گھولوں باپ مائی نالے بہن بھائی تیرو سب تیں بدھ پیار ہیرے
فتح محمد جدائی وِچ جان تڑفے اکوار دے جا دیدار ہیرے

ج

جٹی ہے جھنگ سیالاں کی توں، کھیڑاں نال کے ہے تیرو ساک ہیرے
جاں کُن فیکون کو قول ہوؤ، میرے نال ہویا تیرا باک ہیرے
کراماً کاتبین دوئے شاہد میرا، ہویو عقد جد روز میثاق ہیرے
فتح محمد ہزارہ تیں جھنگ آیو، تاں ہی سدیو ہوں تیرو چاک ہیرے

ح

حال تیں ہوں بے حال ہوئی، دیکھوں راہ تیرو صبح شام رانجھا
قلب طلب اندر پریشان تڑفے، تیرے باجھ ہے نیند حرام رانجھا
ہِت تیری جُدائی کا سل سینے، دِسے جگ اندھیر تمام رانجھا
فتح محمد اقرار توں ہارسوں نہیں، گولی ہِت تیری بیدام رانجھا

ر

رہ جایئے اک رات میرے، روٹی دیوں گی آپ پکا رانجھا
دُدھ کاڑھ کے دئے غلام تیری، نالے پلنگ وی دیوں گی ڈاہ
رانجھا
پیر دھو کے کروں گی آپ مالش، نالے بستر وی دیوں بچھا رانجھا
فتح محمد جے وطن مانھ ٹُر چلیو، سنگ چلوں گی بھار اُٹھا رانجھا

ن:

نکاح میرو رانجھا نال ہویو، اجھاں اک خدا تھی ذات مائے
اجھاں زمیں اسمان بنیاد نہ تھی، نہ دینہ تھو تے نہ رات مائے
نہ لوح محفوظ نہ عرش کُرسی، نہ صوم تے نہ صلواۃ مائے
فتح محمد، تھو آپ خدا پہلے، رانجھو تھو موجود حیات مائے

و

واعدو میرو ہے نال تیرے سدو رہونگی وچ حضُور رانجھا
شربت آب حیات نہ لوڑ مِنا تیرو دید ہے اک منظور رانجھا
رات وصل کی لیلۃ القدر جیسی موسیٰ وانگ معراج کوہ طور رانجھا
فتح محمؔد جدائی نے ساڑ سٹی ہِت سُولی ہے وانگ منصور رانجھا

خدا بخش زارؔ

الف

ایتکی یاد ہمیش آوے نالے لگیں کُجھ مُج ہُسیر اڑیا
رکھی اگے وی بھاویں تیں دُوریاں مانھ اپپر رہوں تھی کُجھ دلیر اڑیا
گل مِلن کی آس پر رہی جھلتی بھاویں تیں رکھی میر تیر اڑیا
بجھیا دند ظاہر ہویا مند سارا لئی زارؔ ہُن غماں نے گھیر اڑیا

الف

اکھ کہڑی گلوں بکھ رکھے میرو تکیو کے قصور اڑیا
ڈیرا تیرا پر پھیرا ہمیش میرا نسے توں نت میرے تیں دور اڑیا
دل کھس میرے سِر بھس گھلی، پھُرنوں ساڑ کے رَکیو تنور اڑیا
تیری بے پرواہی نا تک کے تے ہوں تے زارؔ ہوئی چُور چُور اڑیا

ب:

بہت باری میری ہوئی زاری تیں تے سِروں وفا بسار چھوڑی
سڑے یاہ یاری جس مانھ ایڈ خواری، جان سُولیاں کے اُپر چاڑھ چھوڑی
بے پرواہی کی وی کائے حد ہووے، دیکھ سجّاں نال تیں ہوں ساڑ چھوڑی
مُنصف اس نیاں کو زارؔ کوئے نہیں، دھر بِچ چوراہاں لتاڑ چھوڑی

ث:

ثالثاں مانھ کدے گل لگی تناں پچھیں گا تیری وفا کِت ہے
انھاں درماں بغیر خریدیاں پر جائز اتنو جور جفا کِت ہے
اتنو ساڑنو کت روا رکھیو، میری عاجز کی ایڈ خطا کت ہے
مُنہ تیں کرے لارا دلوں بیر بھارا، انھیں گلیں توں زارؔ صفا کِت ہے

ج:

جر جر کے، صبر کر کر کے ، بولی مر مر کے رِکت ہے ترس تیرو
کدے ہس کے گل وی کائے کی ہے، ڈرتا رہیا کہتا ہر کم سرس تیرو
دھر دھر ہنڈیاں مانھ تڑ کا تیں لایا، لیوناں نہیں کدے بے ترس تیرو
نہیں زآر نا خواب مانھ مُنہ دسیو، ہُن یوہ گذر گیو تیجو برس تیرو

ج:

جگ جہان نے تک لِیو تیرا دامن کے نال پلچتی نا
توں ہی سچ کہو ہاں کس نے نہیں ڈِٹھو منا تیرے اگے سدو نچتی نا،
تیرو کہ کے پھروں بدو کڑاں مانھ بھاوے کون اس گل ان پچتی نا
میرو زآر توں آپ ستار ہو کے پردو پایئے بدنام کو چجتی نا

ح:

حال ملال کو کہوں کس نا بہتا تک کے عیب بساریئے نہ
اپنا نیناں کی قسم ہزار تنا سروں ماریئے تے دلوں ماریئے نہ
ہُن کو ہجڑی تک کے کیوں تجے پہلاں آپ لائیں ہُن ہاریئے نہ
بار بار زاری میری زار ایکا رانجھا آ مہیسیں بھاویں چاریئے نہ

خ:

خوار بھاویں تاں وی ہاں تیری سارا جھنگ مانھ خبر بدناماتاں کی
رُٹھا باپ مائی نالے بہن بھائی منا سمجھ کے پنڈ ملامتاں کی
سنگن کہیں ناموس کو ناس کیو بیلے سنگ جانو گل شاماتاں کی
تیرا بیلڑا نا جنت عدن سمجھوں سچی گل نہ زآر خوشامتاں کی

خ:

خیریں سکھیں تنا رب رکھے، جھلوں دُکھ ہوں لگوں بلا تیری
بیسوں سنگناں مانھ تیری گل چھیڑوں مٹھی نچھ کھوں کروں ثنا تیری
مُڑ پیار کیں گل دہراؤں ساریں، کرتی یاد نہیں کائے جفا تیری
سر پر زارؔ تیریں منوں ہور ساریں، اکو جُدا رکھن کر بلا تیری

د:

دلوں گلا لاہما ہوں چھوڑوں توں وی چھوڑ دے بے پرواہیاں نا
ہوں یوہ آپنوروں تے جھُرن چھوڑوں توں وی چھوڑ دے رگنن خطائیاں نا
تک لے کیڈ بھنڈی ہر ہر بچ منڈی ہس ہس کھاکھ پاٹیں ہمسائیاں نا
جانے زار توں اسکو ہور کوئے نہیں فر کیوں دور سٹے ٹبر کھائیاں نا

ڈ:

دیکھتی رہوں ہنت راہ تیرا روزیدار دیکھیں جیویں چن اڑیا
ہٹی ہوں ناہیں آیو توں ناہیں، سڑ بل گیو میرو من اڑیا
کدے رات اندھیری مانھ کیڈ آوے اُسے پاس لگیں میرا کن اڑیا
تیں ہوں تھک چھوڑی زارؔ سمجھ کوڑی، منا وہی پُرانو ہے ظن اڑیا

ذ:

ذکر تیرو ہر ہر جا منا بیسوں گھڑی جے کدے سہیلیاں مانھ
رستاں پانیاں پر تیریں گل ہوویں تیری گل تمام حویلیاں مانھ
موسم خشک مانھ بھُلیں نہ گل تیریں قصایاد آویں پھُل کھیلیاں مانھ
تیروناں نت زارؔ ہے لباں اُپر بھُلتو مُول ناہیں جوہاں بیلیاں مانھ

ز:

زرد ہے رنگ جدائیاں تیں جھلی کہیں گُجھ گُجھ ہمسائیں منا
ہوئی دُور ہوں جدکاں سجناتیں، قسم رب کی کھائیں ویہ تھائیں منا
اُسے روز تیں رون نصیب ہویو، کئی کئی بار آجائیں اُسائیں منا
گُجھ گُجھ زاؔر خفقان کا دئیں معنا، کئی آپنیں کئی پرائیں منا

ص:

صبر سارا ہوں وی گِن رکھوں رکھیئے یادتوں وی بے پرواہیاں نا
تیرو ناں لیکے ساری رات جاگوں، تک لے اپنی لحیف تلائیاں نا
صبح اٹھروں پُوچھتی ہوں اُٹھوں، تکے جگ تیری انگڑائیاں نا
تِنا خوشی خیشی مانھ ہور محفل، ہوں زاؔر جھُروں اکھاں لائیاں نا

ض:

ضرب وچھوڑا کیں بہت جھلیں، جھلیں چوٹ ہزار جدائیاں گی
لگا بے وفائی کا تیر سینے، غم کی نزع تکیں تنہائیاں گی
تیری مگر ٹُروں توں نہیں مُڑ تکتو، کپے اندروں چھُری قصائیاں گی
تیں ہوں زاؔر رولی ککھوں ہوئی ہولی، ٹُٹی آس ساری بہنا بھائیاں گی

ط:

طلب اس قلب مانھ ہور کائے نہیں صِرف لوڑیئے تیرا دیدار مِنا
اس تیں جائے مت سیک جُدائیاں گو، لبھے کدیوہ عرق انار مِنا
کیوں نہ دفع ہوویں میریں مرض ساریں، دِسیں نین تیرا روبکار مِنا
دھیاڑی آن جے نہیں پسند تِنا، لِللہ خواب مانھ آمِل زاؔر مِنا

ظ:

ظُلم سہنا پوئیں یاریاں مانھ، کدہیں عشق مانھ خوشیں تے عیش اڑیا
نالے چوپڑیں ویں نالے چار پُوریں، آویں کدیہ ہتھ ہمیش اڑیا
کِس نا یار لبھیں سدا بُکلاں مانھ، پچھو آمِنا جس کے پیش اڑیا
کاڑھ ساڑ کے زارؔ کئی یار پرکھیں، پچھے کہیں ہُن نیل ہے نیش اڑیا

غ:

غماں کا کٹھا مانھ رُڑھ گئی ہاں، ہتھ مار تے کر لے پار مِنا
میرا روگ نا اج نہ مول تکیئے، صدقو سر کو آکے تار مِنا
نہیں تھی خبر جے گِنے گو عیب میرا، تیری کہیں تھا لوک ستار مِنا
تیرو متھو ہوں عُمر غلام رہی ہاں، کہڑی گلوں ہُن سٹے توں زارؔ منا

ک

کاگ اڈاؤں نالے فال گھلوں، روٹی چرے بھلاوڑا کھاؤں تیرا
پھر کے اکھ یا مکڑی چڑھیسر پر پیڑھا ڈاہوں تے پلنگ بچھاؤں تیرا
رات چانی بیس کے راہ تکوں، تا کی کھول چھوڑوں گیت گاؤں تیرا
کہڑی گل تیں زارؔ بسار چھوڑی وفاداری کا رنگ ازماؤں تیرا

ک:

کے دسوں معنا سنگنا کا میرا کالجہ مانھ ہوا سل ڈھولا،
انگلی ٹھوڈئیں رکھ رکھ ٹوک لاویں توں کیوں رول چھوڑی اجکل ڈھولا
دوجی کہ تنا پکو پتو ناہیں، سِدھے مُنہ نہیں کرتو گل ڈھولا

خبرے زارؔ تیرو اندروار کے ہے، ہوں تے مرمکی جھل جھل ڈھولا

ک:

کوہجڑی تے کوچجڑی نا پہلاں کیوں کہ تھو چنگی بھلی ہے توں
سنے عیباں کے لئی تھی مدے تتی، ہُن کیوں چھپے گلی گلی ہے توں
تیرا اپنا مُنہ کی گل تھی یاہ، بھلو ہوؤ میری سنگت رلی ہے توں
کدے زارؔ توں وی ٹھنڈی ٹھار ہوئے گی، اج کے ہوؤ جلی بلی ہے توں

ل:

لگن کی پچُھ پتنگ کولوں، نِکلے وِچ طواف کے جان جِس کی
زِندہ مُڑن نا عیب کبیر سمجھے، زِندہ مُڑن دیتی نہیں آن جِس کی
سڑ کے خاک ہووے قدماں یارکاں مانھ، ہووے سامنے جان قربان جِس کی
چھپی زارؔ نہیں گل یاہ جگ وِچوں، شاعر سُرخیاں مانھ لِکھیں شان جِس کی

ی:

یاریاں کی گل لکھیں اس مانھ قِصا عشق کا جُفت کُجھ طاق اُپر
زندہ کُجھ اسمان پر چاڑھ لیا، سِر کُجھاں کا تڑفیا خاک اُپر
کُجھ رون تے جھُرن کا بنے عادی، کُجھ خوش ہیں موت بے باک اُپر
زارؔ رب جانے حالت عاشقاں کی، گل آن مکے کلمہ پاک اُپر

الف: شمس دین مہجوؔر پونچھی

اللہ کے واسطے قاصدا رے اجکل شہر بغداد گیلان جایئے
امرتسر کراچیوں لنگھ کے تے کابل ٹپ قندھار طہران جایئے
غزنی راہ شیراز تے شہر بصرہ فارس لنگھ کے بچ ایران جایئے
اُت آوے گو مُلک بغدادا گے شمس دیؔن بچ شہر جیلان جایئے

ت:

تتر چکور تے مور بُلبل، بولیں کگو بھی ماہلیاں مہاریاں مانھ
سنگی سنگیاں سنگ نہال ہویا، چاریں مہیس پنجال پہاڑیاں مانھ
ہوں تے سنگ کے باجھ ہُن تنگ ہویو، رہوں سجناں کی انتظاریاں مانھ
شمس دین کدد یکھوں فر جا سوہنو، چڑھ کے ریل جہاز تے لاریاں مانھ

ث:

ثانی نہیں سری مستان اجکل، جھلے صُبح کی باد نسیم دیکھو
بگیں کسیاں کا ٹھنڈا ٹھار پانی، شرمے دیکھ کے آپ نسیم دیکھو
بولیں بول سوہنا پنچھی جنگلاں کا، خوشبو پھُلاں کی مست شمیم دیکھو
شمس دین ماںجھی مہیس چار موڑیں، لگیں سوہنی یہ سنگ سکیم دیکھو

خ:

خیر سنگ دلیس مانھ مُڑیں سوہنا، خیراں نال مُڑیں مہارا ماں بہکیں
خیراں نال دیکھوں فر محفلاں نا ہوئے سنگیاں سنگ نہال بہکیں
آویں فر وصال کی رات خیریں رونق لگیں راہیں سالوں سال بہکیں
شمس دین نہ جائے بہار سوہنی پھُلتا پھُل رہیں سبز تے لال بہکیں

ذ:

ذرا اک مار کے نظر اُچی یہ پہاڑ اُچا سبزہ زار دیکھوں
دیکھوں پونچھ راجور کشمیر سارو تتا گٹی توں چڑھ کے لار دیکھوں
گلگت لداخ گریس کنگن پہلگام نالے شالامار دیکھوں
شمس دین جے نیک نصیب ہوئے دیس سجنا کو عرب پار دیکھوں

م:

ماہی جے آن کے مِلتو توں چوری کُٹ کے تنا کھلا لیتی
جے توں رُس وی گیو ہے کسے گلوں پیریں پے کے تنا منا لیتی
کرتی عذر نہ کوئے غلامیاں مانھ تنا دیکھ کے گل سنگ لا لیتی
شمس دیؔن نہ مُڑتی پونچھ اندر قدماں تیراں مانھ جگہ بنا لیتی

بیت:

آمِل شام نت دیکھتاں شام ہوئے ہوئیں کئی اڈیکتاں شام اڑیا
دتا گھول میں تیرے توں ڈھول میرا کئیں سنگ سوہنا گلفام اڑیا
سد کول نہ رول کر قول پورا دس فیر ویہ شان اکرام اڑیا
میرا سنگ کیں لنگھ کے کول تیرے سالو سال دیکھیں باغ بام اڑیا
تیرا ملک توں ملک تمام گھولوں ہند سندھ نالے روم شام اڑیا
میرا چن تناں کئی چن ترسیں چن مصر کو کرے سلام اڑیا
بھُلی صوم صلواۃ تے نوم نالے تیرے باجھ نہیں رہیو آرام اڑیا
تیرا ملک کی خاک شفا آلی جس توں جائے سرسام جزام اڑیا
تیرے باجھ نہیں چین ارام رہیو بخشو فر وصال کو جام اڑیا
شمس دیؔن مہجور مجبور ہویو بخشو قدماں ہیٹھ مقام اڑیا

میاں نظام الدین لارویؒ

الف:

اکھ لائیں لبھے پیار مِنا، سگوں غماں نے کیو دلگیر دیکھو
آیا دُکھ تے سُکھاں نے کنڈ دِتی، اکھاں روتیاں گو بگتو نیر دیکھو
بنھ لیو پیار محبتاں نے قیدی جندڑی بنا زنجیر دیکھو
ڈاہڈی عشق کی اگ نے ساڑ سٹیو، بلتا کالجہ نا سینو چیر دیکھو

ب:

باجھ تیرے مندو حال میرو مُدت ہوئی میری رون نال اڑیا
کدے بھلو کرکے آیئے دیس میرے کیسی پکڑی ہے بُرے چال اڑیا
ساریں زمیں بھی میرے تیں رہ گئیں نالے ہسر گیو سارو مال اڑیا
سارو خویش درویش نظام بھُلیو، تیرے باجھ ہے درد کمال اڑیا

پ

پہاڑی نہ پوچھیو خط تیرو جھب آ مُڑ کے ہن لوڑ تیری
بیٹھو چھپ کے کِت ہے تُوں خبرے لبھے کدے لیتو جوڑی جوڑ تیری
تیری مُنڈھ قدیم کی واقفی ہے، لا کے دوستی چڑھی نہ توڑ تیری
گیو حال نظامؔ کو یار اندر، کھلی لوڑ دِل ماں سو سو سوڑ تیری

ت:

تیناں کہوں کدے آ ڈھولا، میرو دیس بھی کدے بسا جایئے
میرو حال مندو تیرے باجھ ہویو، کدے اپنو درشن دکھا جایئے
میریں نماز بھلیں تیرے بغیر ساریں، کدے نماز کو سجدو کرا جایئے
نظام الدین نا علم تمام بھُلو، ذری قاعدو عشق پڑھا جایئے

ث:

ثانی نہ کوئے تیرا شان کو جی، مِناں بچ زمین کے ہور دِسے
جِتگا نظر کروں تیرو مُنہ دِسے، تیری چاہ کو بھی ڈاہڈو زور دِسے
ہر چیز بچ توں ہی نظر آوے، سبناں لوکاں نا وی تیرو نور دِسے
تیری تھپ نظاؔم نا ہو گئی ہے، تیری شکل تیں یو ہی طور دِسے

ذ:

ذکر تیرو میرا دل اندر، ایسوں تیرو نہ یار خیال اِنگا
قسم رب کی ہوئی تباہ ڈھولا، تینا واسطو دیکھ آ حال اِنگا
جے کر اُنگا جا کے خوش، چنگو!، دلوں رکھ تاں وی توں خیال اِنگا
اُنگا سن نہ سن نظاؔم مرضی، سُنتو جا کن دھر خیال اِنگا

ع:

عشق کو لانو روا رکھیو تیر بھیڑ دِسے مِناں بچ اڑیا
نویں نویں یاری دِسیں روز تیریں، پچھے خبرے جائے گو بجھ اڑیا
مِناں یار کو کدے دیدار ہوئے سمجھوں ہوؤ منا اکبر حج اڑیا
چھوڑی مار ہسیر نظام تیری، بھُکھی رہی تِناں دیکھوں رج اڑیا۔

ک:

کے بنی تِناں دوستا رے، ذری اپنو حال سُنا مِناں
خبرے عشق نے کی ہے تھپ تِناں، تیرا رنگ تیں دِسے صفا مِناں
رکھے کیوں توں بھیت چھُپا کے رے سمجھ اپنو بہن بھرا مِناں
تیرو منھو نہ دغو نظام کوئے، حضرت پیر تے ضامن خُدا مِناں

ک:

کے لکھوں ڈھولا حال غم کو تیرو بُرو ہوئے بُرو کر گیو
تِناں ذری خیال نہیں عاجزاں کو، ہوں تے صاف جُدائی تیں مرگیو
تھاری خو بھیڑی نِت چھپ رہنو، اندروں دِل جدائی نے چر لِیو
ہُن چھُٹے نہ جان نظام میری زوریں قید ماں پکڑ کے دھر لِیو

بیت:

کے ہے بس تے کروں علاج کہڑو، چارو کے ہتھوں ڈوراں چھُٹیاں کو
کیا لکھ ترلا بنیو ککھ بھی نہ، داروں کے ہے قسمتاں پھُٹیاں کو
رہ جا کول تے کراں کوئے آپ چارو، روکاں راہ ہی روزیاں اُٹھیاں کو
لایا غماں نے آن نظامؔ ڈیرا، ڈاہڈو چاء ہے خوشیاں رُٹھیاں کو

ج: میاں بشیر احمد لاروی

جا کے پُچھوں نجومیاں نا، ویہہ کہیں ات دِستو فال کُجھ نہیں
ویہہ کہیں جھلیا کے حیران ہویو، تِناں اپنی شائد سنبھال کجھ نہیں
دسیں ویہہ حساب ابجد سارا تیرا ڈھول نا تیرو خیال کُجھ نہیں
اُچی اسکی ذات بشیرؔ سُچی، توں تے سوبھتو اسکے نال کجھ نہیں

و: میاں بشیر احمد لاروی

واسطا لکھ ہزار گھلوں میری عاجزی کر قبول جانی
تیرا ہجر کی ڈاہڈی ساڑ سینے پوئیں کالجے سو سو سُول جانی
دِتا سر نا کر قبول ماہیا تیری دید کو تحفو تمول جانی
تیرے باجھ کت صبر بشیرؔ مناں، روتوں رہوں تے رہوں ملول جانی

مولانا مہرالدین قمؔر

الف:

آ سجناں تک تک تھکی، تیرا راہاں توں سر قربان ہوؤ
کائے گھل چٹھی لِکھ گل مُٹھی میرو دل ڈاہڈو پریشان ہوؤ
کئی سال ہوا مناں ترستی ناں، انگا نہیں تھارو آن جان ہوؤ
تیری انتظاری، میری ہوش ماری، سینو مِثل کباب بریان ہوؤ
گل دِلاں کی دلاں ماں رہی ساری، پورو نہیں دل کو ارمان ہوؤ
قمؔر دیکھ آکے سینو پھاڑ اندروں، رکسو دل ماں درد نشان ہوؤ

ب:

بخت تاں میرا بیدار ہوتا، کدے ہوں اجکل وانگت لار ہوتو
چُم چُم کے درو دیوار روتو، کدے ہوں وِچ پاک دربار ہوتو
اچھا بل ہوتو، پہلگام ہوتو، حضرت بل ہوتو، شالیمار ہوتو
ہوتی شاہ نظام کی پاک مجلس، قمؔر ہوں اُسکو خاکسار ہوتو

ث:

ثابتی نال یقین کامل، دامن پکڑیو تیری جناب گو میں
کسے غیر کی طرف نہ فیر ڈِٹھو، یوہی سمجھیو کم ثواب کو میں
ہُن وقت پیری کر دستگیری، روتاں کٹیو عہد شباب کو میں
قمؔر گھل پھیرو، تک جا حال میرو، چکر کیو ہے غم گرداب کو میں

ج:

جنتر منتر اُت پھریں رکتوں اکھاں تیریاں نے لیو ڈنگ جھڑو
عاشق اوہ جس کو صدق صاف سچو، آوے شمع پر مثل پتنگ جھڑو
اسکا راہاں توں جان قربان کریئے لاکے دوستی تے پالے انگ جھڑو
سارا جگ ماقمؔر کم ذات اوہی دغے دار کو سنگ کو سنگ جھڑو

ح:

حال فر یاد فریاد کر کر لیایا اثر نہ آہ فغان اپنا
جاگیں اکھ تے دل دماغ سُتو، کیسی نیند سُتا بھائی جان اپنا
نہیں قوم نا کوئے علاج مِلتو، ڈانواڈول سارا کشتی بان اپنا
نہیں فناہ فیالقوم کوئے مرد ایسو، دسوں جس نا زخم نہان اپنا

د:

دُکھ تھارو سدا رہ دل ماں میری جان تھکی انتظار کر کر
تھاری انتظاری رہ رات ساری آیا تم نہ قول قرار کر کر
کیو لک دو ٹک جُدائیاں نے تھکی جیبھ ہنت زار پُکار کرکر
آیو خط پتر سُکھ ساں کوئے نہ، قمر تھک گئی ہوں یار یار کرکر

ق:

قوم ساری غفلت وِچ سُتی، نہیں قوم ماں خودی احساس باقی
مِٹیو جوش جذبات خودداریاں کو، نہیں خودی احساس کی آس باقی
جتنی کی زاری اُتنی ہوئی خواری، رہیو دلاں ماں نہیں اخلاص باقی
نو جوان اُٹھیں تازہ دم سارا، قمر بس اتنی التماس باقی

ق:

قوم ساری غفلت وچ سُتی بے احساس بِالکل نو جوان جس کا
سُدھ بُدھ ساری ہوش مت ماری، کنڈ دے بیٹھا ترجمان جس کا
شوق نہیں تعلیم تجارتاں کی، بھُلا پھِریں دردر خاندان جس کا
لمی نیند کر پیر پسار لماں ہو کے مست سُتا پاسبان جس کا
آئی نہیں بہار دوبار مُڑ کے، خزاں دیکھ بیٹھا بوستان جس کا
جھون جھون تھکو قمر عُمر ساری نہیں جاگتا بخت نادان جس کا

ک:

کون محرم کس نا راز دسوں کون سُنے گو درد بیان اپنا
سُتی قوم نے اجے نہ لئی کروٹ، نہیں جاگیا نوجوان اپنا
لمی نیند تے پیر بسار سُتا، بچ غفلتاں کے پاسبان اپنا
بریاں غفلتاں تے خوشامداں نے ملیا میٹ کیا خاندان اپنا

ک:

کے دسوں کہڑو حال ہوؤ برو حال کیو انتظاریاں نے
بڑ بل سینو رتو لال ہوؤ کھاہدی جان میری بیقراریاں نے
گھو روگ اندر سُک ہوئی تیلو،خون چوسیو ہجر بیماریاں نے
قمرؔ نئیں کوئے درمان ملتو گھیری جان میری مرضاں بھاریاں نے

و:

وطن جاکے سُکھ ساں کہیئے میرا روز میثاق کا سنگیاں نا
جھب جھب آوے ڈھولا یار اپنو،لاوے رب مراداں منگیاں نا
بے قدراں نا قدر نہ یاریاں گو لگتا نہیں انار بٹنگیاں نا
اپنو آپ بھُلو پانی سِروں ڈُلو،قمرؔ چھوڑ دِتو گلاں چنگیاں نا

ل:

لوک آباد تے شاد بسیں، بھلا کیوں ہیں دل دلگیر تھارا
خستہ حال پامال بے حال تم ہیں، سُتا مست الست امیر تھارا
رہیا نہیں نشانچی، تم پہلا،لگتا نہیں نشان پر تیر تھارا
خستہ حال تے خاک درخاک ہوا،نُسخہ رہیا نہ قمرؔ اکسیر تھارا

الف: مولانا ذبیح راجوروی

اللہ کو واسطو جا قاصد میرا یار نا میرو پیغام دے آ
میری روح تے جان دلگیر طرفوں بنھ کے ہتھ سلام کلام دے آ
کہو رکھنو یاد پردیسیاں نا قسم واسطو رب کے نام دے آ
ذبیح یار نا اک حقیر تحفو، میری زندگی عمر تمام دے آ

ب

بسار بیٹھا تم پردیسیاں نا، مھارا دل ماں نقش ہے یاد تھاری
بھاویں اُجڑیا ہم بے وطن ہویا، بستی دیس ماں ہے آباد تھاری
مُدت ہوئی آیو تھارو خط کوئے نیہہ، نہ کوئے خبر پتو روئیداد تھاری
انتظار اڈیک ماں عمر گذری، بھلی ذبیح نا کدے نہ یاد تھاری

ج

جسم میرو پاکستان بسے روح وطن کی ماہلیاں ماہلیاں ماں
پھرے جان رنجان حیران میری شنگراں اُچیاں خالیاں خالیاں ماں
پُھل پُھل بوٹے بوٹے دل بسے پتر پتر تے ڈالیاں ڈالیاں ماں
ذبیح رہے خیال ہر حال میرو اپنا دیس کی ناّلیاں ناّلیاں ماں

د:

دل مانھ رہے خیال تیرو، رہیں لباں پر تیری گُفتار وطنا
تیرے باجھ آرام حرام میرو، آتو دل نا نہیں قرار وطنا
تیری یاد مانھ طبع ناشاد ڈاہڈی، ہوئی جان رنجان دُکھیار وطنا
بھاویں ہے آرام تے عیش سب کُجھ، تیرے باجھ ہے سب حرام وطنا

ذ:

ذرا خیال نہیں انھاں مھارو، جن کو رہ ہمیش خیال ہم نا
کیا یاد نہ جنھاں نے بھُل کے بھی، بھُلنو انھاں کو ہوؤ محال ہم نا،
نیہہ تھی گھڑی منظور جدائی جن کی، ان تیں بچھڑیان ہوا کئی سال ہم نا
اللہ سُنے ذبیح دعا مھاری، ملیں یار سوہنا خیراں نال ہم نا

ع:

عمر گذری تکتاں راہ تھارا، رہی سدا تھاری انتظار ہم نا
ہم رہیا اڈیکتا یاد کرتا، تم دلوں ہی گیا بسار ہم نا
مہارو حال بے حال ہے باجھ تھارے، آتو کدے نہیں صبر قرار ہم نا
تھارا ملن کو ذبیحؔ ارمان ڈاہڈو، دسو وہیں گا کد دیدار ہم نا

ل:

لوک بھی ہیں بے درد کِتنا، سمجھیں جُرم محبت جیہی چیز نا بھی
رُخصت ہوئی جہان تیں مہر اُلفت، دُنیا بھُل گئی ادب تمیز نا بھی
خودغرض ہو گیو جہان سارو، تکتو نہیں کوئے کِسے عزیز نا بھی
لکھ شُکر محبت جیہی چیز مِٹھی، دِتی رب نے ذبیح ناچیز نا بھی

ب:

بسار یئے نہ نہ میری جان منا میری زندگی تے میری جان توں ہے
میرا دل کو چین سکون سب کُجھ، میرو مان تے روح روان توں ہے
توں ہی اک میری کائینات ساری، دُنیا آخرت دوئے جہان توں ہے
میرو نہیں کوئے جگ مانھ باجھ تیرے سب کُجھ ذبیحؔ کو دین ایمان توں ہے

سوزؔ ہزاروی

ح:

حال تیں ہوئی بے حال ایسوں، سجنا عشق تیرو منا مار گیو
ملنو یار کو ہن کوئے کال دسے،جہڑو لنگھ سمندروں پار گیو
کیا اپنا سُکھ قربان اُس تیں،جہڑو بھُل کے قول قرار گیو
سُکھیا جگ پر سوزؔ نصیب میرو، اس جگ مانھ جتیو ہار گیو

ف:

فکر کر کجھ سفر اپنا گوڑُ چلیا یار سامان لیکے
منزل وار تے راہ اجاڑ تیرا مشکل دسے یاہ جان پچھان لیکے
چھوڑ مُڑیں گا یار اشنا تیرا،رہنو اُت ہے ایکلی جان لیکے
سوزؔ جہڑا وی درد تیں دل خالی،نہیں جائیں گا کدے ایمان لیکے

بیت:

دُکھ درد مانھ ہووے شریک جہڑو، سکا بھائیاں تیں وہ انسان چنگو
اُچی کوٹھیاں محل تے منزلاں تیں، لگے اپنو بُرو مکان چنگو
پیرس قاہرہ تے ہانگ کانگ کولوں، مِنا اپنو شہر ویران چنگو
ترکستان ایران تے روم تیں بھی، لگے سوزؔ نا دیس کاغان چنگو
کسے مُلک کا شاہ سُلطان کولوں، بھنگی وطن کو اتے چمیار چنگو
کسے دیس کا امب انگور کولوں، اپنا دیس کو ترش انار چنگو
کسے مُلک کا باغ گلزار کولوں، اپنا دیس کا بن کو ہار چنگو
دجلہ نیل فرات تے سِندھ تیں بھی، لگے سوزؔ کنہار لکھ وار چنگو

الف: حاجی حسن دین حسنؔ

اللہ ملاوے تے فِر ملیئے، کرے فضل جے رب رحمان سجنا
رج رج ملیئے گل لگ تم ناں کریئے دلاں گا دور ارمان سجنا
تھارے باجھ نہ دیس مانھ دِل لگے، ڈانواں ڈول تے پھراں حیران سجنا
حسنؔ رب جانے کد ملاں گا ہم، ہوویں دور کد ہجر طوفان سجنا

س:

سِکتاں سکتاں عمر گذری راہ تکتاں تکتاں سال ہویا
گھڑی گنتاں گنتاں تھک مُکا سال گذریا نہیں وصال ہویا
گذری عمر اُڈیک جدائیاں مانھ، دن ہجر کا سال مثال ہویا
حسنؔ بدن تیں جان حیران چلی، انتظاریاں مانھ بھیڑا حال ہویا

غ:

غلطی ہوگئی کُجھ بھاری، تھارے نال محبت میں لائی کیوں تھی
دِتی تم نے یاد بسار مہاری، اتنی سجنا بے پرواہی کیوں تھی
نہیں تھی خبر تھاری بے وفائیاں کی،، میں پیاریاجان پھسائی کیوں تھی
ہم نا دس تمام قصور مہارو، ہوئی حسن سنگ بے وفائی کیوں تھی

ہ:

ہر گھڑی ہم نا یاد تھاری، تھاری تاہنگ نے جان ستائی وی ہے،
مِلن جُلن کو نہیں کوئے ڈھنگ بنتو، اس گل توں جان گھبرائی وی ہے
پیا تنگ ہاں سخت جُدائیاں مانھ، حالت نزع کا وقت کی آئی وی ہے
حسنؔ دل کی گل ہوں دسوں تمنا، ہم نے مِلن کی آس مکائی وی ہے

الف: محمد اسرائیل مہجورؔ راجوروی

اللہ کی حمد تعریف پہلے جس کو ہور شریک ہمراز کوئی نہ
قائم ازل تیں ابد تک شان اُسکی جس کو ملے انجام آغاز کوئی نہ
خالق او ہی تے کُل مخلوق اُسکی جسکی قدرتاں کو ملے راز کوئی نہ
جیا جون مہجورؔ محتاج اُسکی، اُسکے جیہو بھی بے نیاز کوئی نہ

ب:

بعد تعریف خدا کی تیں لکھاں لکھ تعریف حضور کی ہے
آئی صفت سراج منیر جن کی جگ مانھ روشنی انھاں کا نور کی ہے
جنھاں دلاں مانھ آئی ہے حُب اُن کی حُب انھاں مانھ رب غفور کی ہے
طاعت انھاں کی ہوئے نصیب میرے خواہش دل مانھ یا ہی مہجورؔ کی

ح:

حال اپنو دساں کھول کس نا، تھارے باجھ دِسے محرم راز کوئی نہ
رنگا رنگ مخلوق موجود بھانویں، کسے نال پر راز نیاز کوئی نہ
کرتا یاد جے کدے پردیسیاں نا، اس جیہو تھو ہور اعزاز کوئی نہ
تم ہو دیس مہجور پردیس ہم ہاں، پوچھے دیس ماں مھاری آواز کوئی نہ

ر:

رُس کے میرے تیں کیوں تم نے کیو کدے وی خط ارسال کوئی نہ
تھارے نال تھی دوستی مُدتاں گی رکھیو فر وی دلوں خیال کوئی نہ
دعوو ہوئے زبان تیں دوستی گو چاڑھے توڑ پر کسے کے نال کوئی نہ
سُکھ چین کا یار مجُور سارا دُکھ درد کو ہوئے بھیال کوئی نہ

س:

سخت ہے دل اُداس میرو دِسے جموں کشمیر راجور کوئی نہ
تھنو، لاہ، بھروٹ، درہال نڈیاں، ڈنی دھار، پنہڈ دھنور کوئی نہ
حُی کنڈی دراج سموٹ پھلنی بُدھل گُنڈ ردھان سنگور کوئی نہ
طولی بنہ ڈنڈوت سرسوت باگن دیول سرجملان مہور کوئی نہ

ش:

شام تیں لیکے صبح توڑی سویو تج نہ رون ہے کم میرو
رہیو چھڑو کلبوت ہے ہڈیان کو، سُکو جسم کو ماس تے چم میرو
دیکے واسطو رب کو کہوں تِنا، دیکھ آ کے دم مانھ دم میرو
تِنا نہیں مہجوؔر پرواہ میری، دس ہوئے گو کہڑا نا غم میرو

ط:

طرف تھاری لکھیا خط کتنا تم دِتو پر کدے جواب کوئی نہ
انتظار مانھ دِن تے رات گذریں، اس کے جیھو بھی ہور عذاب کوئی نہ
تم نا سُکھ آرام ہزار بھاویں، میرا دُکھاں کو حد حساب کوئی نہ
لُطف نہیں مجہوؔر کوئے زندگی کو، ہوویں نال جے یار احباب کوئی نہ

ش

شام تیں لے کے صبح توڑی ہویو، تج نہ روݨ ہے کم میرو
رہیو چھڑو قلبوت ہے ہڈیاں کو سکو جسم کو ماس تے چم میرو
دے کے واسطو رب کو کہوں تنّا ں دیکھ آ کے دم ماں دم میرو
تنّا نہیں مہجوؔر پرواہ میری، دس ہوئے کو کہڑانا غم میرو

اسرائیل آثرؔ

الف:

اُجڑ کے ہوئیں آباد بستیں، کیا دل ویران آباد کِس نے
جھڑایار نے منوں بسار چھوڑیا، رکھی انھاں کی دِلاں مانھ یاد کِس نے
پُچھے کون نصیب کی ماریاں نا، سُنی انھاں کی کُوک فریاد کِس نے
دردمند کوئے اثر کا درد جانے، دُکھیا دِل اِت کیا پھر شاد کِس نے

س:

سارنہ دلاں کی میت جانے کتنا پریت کا روگ وی روگیا میں
ڈُبتی خوشی کیں بار ہا دھڑک جھلیں، اُجڑی رُت کا سوگ وی سوگیا میں
غم نم بھکم جدائیاں کا درد سوگ کا بھوگ وی بھوگیا میں
آثرؔ بس وصال کی چس خالی، بِنا رس کے پھوگ وی پھوگیا میں

چ:

چانئی شب برات کی توں، میرو اُس دربار پیغام لے جا
میرا پیار کی کسک چھپا رکھنی،غم دُکھ بھاویں سرِ عام لے جا
لے جا حُسن کی گُل سعادتاں نا، میری آہ کو سوز سلام لے جا
میری سہکتی آس کی جھولیاں نا،لگی پریت کو شوق انجام لے جا
لے جا میریاں گُل بیتابیاں نا، چنا لے جا صبر نا کام لے جا
ہستی صبح اُس در پر کئیں پوہچیں، یہ کُجھ میریں اُداس جیہی شام لیجا
اُسکا راہاں نا جا ترونک آیئے، آثرؔ اتھرواں کا بھر بھر جام لے جا

و:

دل اداس تے روح ڈولے شاید درد کو کوئے مقام آیو
شنگرو اُچیو سُچیو خیر تھاری، دسیو کس کو اج سلام آیو
زخم ہجر کا کیوں فِر ہویا تازہ،تھاری خاک لے کے پیغام آیو
کس کی یاد نے کیو ناشاد منا کس کا پیار کو آثرؔ انجام آیو

س:

ساوئے مست الست رُتے میرو دیئے سلام اُن پانیاں نا
نانگا پہاڑ کا چھاڑ مانھ کھیڈ کھیڈیں، پتر پھُل جانے میرا ہانیاں نا
چوئیں اج بھی اتھروں شنگراں کا کر کر یاد دلشاد جوانیاں نا
کہیئے باورا آثرؔ کی آس چھڑکیں، دے جا کائے امید نمانیاں نا
کسک سوز تے درد ہوں لے چلیو، لئیے دیکھ پھلور نشانیاں نا
دسیئے کد تک سام سمہال رکھوں تیرا غماں کی چادراں تانیاں نا
قول پالیئے بول تیں ہاریئے نہ، لگے داغ مت پریت پرانیاں نا
یاری لان تے آثرؔ اسان بھاویں، جانے کوئے کوئے توڑ نبھانیاں نا
رکھیئے یاد ان راہاں کا پند سارا، کریئے فاش نہ رمزاں جانیاں نا
لایئے داغ نہ بے وفائیاں کا میری اُلفتاں چھٹیاں چھانیاں نا
بھُلن آلیا کر منظور جایئے، کھری چاہت کی نچھ قربانیاں نا
قدر پیار کو پیر کنعان سمجھے،آثرؔ پُچھ بھاٗ مصر کی رانیاں نا

ڈاکٹر صابرؔ آفاقی

ش:

شوق ارمان کمال مِناں جیتاں جیتاں ویہہ شان دِکھا ربا
بھائی بھائی انسان تمام ہوویں،اُچا ہوئیں انسان دکھا ربا
پھلیے مہر محبت تے بھائی چارو،کرکے جنت جہان دکھا ربا
سارا ہوئیں انسان اک قوم صابرؔ ایسو پکو ایمان دکھا ربا

ص:

صبر ہے ڈھال مصیبتاں کی آویں دُکھ تے صبر نا چھوڑیئے نہ
وعدو کیو ہے یار کے نال جھڑو مر جایئے تے دلوں توڑیئے نہ
آوے خوف ڈران ہزار واری،مُنہ یار کی یاری تیں موڑیئے نہ
صابرؔ سدا حبیب کے طابع رہیئے گاٹو حکم تیں کدے مروڑیئے نہ

و:

واسطو رب رسول کو ہے کر منا غمگین نا شاد کاگا
جا کے بیس توں یار کی بلّی اپر رو رو کے کر فریاد کاگا
بچا جبئیں تیرا لمی عمر ہووے رہے آلنو تیرو آباد کاگا
آوے دوڑ کے باہر توں یار صابرؔ کر منا ناشاد نا شاد کاگا

ی:

یاہی مثال انسان کی ہے ڈالی دیکھ کے بیسیں دو چار پکھنوں
کریں غماں کا حال بیان سارا، بولیں گاویں تے کریں کوکار پکھنوں
سنگ انھاں کو ہووے ہمیش کچو ہوتا کدے نہیں کسے کا یار پکھنوں
پر چھنڈ کے اُڈیں اڈار لموں، صابر دئیں نہ فیر دیدار پکھنوں

ر: قاضی جلال دین جلالؔ

روتاں روتاں ساری عُمر گذری، دسوں کالجو اندروں پاڑ کِس نا
سُولی غماں کی پئی نصیب میرے، دیوں اپنی جگہ ہُن چاہڑ کس نا
رو رو کے اکھ یہ لال ہوئیں، میرا رون اُپر آوے ساڑ کِس نا
خالی ہتھ تے کنڈ جلال دِیناؔ، قدم ہلیا پکڑوں آڑ کِس نا

ق:

قوم گوجر بلا شک سادی ہر اک قوم کی یاہ خدمتگار رہی ہے
نہ ہی پڑھی تعلیم نہ گیا کالج نالے درس اسلام بسار گئی ہے
نہیں وسیع عقل گماںڈھیاں نے اگ حسد کی جنھاں نا مار گئی ہے
جلال دینؔ جے کوئے پُچھے کے ہوؤ کہیں ہائے مہاری قسمت ہار گئی ہے

ی:

:یاد گاری میں وی لکھی ساری دکھ سکھ کجھ غم بیماریاں گا
ربط ضبط کو نہیں خیال رکھیو پردہ ڈھک دتا غلطی ساریاں گا
نہ ہوں شاعری گو کجھ دم رکھوں نہ میں پڑھیا سبق ہوشیاریاں گا
لکھی دل کی گل جلال دیناؔ نت کروں ہاڑا قسمت ہاریاں گا

ج: سید حاکم شاہ قمرؔ

جان میری تیرے باجھ چلی سجنا لائی پریت نا توڑیئے نہ
منا دیکھ کوچجی نا تجیئے نہ لارو دے ادھ راہوں منہ موڑیئے نہ
کر کے رحم تے لے سمہال مناں اللہ واسطے رد کے چھوڑیئے نہ
تیرا پیراں کی خاک غلام ہاں ہوں میری تاہنگ امید نا توڑیئے نہ

الف: نذیر احمد نذیؔر

آ توں صلاح سلوک کر لے نہیں تے کوٹ مانھ تیرو چلان ہوئے گو
ہائی کورٹ وی تیرے تیں اوپرو ہے تیرو دردی اُت کون انسان ہوئے گو
نہیں باجھ وکیل اپیل چلسیں، اڑیا دس توں کیڈ حیران ہوئے گو
منصف سچی سرکار نذیر ہوئے گی اُت فیصلو رڑہے میدان ہوئے گو

ج:

جا رے قاصدا خط لے جا میرا یار کے وچ دربار جائیے
تیرا راہ مانھ چن کو خاص ڈیرو میری طرفوں یاہ عرض گذار جائیے
کہیئے بیڑی گرداب مانھ ڈول گئی ہے، چھُو وصل کو مار کے تار جائیے
تناں واسطو رب غفور کو ہے، پھیرو دیس نذیؔر کے مار جائیے

د:

دیس پردیسیا مار پھیرو گھڑی گھڑی گذرے بے قراریاں مانھ
گن گن دن تے رات بسار چھوڑوں چناں تیریاں انتظاریاں مانھ
وِتھ پے گئی زِمیں اسمان جیڈی، کیوں مہر محبتاں تھاریاں مانھ
ہوئی رحم کی نظر نذیؔر کیوں نہیں میری عُمر گذری منتاں زاریاں مانھ

د:

درد جانے میرو کون ڈھولا رازدار نالے محرم حال توں تھو
تیرے نال امید تھی واسطہ سارا جگ مانھ ہم خیال توں تھو
اجکل ایڈ خورے لاپرواہی کیوں ہے، صبح شام پہلاں نالو نال توں تھو
گِن گن دُکھ نذیؔر سُناؤں کس نا دکھاں درداں کو اک پیہال توں تھو

س:

سب کُجھ گھول گھما چھوڑیو، پلے رہ گئی گل ہُن چار باقی
اک تے ملن کی رہی اڈیک پلے دوجے رہ گئی رون کی کار باقی
تیجے رہ گیا داغ جدائیاں کا چوتھے رہ گئی انتظار باقی
میرو جیٖن نذیؔر دشوار ہوؤ میرا مرن مانھ کے ادھار باقی

ش:

شہر توں جا کے ہویو شہری، کیوں پہاڑ کی یاد بسار چھوڑیں
اچھو میں وی ہجر کی رات لمبیں تتاں کر کر یاد گذار چھوڑیں
بوہا کر کے بند محبتاں کا تا کی وصل کی کیوں تیں مار چھوڑیں
لکھاں کاگ نذیؔر اڈار بیٹھی، بلکہ کاگنی کئیں اڈار چھوڑیں

ک:

کے دسوں دردی کون میرو، سُنے کون فریاد تے غم ڈھولا
اُنگا خوشیں تے عیش بہار تیراں اِنگا رون کُرلان کو کم ڈھولا
ہجر درد وچھوڑا نے رت چُوسی خالی رہ گیو ہے سُکو چم ڈھولا
اِچر کدے نذیؔر بسارسوں نہیں، جچر میرا وجود مانھ دم ڈھولا

گ:

کتیو تمیو گیو میرو سوتر گھٹ گیو تول میزان بچوں
نالے جرک گئی ماہل محبتاں کی صرف دو پھراٹیاں لان بچوں
الغرض جے تیری اڈیک اندر بھاویں روح وی چلے گو جان بچوں
محشر تیک نذیؔر بسارسوں نہیں تیرا نام کو ورد زبان بچوں

الف: عبدالکریم پرواؔز

اللہ کو آسرو اک منا ہور کسے کی نہیں امداد کوئے
گھُمن گھیر اندر چو فیرغم کو سُنے مول نہ میری فریاد کوئے
گھیرو دُکھاں کی فوج نے آن پایو بنیو آن سالار جلاد کوئے
کراں چل پرواؔز اپیل وانگت جتوں ملے پیغام دلشاد کوئے

ج:

جگ مانھ تاں مشہور ڈٹھو جام وصل کو وہ بیمار دل نا
ہر پاسے تیں طعن مخول آویں، ماریں ہٹ کے پھٹ دُکھیار دل نا
قسمت خواب تیں آن جگا میری، بیدار کردے بیزار دل نا
بگڑی کون پرواؔز کی توڑ چاڑھے، ملتو نہیں دردی غمخوار دل نا

ق:

قسمتاں کا ہوویں سب لیکھا آئی بہار تے پکڑ مہار بیٹھی
پھرے ڈُبتا دینہ کو رنگ پیلو، جاتی خوشی وی رنگ بسار بیٹھی
جسم روح تیں بِنا بے آس ہویو، گئی عیش تے جِند دُکھیار بیٹھی
اوہلے خوشی کو چن پرواؔز ہویو، رات ہجر کی پیر بسیار بیٹھی

ک: لعل حسین پرواؔز

کدتوڑی کوئے ظلم جھلے، کدتک رہوں گوہوں کھڈیاں بنّ کے
کچر تک جھلّوں ہوں ڈنڈول تیرا، کدتوڑی تیں برھنوسیاں بنّ کے
کچڑ دوہلتا ہا ساتیں سر میرے، کچر رہنّو میں تیرو بھیاں بنّ کے
خوابوں جاگ پرواؔز ہنّ لو ہوئی، سنگیا پھر نہ ایویں خیال بنّ کے

الف: سرور حسین طارقؔ

آیو بساکھ بہار آئی، بولیں پکھنو ذکر گھونکار کرکے،
رنگ رنگ کا پُھلیا پھل سوہنا، چمے پھلاں نا صبا پیار کرکے۔
گلی برف تے ہوئی ہیں مرگ نیلی، پانی چلیو تیز رفتار کرکے
طارق دس جائمنہ پردیسیاں نا، بھاویں مُڑ جایئے گل چار کرکے

ب:

بانکیا ڈھول سپاہیا رے، صبح شام تیرو انتظار منا
آ دس جا ہس کے مکھ نوری، نہ تیر جدائیاں کا مار منا
جایئے نس نہ کھس کے دل میرو، تیرے باجھ نہ صبر قرار منا
طارقؔ ہجر نے جگر کباب کیو، تیری یاد نی کیو لاچار منا

ت:

تاہنگ بہار کی مُچ مِنا، آئی جیتاں نا فِر بہار مُڑ کے
پُھلا پُھل ہر دُل پھلواڑیاں کا، تازہ ہوا ہیں فِر گلزار مُڑ کے
چھلیں دھُند پنجال کی ماہلیاں پر، شُونکیں فر نویں آبشار مُڑ کے
باغاں بناں مانھ آئیں بہار طارقؔ، اجے نہیں آیو میرو یار مُڑ کے

ک:

کِت پیاریا جا بیٹھو، لاکے ہجر فراق کی لیک منا
ہر گلی کُوچے پھروں ہوں کملی، طعنا دیں اج لوک شریک منا
ساری عمر تیرو انتظار کیو، رہ گی چھِک تیری حشر تیک منا
طارقؔ نہیں جاسیں تیری دلوں اُلفت، قبر وِچ وی تیری اڈیک منا

مولانا عبدالقیوم رازؔ

بیت ۱:

کہیئے یار نا قاصدا حال میرو جد اُس دربار مانہ جائے گوتوں
مُڑ جھب بہلو انگا گھل پھیرو، بیٹھو مل کے راہ کد آئے گوتوں
بکیں اکھاں توں غم کا نیر چھم چھم کد دُکھ سیلاب سکائے گوتوں
لمی تاہنگ تھی میرا اداس دل نا، کدصبر کا جام پلائے گوتوں

بیت ۲:

دُکھ غم تے سوز گداز دِل کو، ہوویں جگر کا چیر لنگار اتھروں
بدل جائیں طوفان اندھیر رکت رہین، کریں ڈُبیاں کا بیڑا پار اتھروں
کھچ لئیں طناب زمین کی تاں، ہووے وصل تے دیں دیدار اتھروں
عرش فرش زمین اسمان کمبے، روئے جد مظلوم دکھیار اتھروں

غلام قادر رازؔ

ر:

روکے پچھیو اس ماہی نا میں دس سجناں تیرو پیار کیسو
بے پرواہی کو تیرو اصول کیوں ہے ایسو یار پھر یار دلدار کیسو
آوے ترس نا حالت یاہ دیکھ میری واہ واہ یار توں ہے غمخوار کیسو
رکھوں وصل کی تاہنگ ہوں کجر توڑی ملاقات کو رازؔ ادھار کیسو

ہ:

ہس کے دتو جواب اس نے دعویدار ہیں جھوٹھا اقرار تیرا
مثل بھوراں کے پھلاں پر پھرے ہر جا دوست اک نہ بچ ہیں یار
تیرا
شمع واہ پر وہ پتنگ توں نہ پکا دل کا نہیں تکرار تیرا
ستا ہوئیں نہ رازؔ دیدار ایسا، وعدہ ٹٹیا کئی ہزار تیرا

خ: منظور گلشنؔ

خوشی ہزار کروڑ سُنا تھارا ناں جے خوب جلیل ہوویں
ہوئے خوشی تے امن کو دور دورو، سارا کم جے نال سبیل ہوئیں
ہوویں لوک خوشحال اس قوم اندر حاکم اپنا وِچ تحصیل ہوویں
گلشن کرے دُعا جبار اگے، ایڈوکیٹ ہزار وکیل ہوویں

د:

دس جا سوہنیا بھیت دِل کو، کہڑی طرف چلیو کد آئے گو توں
کد موڑے گو مہار توں دیس مہارے، ڈھوکاں مہاریاں مانھ ڈیرا لائے گو توں
تیرے باجھ رہنو دُکھیا حال ہم نے، اُجڑیا دلاں نا کد بسائے گو توں
سوہنی آوے گی باغ بہار گلشنؔ باغاں وِچ پھیرا کد پائے گو توں

ف: مُنشی خان چوہدری

فجر تے شام دوپہر دیکھوں، اکھ نوں ہی بلیں پل پل اڑیا
تیرا ہجر جدائی کے نال مِنا، لگیں کالجہ مانھ سو سو سل اڑیا
کدے پا پھیرو دیکھ حال میرو، دیہاڑی رات دیکھوں رستا مل اڑیا
مُنشیؔ ڈیکے غلام فقیر تیرو، کدے بیس جائیے پھیرو گھل اڑیا

ع: محمد اسحاق بجران

عرض میری اللہ پاک اگے زندہ رہیں تم روز اخیر توڑی
تھاری جھولی مانھ پھُلیا پھُل جہڑا اُن کی رہے خوشبو اخیر توڑی
اک اک پھُل تیں ہوئیں لکھ پھُل اگے رہے فیض تاثیر اخیر توڑی
محشر تک اسحاقؔ یوہ رہے جاری چشمو خاص اکسیر اخیر توڑی

الف: ڈاکٹر رفیق انجم

اُڈ کاگا نیزو پار ٹپ جا میرا یار نا میرو سلام کہیئے
تیرا ہجر اندر دِن رات روؤں تیرے باجھ ہیں نیند حرام کہیئے
چِٹھی پتر آوے نہ کوئے اُس پاسُوں، بھیجو کوئے سلام کلام کہیئے
جلدی مِلاں گا فیر اِنشا اللہ، انجمؔ سجناں نا یوہ پیغام کہیئے

ب:

بہت ارمان اُبڑہاس دِل مانھ سجن ملیں تے کروں بیان جا گے
کوئے خبر عطر نہ کوئے پتو نیوں، خورے بسیا کہڑے جہان جا گے
ہوئی آس اُمید اڈیک بڑ ہیں، مڑنو کدے تے تھو میری جان جا گے
اکوار آویں مُڑ گے دیس انجمؔ، کروں جِند تے جان قُربان جا گے

ج:

جگ جانے تیرا ظُلم بھانے، میرو دِل ہے راضی رضا تاں وی
چنگی لج پالی ساری عُمر گالی، میلے اگلے جہان خُدا تان وی
میرا آلنا سدو اُجاڑیا تیں، جھولی اڈ گے کروں دُعا تاں وی
در گذر اُس گی بے وفائی ربا، میرا یار گو شہر بسا تاں وی

د:

درد ہزار فگار سینے، میرا غماں گو انت شُمار کوئے نہیں
سجن شاد بسیں پھُل کھِلیاں مانھ، میرا لیکھ مانھ باغ بہار کوئے نہیں
پل پل ہر گل تھی لباں اُپر، کیوں یاد ہُن قول قرار کوئے نہیں
اک عیب وفا کو سدا سینے، انجمؔ تیرے جیہو گنہگار کوئے نہیں۔

ر:

رب رسول کو ناں لے کے کیا قول اقرار ہزار اس نے
ہویو عہد نہ اک وفا اس گو کئی دسیا بار اتار اس نے
پڑھ پڑھ کے ہویو پہاڑ جھڑو، عمل کیو نہ اک وی بار اس نے
اللہ سب نا دئے ایمان انجمؔ، تریو وہی کیو جھڑو پار اس نے

س:

سوہنیا ساونی رُت چلی ڈیکوں اجھاں وی اکھ تِسائی لیکے
تیری یاد نت شر دسیال دل مانھ آوے بہار ملوں اب ساہی لیکے
ٹُٹی بانھ وی اپنی گل لگے، تریو کون ہے آس پرائی لیکے
انجمؔ جگ نا کے نصیحت کرنی، گیو کون ہے صاف صفائی لے کے

الف: خاقان سجادؔ

اکھ پھر کے بہڑے کاگ بولے ڈیکوں بیس کے سجنا بیلیاں نا
تھاری یاد مانھ بیس کے رات کٹوں پتو کوئے نہیں سنگناں سہیلیاں نا
یُو ہا تھارا مانھ ملے جے جا ہمنا لوڑاں کدے نہ محل حویلیاں نا
تھاری گلی کی خاک سجادؔ چُموں تجوں پھُل گلاب چنبلیاں نا

ب:

بسم اللہ آجا جانیاں جی کتنا بیتیا دور انتظار اندر
رکھیو جگ نے نت لتاڑ ہمنا دُکھاں درداں کا اس بزار اندر
ساڑے اگ جدائی کی کالجہ نا روگی اک ہوں لکھ ہزار اندر
داماں باجھ غلام سجادؔ تھارو رکھیو اپنا خاص شمار اندر

الف: سید حیدر شاہ

آ اِنگا گیو چھوڑ کِنگا، منا رہ چاہ تھاری، گیو سٹ اڑیا
تھارو مھارو قدیم کو ساتھ رہ تھو، تازی پا گیو مناں سٹ اڑیا
تھارو پچھو نہ چھوڑوں گو مرن توڑی پوئیں تیری جدائی کا وٹ اڑیا
حیدرؔ شاہ تھارے پچھے مرن چنگو، کدے چھوڑوں گو نہ تیرو ہتھ اڑیا

الف سائیں فقر دین

اللہ جیہو بادشاہ کوئے نہیں، چن کوئے نہیں چودھویں رات جیہو
نبی کوئے نہیں پاک رسول جیہو، جلو کوئے نہیں پہاڑ کوہ طور جیہو
ولی کون ہویو دستگیر جیہو، کوئے عاشق نہیں شاہ منصور جیہو
گنہگار نہیں ہے فقر دینؔ جیہو، بخشنہار نہیں رب غفور جیہو

لام: عبدالغنی عارفؔ

لوڑ کس کی کریں اکھ بھیڑیں گُور گور کے چار چوفیر دیکھیں
محرم دلاں کا گیا ہیں چھپ کِتے دن رات یا شام سویر دیکھیں
گمیاں پھُل ٹٹولیاں کدلبھیں، جھلی اکھ موتی گھُمن گھیر دیکھیں
عارفؔ گمیاں چن ناہوں لوڑوں، شائد اکھ ہُن قسمت کو پھیر دیکھیں

ر: غلام حسن شبنمؔ

رُت بہار کی چلی گئی، مناں غماں کا مُچ انبار دے کے
کدے مل بھی جا پردیسیا رے، گیو کیوں توں قول قرار کر کے
تیرو کوئے سندیش پیغام آتو، دل ٹھگ لیتو کائے تار دے کے
کیوں کی اسیر دلگیر شبنم تیناں مُل لیتی گھر بار دے کے

گوجری باراں ماہ

باراں مانہہ بھانویں شاعری کی باقاعدہ صنف نہیں، پر اس کے باوجود پنجابی تے گوجری کا اکثر شاعراں نے باراں مانہہ لکھیا ہیں۔ ہیئت کا اعتبار نالؔ باراں مانہہ کی بحر بیت تے سی حرفی آلی وھے۔ جس ماں سارا سال ماں محبوب کا ہجر وفراق کی واردات نسوانی کردار کی زبانی بیان کی جائیں۔

قدیم گوجری ماں سب توں پہلاں باراں مانہہ کی مثال مولانا داؤد کا کلام ماں لبھّے۔ جہڑی ۱۳۷۷ء کی تحریر ہے تے پھر مولانا افضل پانی پتی نے اپنی مشہور ''بکٹ کہانی'' ماں باراں مانہہ کو استعمال کیو ہے۔ جدید گوجری ادب ماں کیونکہ سب توں پہلاں گوجری لکھاڑیاں کو پہلو قافلو کافی عرصہ پنجابی ماں شاعری کرتو رہیو ہے۔ لہٰذا خدا ہوئی گل یاہ ہے۔ جے جدید گوجری ادب ماں باراں مانہہ کی روایت قدیم گوجری ادب کے بجائے پنجابی وچوں آئی وِی ہے۔

بیہویں صدی ماں پہلا دور کا اکثر شاعراں نے سی حرفی کے نالؔ نالؔ باراں مانہہ وِی لکھیا ہیں۔ جدکہ سجرا گوجری ادب ماں (۱۹۵۰ء تیں بعد) نویں نویں صنفاں کی چڑھت نالؔ باراں مانہہ کو رواج گھٹتاں گھٹتاں ہنؔ تقریباً مک ہی گیو ہے۔ گوجری باراں مانہہ لکھنؔ آلاں ماں، خدابخش زار، ذبیحؔ مہجورؔ تے اسرائیل اثرؔ کا ناں نمایاں ہیں۔

اسرائیل اثرؔ تے سرور صحرائی ہوراں نے روایتی باراں مانہہ ماں ہیئت کا اعتبار نالؔ کجھ تبدیلی تے نواں تجربا کیا ہیں جدکہ موضوع کا اعتبار نالؔ باراں ماہ کی روایت ہجر وفراق کے چوفیری پھرتی سئی لگے۔

باراں مانہ: خدا بخش زاؔر

چڑھیو چیت تیرو بھُلیو نہیں چیتو، تیری قسم بساکھ بساریو نہ
جیٹھ ہاڑ کی دھُپاں مانھ کھلی دیکھوں ساون بھادرے وی بُو ہو ماریو نہ
اسوا کھ پھر کے کتک کد آوے، کہڑ ی گھڑی میں کاگ اڈاریو نہ
منگھر پوہ تے مانہ مانھ رات جاگوں پھگن زاؔر آیو بُو ہو ماریو نہ

چڑھیو چیت چروکنی چاہ میری گیا گُذر بساکھ تے جیٹھ دوئے
ہاڑ ساون تے بھادرو راہ ملوں خبر دس جائے راہی آن کوئے
اسُو کتک تے منگھر مانھ کروں پُچھنا مانجھی آجڑی ملے کسان کوئے
پوہ ماہ پھگن سوتاں زاؔر گذریا تم نے نہیں کیو آن جان کوئے

چڑھیو چیت بساکھ بہار آئی باجھ سجنا کسنی رنگ اڑیو
جیٹھ ہاڑ ساون گیو بھادرو وی اسُو باجھ تیرے دل تنگ اڑیو
کتک منگھر تے پوہ مانھ یاد تیری بھُلا کم تے کاج کا ڈھنگ اڑیو
پھگن زاؔر روتاں گیو سال پُورو پوئے بھٹھ بیدرد کو سنگ اڑیو

چڑھیو چیت چوہیں پاسیں ڈُھونڈ تیری بساکھ بستیاں تے جیٹھ جنگلاں مانھ
ہاڑ ساون تے بھادرے محفلاں مانھ، جلساں میٹنگاں تے نالے دنگلاں مانھ
اسُو کتک تے منگھر مانھ مر مُکی نہیں رہی جان اندام کرنگلاں مانھ
پوہ، مانہ پھگن آ کے زاؔر تک لے پھاتھی جان ہے ہجر کی سنگلاں مانھ

باراں ماہہ۲ خدابخش زارؔ

چڑھیو چیت تے چت اداس ہووَ بستیں تیرے بغیر اجاڑ دسیں
تیرا پیار نے کی لاچار ڈاہڈی بیابان منا فلک پہاڑ دسیں
بیٹھی کروں جنون فغان اپنا بیدرداں نا میرا یہ راڑ دسیں
خدابخش دسوں دل کو بھیت کس نا، کس نا تیرے باجھوں میرا ساڑ دسیں

چڑھیو ماہ بساکھ تے سنگناں نے لایا رنگ کے زری لباس ڈھولا
میرے دل حسرت بچوں یاہ کسرت کدے اج ہوتو میرے پاس ڈھولا
زیور لاویں تے کریں سنگار سوسومنا ہجر کا ٹھنڈا اُساس ڈھولا
خدا بخش تیرو متھو جھوٹھ ناہیں کھوں جا ملوں بن باس ڈھولا

جیٹھوں جیٹھ دیور دلوں تنگ دِسیں، جھلوں طعنا سخت جٹھانیاں کا
کرے روز ننان گھمسان ڈاہڈو صبح شام ہیں حال ویرانیاں کا
پوچھوں کول تے ڈھول نا کھول دسوں قصا سب سر برتیاں کہانیاں کا
خدا بخش نماں نماں نم ڈوہلوں ویلا یاد کر کے مہربانیاں کا

چڑھیا ہاڑ تے دُکھاں کا چاہڑ ہوا دسے کون لیکھے میری سار تناں
بسے دُور تے رہے مغرور کا نہ تیں، وہیں گا یاد و یہ گُھ قرار تناں
ہُن کیوں عیب قصور تک دور نسے لڑ لگی تھی سمجھ ستار تناں
خدا بخش گھولی اتنی کیوں رولی، مدے لوک کہ تھو وفادار تناں

ساون سُکھیا رکھ نہ رول اِتنی توڑے ہور ہیں لکھ ہزار تِنا
بٹو نہ لایئے وفاداریاں نا، بھاء پئی جے ہوں گنہگار تِنا
لہتا چڑہتا توڑی تیری اج شہرت چنگو کہ سب دُنی سنسار تِنا
خدا بخش اڑیا تیریں لکھ چنگیں، اکا ہوں لبھی بدکار تِنا

چڑھیو بھادرو بھس جُدائیاں نا تے تنہائیاں نا ہُن چھوڑ ڈھولا
دِلوں چھوڑ روسا بیس کراں گوشا، نالے سچ تے کُوڑ نا لوڑ ڈھولا
میریں سب بےقولیں بھُلا دِل تیں،قول اپنا چاڑھئیے توڑ ڈھولا
خدا بخش لِللہ بخش بھُل میری سینہ نال آکے سینو جوڑ ڈھولا

اسُو اس گل مانھ تیرو کے گھاٹو گولی آپنی کدے سنوار چھوڑی
سگوں سوہنیا کم ثواب کوتھو، میری بھُل جے دِلوں بسار چھوڑی
منا کیوں شریکنیں دئیں معنا، گٹی گاں کے کہڑی میں مار چھوڑی
خدا بخش بھُلی اتنی تاں رُلی، تیرا حِلم نے بے مہار چھوڑی

کتک کہڑی گلوں ٹُرے کنی کنی، کہڑو بھُل بغیر انسان ہؤ و
مُنڈوں بھُل کے آدم نے کنک کھاہدی،توبہ نال اُسکوکِتنوشان ہؤ و
یوسفؑ نال زلیخا نے کے کی تھی، جھلی سختی تے قید حیران ہؤ و
خدا بخش پچھلی تِنا خبر ساری، رُستی دیکھ جس دن مہربان ہؤ و

منگھر موئی نہیں تے باقی رہی نہیں، میرا مرن مانھ نہیں کُجھ شک اڑیا
تتی رنگ لاوے توں نہ انگ لاوے، کہیں سوشریکنیں نک اڑیا
دلوں عیب بسار جے یاد ہے تے اک بار سِدھی نظروں تک اڑیا
خدا بخش برائیاں کی کمی نہیں، نیکی توں دیکھے نظر چک اڑیا

پوہ: پیر تیرا جھبی مار پکڑوں جائے کدے نمیکلو لبھ مِنا
کدے نہ جریئے اُسے وقت مریئے کہیں یاہی سہیلڑی سب مِنا
ہوں بھی صُبح تے شام دُعا منگوں دئے کدے ہُن ایکلو رب مِنا
خدا بخش یہ تیریں دلیل کُتیں، خبرے توں لاوے کہڑے ڈھب مِنا

مانہہ: مرن جیون میرو نال تیرے، اللہ پاک کی قسم ہزار اڑیا
تیرا در پر اپنو سِر دھریو، بھاویں لکھ واری جُتیں مار اڑیا
جھلوں طعنا نت گماہنڈیاں کا، اکوار میرو سینو ٹھار اڑیا
دستگیر نا من ہوں دلوں تیری، خدا بخش توں شک بسار اڑیا

چڑھیو پھگن تے پھلاں کی رُت آئی، بھوراں بُلبلاں نال وصال ہؤو
گھریں جِنھاں کا کنت بسنت لاویں، نالے وصل تیں دل نہال ہؤو
چنگا لیکھ جِن کا بغلگیر ہوویں، میرے بھاْ وصال کو کال ہؤو
خدا بخش روتاں دھاتاں کٹ چھوڑی، مندے حال میرو پُورو سال ہؤو

باراں مانہہ

بساکھ:

آیو فیر بساکھ تے رُت بدلی، آئی جیتاں نا فِر بہار مُڑ کے
کھِلیا پھُل ہر ڈُل پھُلواریاں کا، لایو بناں نے ہار سنگار مُڑ کے
بن ٹھن کے بنی زمین بوہٹی، بیٹھی زلف بنا سنوار مُڑ کے
انتظار مانھ ذبیحؔ بہار گذرے، سوہنی رُت ہے آ اکوار مُڑ کے

چیت

چڑھیو چیت تے بھُلیو سب چیتو، رہی سروں نہ کوئے حواس مِنا
وطن یار احباب تیں دُور رہ کے،آوے چیت بہار کد راس مِنا
صبح شام پردیس کی زندگی مانھ، کرے ہور بہار اُداس مِنا
آیو چیت مہجورؔ تے سجناں کو ہویو دل مانھ سخت احساس منا

چیت:

چڑھیو چیت تے بھلیو سب چیتو رہی سروں نہ کوئے حواس منّا
وطن یار احباب تیں دور رہ کے آوے چیت بہار کدراس منّا
صبح شام پردیس کی زندگی ماں کرے ہور بہار اداس منّا
آیو چیت مہجورؔ تے سجناؔ کو ہویو دِل ماں سخت احساس منّا

جیٹھ

چڑھیو جیٹھ مہینو ہوں سڑوں تتی بھکھیں دھُپ وچھوڑ ودلدار کو ہے
موسم گرم فراق کی اگ دوزخ منا دُکھ اُس وچھڑیا یار کو ہے
پہلاں لا پریت فر کیوں بسری ڈٹھو چنگو طریقو یوہ پیار کو ہے
سید حاکم شاہ قمرؔ ہوں سڑوں ہر دم شوق نت تیرا دیدار کو ہے

کتک:

کتک کانگ کائے آئی طوفان بن کے، دتا روہڑ سب شان گمان چنا
منگھر پیا ہُنڈ کھ ہزار مگر، لیا لُٹ وِیہ مان تران چنا
پوہ پیو ہُن عمر نصیب رونو، محرم دلاں کا ہوا روان چنا
مانہ مرن جیون عارفؔ نال کس کے، دِسے سب جہان ویران چنا

ہاڑ:

گیو ہاڑ لتاڑ اُجاڑ کرکے، پُچھے کون ہم نا اجکل ڈھولا
ساون سُکھ کو لبھنو ہویو مہنگو، اوکھا دسیں ہُن یہ ململ ڈھولا
بھُلیں بھادرے کد لنگار دِل کا، لوک ٹوک لاویں ہر ہر گل ڈھولا
اسُو آس چروکنی مُک گئی، گیو سال عارفؔ جل جل ڈھولا

پھگن:

پھگن پھُل کھلنا مہاری کس کاری، اپنا باغ کی بہار ہُن گئی ہوئی ہے
دِسے آس امید کی جاٗ خالی، چیت چاہ چروکنی رہی ہوئی ہے
سارو مُلک ویران اُجاڑ دِسے، اجکل اِت بسا کھ وی بیہی ہوئی ہے
غماں بیٹھ ہُن جیٹھ ڈُبا دِتا، ضرب ہجر عارفؔ سینے سہی ہوئی ہے

باراں مانہہ: منیر حسین چودھری

چیت رُت بہار بسا کھ سوہنی جیٹھ دھُپ تتی ہاڑ ساڑ چھوڑے
ساون بھادرے برھے بدلا راتھروں اسُو پیر پنجال اجاڑ چھوڑے
کتک کات غم کی منگھت تیر دل کا پوہ برف نالِپ ٹکیاڑ چھوڑے
مانہہ مانڈڑی جندان گنت ڈُکھڑا پھگن درد منیؔر دل پاڑ چھوڑے

گوجری نظم

گجراں ماں سیاسی بیداری آنڑ کے نالؔ ہی سماجی ظلم تے زیادتیاں کے خلاف آواز بلند ہونڑیں شروع ہوگئی تھی کیونکہ اس ویلاؔ کا اکثر لکھاڑی پہلاں پنجابی ماں لکھیں تھا اس واسطے اِن انقلابی جذبات کو اظہار وی پنجابی ماں شروع ہویو جس کی پہلی مثال مولانا مہر الدین قمرؔ راجوروی کا و یہ منظوم خط ہیں جن ماں انھاں نے اپنی قوم کی حالت حضرت میاں نظام الدین لاروی کے باندے رکھی تے اُنھاں نا قوم کی مہار پکڑن کی دعوت دِتی۔

اُن توں بعد آنڑ آلاں نے اپنا جذبات کو اظہار سدھو گوجری ماں کیو ہے ظلم تے شاید انسان کو ازلی تے ابدی سنگی ہے۔اس گلوں ہر دور کا شاعراں نے اپنڑیں نظماں ماں انقلابی جذبات ظاہر کیا ہیں۔گوجری کی اکثر نظم انقلابی ہیں، جدکہ دوجا موضوعات پر وِی خاطر خواہ نظم لکھی گئی ہیں۔لیکن چند اک جذباتی نظماں نا چھوڑ کے باقی نظم نا گوجری ماں اتنی زیادہ مقبولیت نہیں مل سکی جتنی سی حرفی توں کیت تے غزل نا حاصل ہوئی ہے۔گوجری نظم لکھنڑ آلاؔں ماں علم دین بن باسی، مہجور راجوروی، مہجور پونچھی، رانا فضل حسین، خدا بخش زارؔ، اقبال عظیم، نسیم پونچھی، فضل مشتاق، نور محمد نورؔ تے خادم حسین قمرؔ قابل ذکر ہیں۔

بزدلی نا چھوڑ غیور یاں ماں اے قوم میر نا گوار اٹھو
نکلو وچہ میدان جوان جنگی لے کے نواں نواں ہتھیار اٹھو
ویوسٹ لباس جہالتاں کا برجس پہن کے مچھ پلیار اٹھو
چھوڑ دیکھ قرض اُن سودیاں کو تم آپ ہو کے شاہوکار اٹھو

مہجورؔ پونچھی

چودھری دیوان علی:

منظوم چٹھی ذبیح راجوروی کے ناں:(اقتباس)

نال ادب دعا سلام لکھاں خیر خوبی ہور اطوار جتنا
بال بچو تے اہل عیال سارو بہن بھائی نالے دوست یار جتنا
کرے خیر خدا تے خیر ہوئے پڑھیں سنیں سنگی نالے یار جتنا
اللہ فضل کرے جیتاں فیر ملاں حالاں دور دراز لا چار جتنا
عالم علم اندر صادق صدق اندر خوش اخلاق تے نیک کردار جتنا
بسیں مل کے یار احباب سارا رشتے دار ارار تے پار جتنا
سب یاد آویں تیری مہربانی،کھول کے دسوں ہوں انبار جتنا،
شابا شاب ہیکرے یوہ جگ سارو دشمن سجن نالے دعویدار جتنا
حرف پریم کا تے گل گوجری بچ بیں لکھیا نال پیار جتنا
داستان پوری دل کا دفتراں کیناں لے دسیا کھول اظہار جتنا
لمی داستاں لکھن کو فائدو کے سخن راستی کا حرف چار جتنا
لفظ گوجرو طرز کلام سوہنی لکھے دیوان علی پڑھیں یار جتنا

نظم: ''بڈھیموں'' خدابخش زاؔر

اک دن وقت نماشاں کو تھو شخص اک بھت ٹھکورے
میں پُچھیو توں کتوں آیو، تے دس اِتوں کے لوڑے

کہن لگو ہوں ات آیو، کم تیرے سنگ مِنا
تُحفا وی کُجھ لیکے آیو جھڑا دیوں گو تِنا

میرو ناں بڈھیمو ہے جی مساں مساں اج آیو
آ تنا ویہ تحفا دسوں جھڑا نال لیایو

کھانسی تے سر دردی لے لے میری یاہ نشانی
ہور نشانی وی اک میری سر کو چکر گھرانی

ہور وی تحفو ہے اک میرو آپے اُڑ جا بھائی
میں ویہ سب اُڑا کے دسیا جس گھر بھوری ڈاہی

دوہرا کرکے کتنا دسیا تھا سرواں کا سنگی
آکے فِر نہیں ہرگز جاتو ریت میری یاہ چنگی

جنگ میرا مانھ کوئے نہیں جتیو، لکھ پیا سر ماریں
دیکھو میرو شیراں آلو، زاؔر جیہا سب ہاریں

شمس دین مہجور:

نظم

آمل شام نت دیکھتاں شام ہوئے ہوئیں کئی اڈیکتاں شام اڑیا
دتا گھول میں تیرے توں ڈھول میرا کئیں سنگ سوہنا گلفام اڑیا

سد کول نہ رول کر قول پورا دس فیر ویہ شان اکرام اڑیا
میرا سنگ کیں لنگھ کے کول تیرے سالو سال دیکھیں باغ بام اڑیا

تیرا ملک توں ملک تمام گھولوں ہند سندھ نالے روم شام اڑیا
میرا چن تناں کئی چن ترسیں چن مصر کو کرے سلام اڑیا

بھلی صوم صلواۃ تے نوم نالے تیرے باجھ نہیں رہیو آرام اڑیا
تیرا ملک کی خاک شفا آلی جس توں جائے سرسام جزام اڑیا

تیرے باجھ نہیں چین ارام رہیو بخشو فر وصال کو جام اڑیا
شمس دینؔ مہجور مجبور ہویو بخشو قدماں ہیٹھ مقام اڑیا

نظم: ''اتھروں'' میاں نظام الدین لارویؒ

اتھرواں نا پُچھے کوئے دسو کِتو آویں تم
کڈھ کے رت کلیجہ بچوں پانی کِیوں بناویں تم

موتی دُر مکنوں ہیں اصلی ، کوڈی مُل بکاویں تم
روئیں آپ شریکاں اگے اونویں جگ ہساویں تم

جھولی نا تم آلا بھولا، تر کریں کِس کاری
جان سُکاویں کپڑا بھیجیں، مُجرے کہڑے آویں تم

وزن تھارو نہیں گھٹ سمندروں ،گھٹ کیوں آپ بناویں تم
جا گُجا نہ ڈوہلو موتی، اپنو مُل گھٹاویں تم

ندی وی سُک جائیں آخر،تم فِر کیوں نہیں سُکتا
کِت نظامؔ ہے چشمو تھارو، کِتوں آویں جاویں تم

----------------اتھرواں نا پُچھے کوئے۔

نظم: "گوجری زبان"

علم دین بن باسیؔ

ہندوستان کا باغ کیں ہم بُلبُل، بولی گوجری ہے گُلزار مہاری
راکھی کرے وجُود کی نِت جھڑی، گُلشن وِچ بیٹھی پہریدار مہاری

کرے مجلساں وِچ تقریر جھڑی، ہر ہر سبھا اندر لیکچرار مہاری
جین مرن کا سب قانون اس مانھ، شادی غمی کی ہے گُفتار مہاری

بُلبل ہند کی ہور زبان بولیں، پِچھے گوجری رہی لاچار مہاری
لِکھن پڑھن تے علم نہ ہُنر آیو، بولی دیس مانھ رہی بیکار مہاری

آئی نہ دستور آئین اندر، چھپ آئی نہ کدے اخبار مہاری
رسم الخط نہ حرف ایجاد ہویا، دِتی سب نے قوم بسار مہاری
ہو کے رہی غلام یاہ اج توڑی، دِتی ہون نہ کدے مختار مہاری
جیتی کرے بن باسیاؔ گوجری نا، سُتی قوم یاہ ہوئے بیدار مہاری

مولانا مہرالدین قمرؔ:

وطن کی یاد

سوہنا وطن کا باغ بہار سوہنا، پیارا وطن کی شان وی یاد مِنا
سارا کوہ جنگل بیابان بیلا، سارا باغ بستان وی یاد مِنا

ڈُنی دھار، دھنور، پنہڈ سوکڑ، چنیی تاڑ، ریحان وی یاد مِنا
سالدھار، ترالو، دے بٹی، تمل بھونڈو نلو جھڑان وی یاد مِنا

لڑکتی سمیاج، دراج موہڑو، بڈھل گبھر، بتھان وی یاد مِنا
لتھی درمن، سموٹ تے کاندرو بھی پھلنی، کنڈھ ردھان وی یاد مِنا

چیچی گورسی ٹنج پسوال جینڈرھ، دہڈر نون کھٹان وی یاد مِنا
ڈھینڈا چاڑ، بجاڑ، بھروال لادی، کولی کالس، چوہان وی یاد مِنا

پر یہار، کٹاریہ، طور سانگو، دھکڑ، تانگ، بڈھان وی یاد مِنا
ہکلہ پھامڑہ، چھاوڑی پوڑ، کھاری، مونن پال، کلگان وی یاد مِنا

حضرت بابا نظام الدین لاروی ہوراں کے ناں منظوم چٹھی کا کُجھ بند:

قمؔر راجوروی

کدے گھل پھیرو تک حال میرو، ہوئی جان لا چار امیر صاحب
تیری انتظاری میری ہوش ماری، رہوں نت بیمار امیر صاحب

خستہ حال بے حال نہ حال کوئے، رنگ زرد ا کھزار امیر صاحب
ہوں اِت مجبور معذور بیٹھو، تم ندیوں پار امیر صاحب

خوش رہو سرکار نظام غازی جھنڈا تیرا اقبال کا جھلتا رہیں
دل مانھ اگ وچھوڑا کی سلگتی ریہ نت اتھروں غماں کا ڈُلتا رہیں

سڑ سڑ سینو رتو لال ہویو میرا جگر کا ہوا لنگار کِتنا
قینچی ہجر فراق کی کترتی ریہ سینے زخم فراق کا کھُلتا رہیں

تیرا وصل وصال نا نِت سہکوں نہیں ملن کو کوئے سبب بنتو
کُجھ مست الست منصوؔر نالوں اُپر سُولیاں کے سدا ٹلتا رہیں

بھلا ہوں دسوں سینو پاڑ کس نا برو حال کیو تاہنگاں تیریاں نے
دور دیس کیاں گھُمن گھیریاں مانھ پھانڈا قہر ڈنڈول کا جھلتا رہیں

نظم:

سائیں فقرالدین

گل عجب یاہ کانہ تم ناہم تم غیر پچھانُو نہ ہم نا
اللہ واحد مالک ساراں گو ہندومسلم رب سرداراں گو
ہم رب کہاں پاک خدا ہم نا تم کہیں بھگوان روا تم نا۔۔
ہم گل عجب یاہ کانہ تم نا تم غیر پچھانُو نہ ہم نا
اک باپ مائی انساناں گو اکو ہندو مسلماناں گو
تم رام پڑھو، لا اللہ ہم نا مہاری قبر تے دئیں جلا تم نا
تم پوتھی گرنتھ کا عالم رے ہم درس قران نا شامل رے
مہارو مکو حج روا ہم نا تھارو اصلی گنگو جل جمنا
سارو ہندو مسلم تنگ آیو کیوں پاک بھارت نے جنگ لایو
چنگی امن پسند صلاح ہم نا کرے نیکی طرف خدا تم نا
یاہ قوم گوجر کی سادی رے تانہی پیش آئی بربادی رے
کیوں تم کریں بدناں ہم نا کم کار نا ہم لگاں تم نا
بھیڈ بکری تاں ہم پالاں رے سارا دکھ سکھ وی ہم جالاں رے
تم کم لائیں ہر تھاں ہم نا ہم یوہ احسان جتاں تم نا
زمیں سخت ڈاہڈی ہم باہواں رے مک کنک جوار کماواں رے
راکھی کرنی بڑی سزا ہم نا آلو، کنک تے میتھی مانھ تم نا
راکھی گوشت کی ہم نت کراں نہ رچھ شیراں تیں ہم ڈراں
نہ کھائے شیر بلا ہم نا دیاں گوشت کھل چلا تم نا
مہارا نیک انسان جوان دیکھو دلوں سچا صاف ایمان دیکھو
دُدھ مکھن بے بہا ہم نا دیاں بچھو دُدھ جما تم نا

نظم: ''مناں دسو کِت انسان بسیں''

ذبیحؔ راجوروی

مناں دسو کِت انسان بسیں   اک دوجا کا دل جان بسیں
جِت آدمی آدمی بن کے رہیں   جِت سارا بھائی جان بسیں
مناں دسو کِت انسان بسیں

جِت بندہ کو بیری بندو نہیں   کوئے کسے کا حق مانھ مندو نہیں
جِت ٹھگی گوڑ کو دھندو نہیں   جِت نیک تے پاک انسان بسیں
مناں دسو کِت انسان بسیں

یاہ بستی جھڑی مہاری ہے   یاہ حسد کی ساڑی ماری ہے
یاہ بستی مُچ نکاری ہے   اس بستی مانھ نادان بسیں
مناں دسو کِت انسان بسیں

یاہ بستی ہے بھگیاڑاں کی   یاہ نگری ہے خونخواراں کی
یاہ جا،مدام آزاراں کی   اِت وحشی تے حیوان بسیں
مناں دسو کِت انسان بسیں

انسان کا بُت مانھ سُور وی ہیں   بھگیاڑ وی ہیں لنگُور وی ہیں
کُجھ آدمیت تیں دُور وی ہیں   بچ کٹھیں فرعون ہامان بسیں
مناں دسو کِت انسان بسیں

ہائے ڈھونڈو کِت انسان گیو   اوہ گیو تے امن امان گیو
ذبیحؔ جگ کو اطمنان گیو   اس نال زمیں اسمان بسیں
مناں دسو کِت انسان بسیں

نظم: اسرائیل مہجورؔ

ا۔سید ہووے یا سید کو بال ہووے

دوھتاں پوتاں کی لگے نہ تھوڑ منا کسے چیز کو کدے نہ کال ہووے
لگے کنڈ نہ عمر مانھ کدے میری، تیری مدد امداد جے نال ہووے
میری مہیس تے گاں تے گھر گلو، دھی پُوت وی تیرو ہی مال ہووے
تیری داڑھی تیں جاؤں قُربان پیرا، اُٹھتاں بیستاں تیرو خیال ہووے

ہتھیں بدھیں رہوں کھلو ہوں پیرا گے، برہیا ہووے تے بھاویں سیال ہووے
شیرنی پیراں گی دیوں ہوں گھر لے کے، تنگی ہووے یا وقت خوشحال ہووے
رکھوں جمعہ کو دُدھ ہمیش سُچو، انھاں گلاں کو ڈاہڈو خیال ہووے
دیوں یارھویں، چن تیں چن مانھ ہوں سید ہووے یا سید کو بال ہووے

۲۔پیرا تیریں گل پتھر پر لیک:

ہنڈُو پالیو تیرے ہی واسطے میں، دِن رات ہے تیری اُڈیک پیرا
تیرا گٹاں تعویزاں تے باتیاں تیں، میرا کم تے کاج ہیں ٹھیک پیرا
شِرنی واسطے کر نہ فِکر کائے، مال دیوں گو کھِد تے شیک پیرا
لگیں تیریں دُعا، بد دُعا ڈاڈھیں تیریں گل ہیں پتھر پر لیک پیرا

آزادنظم: ''توی'' سرورؔی کسانہ

کھنڈ یا بٹا گول توی کا،
تکوں رُڑھتی ریت نمانی
پانی کی لہراں کا ہلا،
اکھیں تکوں
تک تک سوچوں
سُنوں اکھاں ''پتھر اپنی تھائیں بھارا''
کھسک نہ ٹھہریں،
لہریں لہریں
جا اپڑیں پردیس
مریا گلیا گیا گواچا پہن فقیری بھیس
کس نے تکیا،
مُڑ کے آتا دیس!!!

چودھری محمد علی بیتابؔ نظم:

کُتی رن تے چور کو سنگ مندو،جُتی تنگ نالے چڈو مرد مندو
دھی چُغل بھیڑی لوفر پُوت بھیڑو،کانی اکھ تے دند کو درد مندو
ٹھُچل گھوڑو تے لُنڈی مھیس مندی،کونگل گاں نالے بہکل داند مندو
ہلکیو کُتو تے جھوٹو مارن آلو،خونی ہاتھی تے سپ کو ڈنگ مندو
سود کھتری کو گھاٹو کھیتری کو،دھکو یار کو تیل دیار مندو
گھٹ تولنو تے وعدو جھوٹھ کرنو،دینو ہٹی کو باہر ادھار مندو
سمک کوٹھا نا تے سِمی زمیں بھیڑی،فصل ہوئے نہ محنت کو ساڑ مندو
ٹُرنو رات اندھیری کو بہت مشکل،کھڈاں بچ لگے پٹکار مندو
قرض اک پیسو مرض کاے ہوے،ہر ویلا کو رہنو بیمار مندو
دھی رحمت ہے رب کی سچ کہیں تم،خود غرض اپیر رشتے دار مندو
لارو موچی کو تے جھوٹھ کاسبی کو،آکڑ خان ہووے کسب دار مندو
چھوٹا منہ بچوں گل بڑی بھیڑی،کرنو نیچ کے نال پیار ،مندو
بڈھی خور حاکم،چوکیدار چاتر،کمزور ہوے نمبردار مندو
بُڈھا جناں کی عورت جوان بھیڑی،لسو داند تے جب کو سہاڑ مندو
اڑو ڈوگی ماں تے گڑو فصل اُپر،نالے زمین کو ہے لتاڑ مندو
گھراٹی چور تے چوہا کو مور بھیڑو،گھاٹو دانا کو ہوئیا آخر کار مندو
اللہ پاک نے بچ قران کہیو،لینو دھی کو مال حرام مندو
دینی دھی تے لینو مُل اس کو،برو فعل تے نالے بدنام مندو
بے نماز تے رکھے نہ کدے روزہ،بے دین تے وہ نادان مندو
دولت ہوئے دئے زکوۃ ناہیں،کرے حج نہ وہ مسلمان مندو
خفا ہوئے نہ کوئے میری گل اُپر،بندہ بدلتا کو ہوے طور مندو
دُنیا سب چنگی،سارو لوک چنگو،محمد علی جیہو نہ کوئے ہور مندو

نظم: غریبی

خدایا نہ دے توں غریبی کسے نا　　غریبی نہ دے بدنصیبی کسے نا
غریبی ہے دنیا ماں ذلت خواری　　دردر کا دھکا مصیبت ہے بھاری
غریبی کی زندگی توں بہتر ہے مرنو
غریباں کو جینو وی ہے کوئے جینو

محنت مشقت کریں رات دن یہ　　دیکھیں نہ گرمی نہ سردی تھکن یہ
بھریں دم امیری کا ظالم یہ جھڑا　　کمائی غریباں کی کھا گیا لٹیرا
غریباں نا رہ گیو پینو ہی پینو
غریباں کو جینو وی ہے کوئے جینو

گورا گیا ہن کالا ہیں آیا　　غریبی ہٹاؤ کا پرچم چڑھایا
زبانی زبانی غریبی ہٹاؤ　　اندروں غریباں کا کالجا وی کھاؤ
کیسو یوہ آیو ہے یارو زمانو
غریباں کو جینو وی ہے کوئے جینو

غریبی ماں ہم تم غرقاب سارا　　ظالم کا چُنگل ماں بیتاب سارا
ظالم تے مظلوم کی جنگ ہوئیگی　　دیکھے گی دنیا تے دنگ ہوئے گی
میسر نہ کپڑو نہ کھانو نہ پینو
غریباں کو جینو وی ہے کوئے جینو

رانافضل حسین

نظم ا: گجرانی

رانگلیئے دُدھ رِڑک مدھانی مکھن سجرو منگے ہانی
جاتک سُنے جھلُنگے لوری مغری چاٹی دھوئے گوری
نیلی پیڑ سواری آنی حسن چٹو مکھنا کو پیڑو
بھر کے نظر تکے گو کہڑو
سچو روپ تیرو گُجرانی رب نے آپے شکل بنائی
سیرت تیرے ہتھ پکڑائی رکھیئے رے بے داغ جوانی

نظم: لہولہوعید

بول پیاریا عید کا چنا اوہ دُکھیاریا عید کا چنا
تیں رِکت میرو میت چھپایو موتاں ماریا عید کا چنا
لہولہوعید خوشی تیں کر کے درد ابھاریا عید کا چنا

نظم: پیرپنجال کوچن

یوہ چن عید شوال کو چن رے مُڑ آوے ہر سال کو چن رے
آ کے میرا مان تروڑے درداں کا مانجال کو چن رے
انگلی کی اک سینی توڑے نیل گگن کا تھال کو چن رے
سب کو چن اک گگناں کو چن میرو پیر پنجال کو چن رے
فضلؔ نہ بنیو رب ہتھوں کوئے میرا چن کے نال کو چن رے

طنزمزاح: نذیراحمدنذؔیر

بچو جد پرائمری پاس ہویو فوراً تُرت سکول چھڑا دِتو
پنڈ ماں بڑوکوئے چوہدری ہوئے جھڑو، ماںجھی اس کے سنگ لا دتو
اگے پچھے جا تکیو ساک ناطو، چھوٹی عمر ماں پُوت بیاہ دتو
کٹی عمر ساری گھر دامادگی ماں، ہتھیں چوہدری نا لِکھ کے چا دتو
ہتھیں لکھ جد باپ نے آپ دتو اس نا فر سکول پڑھائے کہڑو
کہڑے طور زمانہ کو دور چلے، ہِتاں دس توں دھونگ جگائے کہڑو
ہِتاں اپنا گھر ماں چھوڑسوں نہیں بچیا کدے سکول ماں جائے گوتوں
اے بی سی کا حرفاں نا پڑھ کے تے بچیا اپنو آپ گمائے گوتوں
نمبر دار نا جناں کی لوڑ ڈاہڈی، بہتر اس کی مھیس چرائے گوتوں
بنجھلی مارے گوٹھنڈیاں مرگاں ماں، نالے لُوکریں رج کے چائے گوتوں
روزی رہیو کھاتو مھارو باپ دادو، ایویں کالجیں مغز کھپائے کہڑو
کہڑے طور زمانہ کو دور چلے، ہِتاں دس توں دھونگ جگائے کہڑو
بچیا عمر ساری کسے نے کدر رہنو میری چار وصیت بھلائیے نہ
دیکھیئے ہِتاں ماسٹر کتے ٹھگ لیں گا اک تے نیڑے سکول کے جائے
نہ
دوجے مقدم نا نہ ناراض کریئے، تیجے پینٹ پتلون پھسائیے نہ
چوتھی چیز کو ناں نہیں یاد مرنو اپیر گل ماں واہ لٹکائیے نہ
یوہ حال جس قوم کو ہوئے اس نا فر دس نذیر اٹھائے کہڑو
کہڑے طور زمانہ کو دور چلے، ہِتاں دس توں دھونگ جگائے کہڑو

نظم: سوداگر اقبال عظیم

یہ ٹُٹیا وا دِلاں کی آواز سُن کے یہ اتھروں یتیماں کا ہارا ماتھ پُن کے
اُمیداں تے آساں کی قبراں ناکھُن کے یہ سب حال دیکھے تے دِل میرو جھنکے

میرا دل کا زخماں کا وارث توں ہی دس
ہوں اتھروں نہ بیچوں تے کے لیکے بیچوں

خوشیں مہنگی مہنگی تے ارمان ستا بکیں گلیں گلیں یہ ایمان ستا
امیراں کی خوشیاں کا سامان ستا خریدو بکیں جسم بے جان ستا

میرا دل کا زخماں کا وارث توں ہی دس
ہوں اتھروں نہ بیچوں تے کے لیکے بیچوں

یہ لُکھاں کا دُشمن تے تھِنداں کا پیارا غریباں کا دِلاں ماتھ کھُبیا وا آرا
یہ بھگیاڑ ہیں میری نظراں ماتھ سارا دِسیں جِن نا مظلوم راہاں کا گارا

میرا دل کا زخماں کا وارث توں ہی دس
ہوں اتھروں نہ بیچوں تے کے لیکے بیچوں!

سوداگر ہوں احساس کی بستیاں کو ہوں گاہک بھی نہیں عزتاں سستیاں کو
تے نوکر بھی نہیں بے وفا ہستیاں کو ہاہی گل ہے مُلزم بھی ہوں مستیاں کو

میرا دل کا زخماں کا وارث توں ہی دس
ہوں اتھروں نہ بیچوں تے کے لیکے بیچوں!

نظم: ہمت فضل مشتاقؔ

کئی منزل مکان یہ سڑک یہ دکان یہ
ناز نخرا شان یہ شیخی تے گمان یہ
تھارا دم توں کے نہیں
تم ہیں تے یہ نہیں
قلی تم تے ہالی تم ماںجھی تم تے مالی تم
بہادر لا مثالی تم وطن کا رکھوالی تم
اک اک سو پر بھارو ہے
پر بھُکھو ٹبر تھارو ہے
مہیس منگی تے چا دِتی لوئی منگی تے لاہ دتی
دولت سب لُٹا دتی خوب نیاز پکا دِتی
میں کڈھایا بھوت پچھاواں
فِر وی پیر کہ کدوں آواں
تُرک کا افغان کا ہند کا پاکستان کا
لندن تے ایران کا زمیں تے اسمان کا
ظلم تم سہتا رہیا
فَر وی چُپ رہتا رہیا
زندگی تھاری روتاں لنگھی پیریں پُول تے گل مانھ انگی
کدے نہ نکلی تھاری تنگی سُستی ایڈ نہیں ہوتی چنگی
ہمت کر کے مارو ہلو
تاں ہووے گو کم سبلو
رہیا اج تک تم دبایا سب نے اپنا پھال چنڈایا
جاگو تھارا ویلا آیا اگلا ویلا گیا گوایا
ہمت نال شباب لیاواں
اُٹھو انقلاب لیاواں

نظم: راجو کا ٹھہلا　فضل مشتاقؔ

راجو پکڑ سکول چلایو　قاعدو مکو دُوجی لایو
گھر مانھ تھوڑو جیہو کم آیو　راجو موڑ مہیساں پر لایو
سکولوں باپ ہٹاتو نہ
راجو ٹھہلا کھاتو نہ

باپ نا چسکو دُدھ کو آوے　پھرڑی ییچے لائری لیاوے
کمی لگی تے قرضو چاوے　نہ مکے تے زمیں بکاوے
اینویں چسکا لاتو نہ
راجو ٹھہلا کھاتو نہ

گھر کو دولت مال مکایو　نکا جیا کو بیاہ کرایو
جس دم شیرو ہوش مانھ آیو　واہ چھوڑی تے ہور لیایو
بیاہ پر مال اڈاتو نہ
راجو ٹھہلا کھاتو نہ

باپ راجو کو بڑو پکھنڈی　بولیو کوئے تے چالئ ڈنڈی
نتھی عدالتاں وچ ترنڈی　پئی تماشا دیکھے منڈی
وکیلاں کول لٹاتو نہ
راجو ٹھہلا کھاتو نہ

گھر نہیں آٹو گھاتے اوکھر　اڈ پڑ گیا راجو کا چوکھر
اج اسکو کل اُسکو نوکر　کھانی پئی در در کی ٹھوکر
ہتھوں وقت کھڑاتو نہ
راجو ٹھہلا کھاتو نہ

نظم: چھنڈی نسیم پُونچھی

سرمایا داراں کا توڑو یا اپنا دند تڑوا چھوڑو
اک لاش ہے تھارا مونڈھاں پر چُپ ہو کے چھنڈی لا چھوڑو

افسوس یاہ تھاری شرم حیا
وے یہ چُوسیں تھارو خون پیا
یہ پُوت ہیں ٹاٹا، برلا کا

سرمایا داراں کا توڑو یا اپنا دند تڑوا چھوڑو
اک لاش ہے تھارا مونڈھاں پر چُپ ہو کے چھنڈی لا چھوڑو

صدیاں تیں تم غلام کیوں
تم ہر تھاہی بدنام کیوں
جِت پونچیں اُتے شام کیوں

سرمایا داراں کا توڑو یا اپنا دند تڑوا چھوڑو
اک لاش ہے تھارا مونڈھاں پر چُپ ہو کے چھنڈی لا چھوڑو

تم محنت کر کے ہیں بھُکھا
ہر پاسے تم نا ہیں دھِکا
وے یہ دیکھو ظالم آ ڈھُکا

سرمایا داراں کا توڑو یا اپنا دند تڑوا چھوڑو
اک لاش ہے تھارا مونڈھاں پر چُپ ہو کے چھنڈی لا چھوڑو

اس کندھ نا رل کے ڈھاؤ تے
اک ہو کے سوہٹا کھاؤ تے
قُربانی جان چڑھاؤ تے

سرمایا داراں کا توڑو یا اپنا دند تڑوا چھوڑو
اک لاش ہے تھارا مونڈھاں پر چُپ ہو کے چھنڈی لا چھوڑو

نظم: دوبیاہ — بابُو نُور محمد نُورؔ

جاں میں اپنی سُرت سمہالی جوبن حُسن جوانی پالی
باپ نے دِتو گھر بسا کوئے نہ کریو دو بیاہ
سوہنی صورت سیرت آلی متھا اُپر چمکے لالی
دِتی مِنا بوہٹی لیا کوئے نہ کریو دو بیاہ
دماغ میرا مانھ آیو فتور ہور رکھی اک دیسی حُور
رہیو ہوش حواس بھُلا کوئے نہ کریو دو بیاہ
چُلہا بنیا گھر مانھ دو بل پئی دوپاسے لو
رہیو نہ کُجھ شرم حیا کوئے نہ کریو دو بیاہ
دو پاساں کو ہوں مہمان دیکھو میری کتنی شان
منجی راہ مانھ دتی ڈاہ کوئے نہ کریو دو بیاہ
اک کولوں میں منگیو پانی دوجی اندر گئی نمانی
دتو اس نے زہر گھُلا کوئے نہ کریو دو بیاہ
اک ڈیرا کا بچا چار دو پڑھیں دو رہیں بیمار
تھک گیو ہوں دوا لیا کوئے نہ کریو دو بیاہ
چار دُوجی کا ہویا اٹھ سون نہیں دیتا رات چوپٹ
تھپکی دے دے دیوں سلا کوئے نہ کریو دو بیاہ
ہوتا دو سکول چلاتو ایم اے پی ایچ ڈی کراتو
اٹھاں نا کد سکوں پڑھا کوئے نہ کریو دو بیاہ

نظم: لعل حسین گوہرؔ

حُسن جوانی سدو نہیں رہتی، دولت چار دناں کی
کئیں تونگر خالی ڈِٹھا، دولت گئی جھاں کی

مطلب باجھ نہیں بھائی بنتا، لالچ باجھ نہیں یاری
نفسو نفسی کرتاں کرتاں دُنیا ٹُر گئی ساری

مار کرے پئی کُونی آپے، مُڑ مڑ ٹکر لاوے
ہوے بدناں سِنگل کو ڈاڈھو، بھاویں سر نہ چاوے

رب رحیم کریم ہمیشاں آپے فضل کماوے
تیر کمانوں سخن زبانوں نِکلیاں ہتھ نہ آوے

آنو جانو اس دنیا پر یاہ ہے رِیت پرانی
کرلے ہوش سنبھل کے بندیا اپنی بار ٹپانی

کرنی بچ کتبری مندی، سر کے بھار بگاوے
جس نا رب گرامی پکڑے، اس نا کون بچاوے

گوہرؔ نال خوشی کے رہیئے، فر نہیں مُڑ کے آنو
ہستاں گاتاں صاف دلی نال، مِل جُل وقت نبھانو

نظم: برہیا عبدالقیوم رازؔ

سوہنا مست اواز ہیں پنکھیاں کا ککو، بلبل تے گھگی مور برہیا
گلے برف مانی نیلو صاف پانی ٹرتی ندیاں کا پوئیں شور برہیا
تتہ کُٹی کی مرگ تے ناگ ویری آن جان رہے پونچھ راجور برہیا
لدھا دھار تے پیر کی ماہل اچی کوثر ناگ آباد تین کور برہیا
ماہیو ہیر تے گیت شپاہی گا تا مانجھی مہیس چاریں گلیں ٹور برہیا
چٹی ندی ڈکسم تتن راہ نیرو دبجی ڈھوک بسے سیم کور برہیا
ماریا خزاں کا چور مجبور کیا جوگی بن پھریں ہوا خور برہیا
نیلیں مرگ نیزہ تلا ماہل دسیں چمکے دیس سوہنوا سے طور برہیا
لا دیس نا رنگ سبزے زاریاں کو پھریں پھلاں نا سونگھتا بھور برہیا
گلمرگ اوسی سونہ مرگ چھاڑی شالہ مار رہے سیر کو دور برہیا
خزاں دیس نا راز اجاڑ کردے عاقل سوچتا رہیں کرتا غور برہیا

نظم: برکت علی باگڑی
سانجھی دھرتی

یاہ سانجھی دھرتی مہاری ہے یاہ دھرتی جان تیں پیاری ہے
یاہ دھرتی تے ماں ہے سب کی ماں تے ٹھنڈی چھاں ہے سب کی
جیتاں نا یاہ ذوق کھلاوے مویاں نا وی گود سُلاوے
یاہ سانجھی دھرتی مہاری ہے یاہ دھرتی جان تیں پیاری ہے

دُنیا

ات سدا نہیں کسے نے بیس رہنو آخر جانو ہے اس جہان وچوں
دردِ دل تے خدمتِ خلق کرلے مٹھو بولئے سدا زبان بچوں
اوڑک ہونو ہے مٹی کو ڈھیر سب نے روح اُڈ جانو جند جان بچوں
برکت علی نہ کریئے گمان اتنو خالی جانو تیں جگ جہان وچوں

آخرت

سچ جھوٹھ نتاریو جائے گو اُت واہ عدالت تے سچی سرکار کی ہے
کوئے وکیل تے نہ اپیل چلنی واہ کچہری پاک غفار کی ہے
لکھیو اسکو کوئے نہیں مٹا سکتو اُچی شان سچا پروردگار کی ہے
برکت علی نہیں کُجھ وی سنگ جانو جھوٹھی دولت یاہ جگ سنسار کی ہے

طرب احمد صدیقی

''امید''

اک سوہنی موہنی صورت
بسے میرے نال
جیوں پھُل کپاہ کو کھڑ کھڑ
ہسے میرے نال

میرا جُسا کے بچ نچے
نشہ کی اک لہر
میرے لئی واہ ٹھنڈی چھاں ہے
اندر ش،کھر دوپہر

دل بچ ادھ کھِلیاں کلیاں کی
نُمھی جئی خوشبو
میرے چار چوفیرے نھیرا
نھیراں بچ اک لو

نظم: معاہدوامرتسر شاہ محمد شاہبازؔ

بِک گئیں ماہلیں، چوٹیں ڈناں بیچ دتو سنسار
اونے پونے اینویں کینویں، مُلیں بکی بہار

پھُلاں آلو وطن پیارو نہیں تھی بست بزاری
آدمیاں کا سودا ہویا، ہوگیو بنج بزار

ظُلماں کا طوفان مچایا، پھندا پھاہی لایا
لوٹیں کوٹیں دھاڑا مچیا ہو گئی عام بگار

ہتھیں کڑیں تے پیریں بیڑیں ظلم تسیا بھارا
قید اذیت جورا جوری نِرا اندھیر غبار

مسلمان شکنجے کسیا ترٹی چوڑ غلامی
اوکھت مُچ ازمائش توڑیں نہ کوئے انت شمار

جنت جیسی دھرتی اُپر راج ظُلم کا ہویا
ہڑھ بگیا تے بُٹھی مھارا لہو کی بوند پھوار

دیش اکھنڈ پاکھنڈ رچایو عام ہویو قتلام
گئی بہار چنار وی سڑیا ہوگیا لال انگار

نظم "گُجرانی"

سکندر حیات طارق

چہرو چن تے چانݨی ہاسا دند چمکتا تارا
تن مکھن من دُدھلو دُدھلو چال لشکتا آرا

اُچی سُچی سوہنی گندل سوہنی مست جوانی
گِرڑ یو ہتھ مانھ دریا دندے متھرا کی گُجرانی

گلیاں اُپر لالی نچے نین شراب کٹورا
جھانجر کا چھنکار کے اندر ساز ہیں دوہرا چوہرا

گرمی سردی مناں بھاویں یاہ ٹھنگراں کی رانی
ڈھوکیں بہکیں مال پئی چارے یاہ مٹیار گُجرانی

دل دلیر شیرنی ہاروں پھرے یاہ ماہلی ماہلی
بول رسیلا کوئل ہاروں مٹک چکوراں آلی

ابرار احمد ظفر

ماں

دُکھ میرا ماں جھلے تھی توں　　سینو اپنو سلے تھی توں
جد وی ہونی سر پر آئی　　اگو میرو ملے تھی توں
قدر تیری اج آوے ماں
میرا درد بنڈاوے ماں
رؤوں کدے کدے ہسوں　　جِنوں چھڑکوں اُتنو پھسوں
دُکھ درداں نے گھیرو دِتو　　توں ہی دس ہاں کیاں نسوں
دُنیا انت ستاوے ماں
منا سینے لاوے ماں
جے امڑی اج کولے ہوتی　　میرا دُکھڑا سن سن روتی
دور میرے تیں امڑی میری　　روئے ڈوہلے اتھروں موتی
میرا درد بنڈاوے ماں
منا سینے لاوے ماں
یاد تیری مُج آوے مِنا　　رؤوں سہکوں ترسوں تِنا
دُکھ درداں نے گھٹی لائی　　غم دُنیا کا جھلوں کِناں
دُکھڑا کون بنڈاوے ماں
منا سینے لاوے ماں

نظم: ہوں نہیں ہوسوں......! ابرار احمد ظفؔر

گیت میرا نت گائیں گا تم
ہوں نہیں ہوسوں ہوں نہیں ہوسوں
آپ دھیانی سوچاں مانھ جد
میری صورت ابھرے گی
اپنے کول بلائیں گا تم ہوں نہیں ہوسوں
جد وی کوئے بھُل بھلاوے
میرو ناں بلاوے گو
چھم چھم نیر برہائیں گا تم ہوں نہیں ہوسوں
اج کے قدر بیدرداں نا
اوڑک وہ دن آنو ہے
کوکیں گا کرلائیں گا تم ہوں نہیں ہوسوں
اوڑک اک دن حسن خزانو
اپنے ہتھیں بنڈنو ہے
کوڈی مُل چکائیں گا تم ہوں نہیں ہوسوں
فر جد کوئے سُوت کی اٹی
حسن کو مُل چکاوے گو
ڈاہڈا پچھوتائیں گا تم ہوں نہیں ہوسوں
جھولی بھر کے سجرا سجرا
سجر سویل پھُلاں کا گجرا
قبر ظفؔر پر آئیں گا تم ہوں نہیں ہوسوں

نظم: ''روزگار'' تاج دین تاجؔ

چل جوانا وار اک دسوں کر سکے تاں کار اک دسوں
تکڑو جو روزگار اک دسوں پیساں گو گٹکار اک دسوں
میری گل نا کنے دھریئے
نہیں دھرتو تے فاقے مریئے

اینویں کھویں شونکن لگ جا پھر گُجھ پڑھ کے پھُوکن لگ جا
اللہ ہُو جی کوکن لگ جا ڈنڈاں اگے ہوکن لگ جا
اس مشکل مانھ تھوڑو جریئے
نہیں جرتو تے فاقے مریئے

چٹا کاغذ رنگن لگ جا ڈھوپ تے دھا گوڈنگن لگ جا
کھانگڑ لائیری منگن لگ جا تکڑا گُگڑ بنگن لگ جا
جو دسوں وہ سارو کریئے
نہیں کرتو تے فاقے مریئے

یوہ روزگار منظور نہیں کرتو ہوں تنا مجبور نہیں کرتو
تنا نظروں دور نہیں کرتو ایڈ بڑو قصور نہیں کرتو
میری جاچ نا سینے دھریئے
نہیں دھرتو تے فاقے مریئے

تنا یاہ گل بھاتی نہیں تاں نوکری تنا تھاتی نہیں تاں
مہری لگھو کھاتی نہیں تاں اس راہ غربت جاتی نہیں تاں
بس توں تھوڑی ہمت کریئے
نہیں کرتو تے فاقے مریئے

نظم: ''کانگڑی'' تاج دین تاجؔ

بڑی اُچی سوچ نے بنائی کانگڑی
دل نے دل نال لائی کانگڑی سوہنی سوہنی لگے مِنا تائی کانگڑی
سوہنی کی قدراں نا کدے نہ بساریو
شرد کا جاتکاں کی دائی کانگڑی سوہنی سوہنی لگے مِنا تائی کانگڑی
ٹُور پر میں جد دِلی جانو تھو
چھوڑ مانھ بُڈھی نا بدھائی کانگڑی سوہنی سوہنی لگے مِنا تائی کانگڑی
میرے نال گھُل گئی گدرا کی ماں
مار کے میں سِر مانھ روائی کانگڑی سوہنی سوہنی لگے مِنا تائی کانگڑی
رکھ لئی تاجؔ نے چِناؤ مانھ نشان
کس نے اج تک ہرائی کانگڑی سوہنی سوہنی لگے مِنا تائی کانگڑی

نظم: کُرتو (پھِرن، پیرہن) تاج دین تاجؔ

ٹھنڈ مانھ جان بچاوے کُرتو رِکتوں جیئے یوہ تھاوے کُرتو
کِکھ نہیں کہتا اِس نا پُکسی چور کی پنڈ چھپاوے کُرتو
حیا کے باندے ہستو ہستو تمبو نہ طلباوے کُرتو
بُکلوں نکلے راز کی گُتھی جد کوئے اُفراں چاوے کُرتو
گلّ مانھ چمکے لا کے طِلو تاجؔ نا ساڑا لاوے کُرتو

حمد تے نعت

گجر طبعی طور پر سادہ، امن پسند تے خدا پرست لوک ہوئیں، شاید یا ہی وجہ ہے کہ گوجری ادب کا نموناں جتنا مرضی پرانا وھیں۔ اُن ماں خدا پرستی تے تصوف کو رنگ نمایاں ہے۔ بلکہ قدیم گوجری ادب ماں تے عشق حقیقی تقریباً سارا لکھاڑیاں کو پسندیدہ موضوع رہیو، تے یاہ روایت جدید گوجری ادب ماں وی بیہویں صدی کا ادھ توڑی واضح دِسے۔ بے شک شاعری کی صنف بدلتی رہی وھیں کاروبار کا اعتبار ناں وی گجر زیادہ تر جنگلاں پہاڑاں تے قدرتی نظاراں کے قریب رہنٕ کی وجہ تیں شہراں تے مغربی تہذیب کی ذہنی آلودگی تیں دور رہیا ہیں۔ شاید اس وجہ تیں مادّیت اَجاں توڑی گجراں پر یا گوجری ادب پر غالب نہیں آسکی۔ اک ہور وجہ یاہ وِی ہو سکے جے گجر ادیباں کو تقریباً سارا کو سارو قافلو مسلماناں کو رہیو ہے۔ بھانویں واہ دسویں صدی کی گل وھے یا بیہویں صدی کی اکثر شاعر صوفی شاعر ہویا ہیں۔ قدیم گوجری ادب ماں مثنوی کی صورت ماں تصوف کا مسائل بیان ہویا ہیں ات تک کہ گوجری لوک ادب ماں وی خوشی غمی کا مختلف موقعاں پر گایا جانٕ آلا گیت موضوع تے خلوص کا اعتبار ناں نعتیہ شمار کیا جاسکیں۔ بیہویں صدی کا شروع کے ناں جدید گوجری ادب ماں جہڑی تازہ روح پھوکنٕ ہوئی ہے اُس ماں بلاشبہ حضرت باباجی صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو اثر سب توں زیادہ ہے۔ اس مواحد تے پابند شریعت صوفی شاعر کی شخصیت تے تعلیمات تے مستفید ہونٕ آلا اکثر گوجری ادیباں کی شاعری کو موضوع عشق حقیقی تے تصوف ہی رہیو ہے بھانویں کجھ شاعراں نے اپنا جذبات کو اظہار مجازا پردہ ناں کیوؤ ہے۔

بیہویں صدی کا پہلا نصف ماں ان جذبات کا اظہار واسطے سی حرفی تقریباً سارا شاعراں کی پسندیدہ صنف رہی ہے۔ جد کہ نظم کی صورت ماں حمد تے نعت لکھنٕ کو رواج سجرا گوجری ادب ماں یعنی ۱۹۵۰ء تیں بعد ہی کی گل ہے۔ گجر بھانویں اَج توڑی اکثر کم پڑھیا

لکھیا ہیں۔ پر خداتے رسول ﷺ کا ناں پر ہر وقت اپنٹو سب کجھ قربان کرنٹ نا تیار رہیں۔ ادب کیونکہ زندگی تے سماج کو ترجمان وھے۔ لہٰذا قدرتی طور پر ان جذبات کو چھاملو گوجری ادب ماں قدرتی طور پر نظر آوے۔ عشق کی شدت کسے وی پیمانہ نالٹ نہیں منٹی جاسکتی تے خاص کر عشق خداتے عشق رسول ﷺ کا سلسلہ ماں اللہ آپ ہی جانٹی جانٹ ہے۔ ہو سکے کِسے نے دِکھاوا واسطے زیادہ نعت لکھی وھیں تے کِسے کی زندگی بھر کی خلوص نالٹ لکھی وی اک ہی نعت اللہ کے نزدیک مچ ہی پیاری وھے۔ بہر حال جدید گوجری کا تقریباً سارا شاعراں نے نعت لکھنٹ کی کوشش کی ہیں۔

جِت تک ہوں سمجھ سکیو ہاں کجھ اک نعتاں نا چھوڑ کے باقی ساراں کو زور اک ہی گل پر رہیو ہے ''ربّا لے چل مکہ مدینہ ماں'' تے جتناوی ذاتی تے صفاتی پہلو ہیں، حضور پاک ﷺ کی زندگی مبارک کا اُنھاں پر ضرورت توں گھٹ لکھنٹ ہویو ہے۔ تعداد کا لحاظ نالٹ غالباً حسن دین حسنؔ تے رانا افضل ہوراں نے سب توں زیادہ نعتیہ شعر لکھیا ہیں تے نعتاں کو پہلو مجموعو وی ''گوجری نعت'' کا ناں نال انھاں نے ہی چھاپیو تھو۔ فر اس تیں بعد شائع ہون آلی تمام کتاباں ماں حمد تے نعت شامل ہی رہی ہیں۔ پیش ہیں کجھ اک گوجری نعتاں کا چنٹیا واشعر جنھاں توں گوجری ادب ماں نعت کا رجحان تے معیار کو اندازو کوئے وِی سخن ورلا سکے۔

حمد

سارا عالم کو بادشاہ توں ہے ۔۔۔ حمد لائق بس اے خدا توں ہے
ہم تیری صفت کے بیان کراں ۔۔۔ ساری صفتاں کی انتہا توں ہے
ہر مصیبت مانھ توں ہی یاد آوے ۔۔۔ ہر کسے درد کی دوا توں ہے
کول اتنو کہ دل مانھ ہے موجود ۔۔۔ دور اتنو کہ لاپتا توں ہے
زندگانی ہے اک سفر یارب ۔۔۔ توں ہی منزل ہے راہنما توں ہے

انور حسین

حمد: ڈاکٹر رفیق انجمؔ

تارا چن اشمان بنایا اللہ نے دیکھو کے کے شان بنایا اللہ نے
دریا نہر سمندر، قدرت اسے گی پربت تے میدان بنایا اللہ نے
کاگ، کبوتر، کوئل گاویں اسکا گیت ناشکرا، انسان بنایا اللہ نے
مسجد ندر قبلہ کعبہ اسے گا! ہندو مسلمان بنایا اللہ نے
صوفی، سادھو شاعر تے دیوانہ لوک رنگو رنگ انسان بنایا اللہ نے
کے کے دسوں یار کریمی اللہ کی درویشوں سلطان بنایا اللہ نے
نوری، ناری، خاکی انجمؔ، سب حلیا اللہ تیں قربان بنایا اللہ نے

لے جاتا کدے مناں حالات مدینہ ماں
ہوں وی تے گذار آتو ایک رات مدینہ ماں
روضہ کی جالی نا اکھاں سنگ لا آتو
اپنی وِی بدل جاتی اوقات مدینہ ماں

فاروق انوآر

سرکارِ مدینہ میرے پر اک نظر عنایت کر چھوڑو!
دیدار کراؤ روضہ کا نالے ملہم دِل پر دھر چھوڑو
بدکار ہاں بھانویں ہوں آقا پر تھارا در کو سوالی ہاں
تم اپنی رحمت کے صدقے جاوید کی جھوٹی بھر چھوڑو

جاوید راہی

چنام نعت

اسرائیل آثرؔ

نعت ا:

رحمت جھلے رحمت ڈُلھے رحمت کی بڑیائیں
رحمت تیں کونیں مانھ رحمت واہ رحمت کا سائیں

عرش منور فرش منور تیرو نور دلاں ما
جے بخشے تاں لال بھی بخشے نیلی سرب سِلاں نا

رازاں کی واہ رات سُلکھنی شب معراج کہاوے
دھن محبوب الٰہی جس نا مالک آپ بُلاوے

آپ ہرنی کی پھاہی پھس کے دُدھ پیالن آلا
انگلیاں تیں پانی کڈھ کے فوج رجاون آلا

پاپ میرا بے انت ہویا ہیں، رحم کا انت نا سوروں
جے کُجھ ڈِٹھو دینہ نے اتنی نذر درود ہوں ٹوروں

نعت۲:

الٰہی مدینہ کی گلیاں نا دیکھوں ہوں رحمت دوعالم کی بلیاں نا دیکھو
فرشتہ بھی جس بارگاہ کا سوالی گئی کائے جھولی نہیں اس در تیں خالی
مراداں شہنشاں کی کھلیاں نا دیکھوں الٰہی مدینہ کی گلیاں نا دیکھوں
کدے عرش اعظم کا کنگراں مانھ پھیرو اُحد مانھ بدر مانھ بھی ماہی کو ڈیرو
ہوں اُن سوہنی ڈھیریں تے گلیاں نا دیکھوں الٰہی مدینہ کی گلیاں نا دیکھوں
تیرا در تیں بد لے گیا پارسائی فقیراں نا تھائی جِتوں بادشاہی
ہوں اس نور کی رنگ رلیاں نا دیکھوں الٰہی مدینہ کی گلیاں نا دیکھوں
جِت اُمت کا والی نے بکریں بھی چاریں تے پڑیاں مانھ کُجھ رات رورو گذاریں
ہوں اس پاک مٹی کی تھلیاں نا دیکھوں الٰہی مدینہ کی گلیاں نا دیکھوں
خطا لے کے آیو گدا تیرا در پر نظر ایک رحمت کی مولا آثر پر
جے فضلاں کا پھلاں تے پھلیاں نا دیکھوں الٰہی مدینہ کی گلیاں نا دیکھوں

نعت۳:

وہ دنیا کو رہبر پیارو محمدﷺ
وہ نبیاں کو سرور مھارو محمدﷺ

ہوں تن من کی دولت نا اس تیں گھماؤں
جے دِسے وہ ساوو منارو محمدﷺ

داں غیراں نا کہیو جے ہے کجھ تے دسیں
خدا کو ہے معشوق مھارو محمدﷺ

میری بھی اک آخری آرزو ہے
نصیب ہووے دوگز دوارو محمدﷺ

سلام و صلوٰۃ او صبا دیکے کہئیے
آثرؔ ہے غلام ایک تھارو محمدﷺ

سرورؔی کسانہ

نعت ا:

نبیاں کا سردار نبی — میں دُکھیو لاچار نبی
میں گردابیں ڈُبن لگو — لاوٗ بیڑو پار نبی
تھارو گولو رُلیو رُلیو — بُھو توی کنار نبی
منجھ کا چیتیا رکھنا تم — یا سوہنا دلدار نبی
میں دکھیو وو دکھڑا بھوگوں — غم بنڈو غم خوار نبی
اُتے آ کے عرض کروں — جے اپڑوں اک بار نبی
سرورؔی کا تم داتا او — سد کرو دربار نبی

نعت۲

تم صاحب لولاک محمدﷺ — تم سچا تم پاک محمدﷺ
پاپی کِکن جیوں ناں — لگے ڈاہڈی جھاک محمدﷺ
تم رحمت کا بنڈن ہارا — میں رحمت کو گاہک محمدﷺ
اوکھ سے فریادو ہویو — میں بندو غمناک محمدﷺ
چیتا اوکھ مدال نہ چھوڑے — اوکھ نا چھوڑو ٹھاک محمدﷺ
تھارو ناں سر میرے چھاں — تاں ایڈو بیباک محمدﷺ
سروری لبھی فتح علی نا — تھارا در کی خاک محمدﷺ

قاضی جلال الدین

نعتیہ کلام:

ربا کد مدینے جاؤں گو
جالی پاک سینہ سنگ لاؤں گو
فر رو رو حال سناؤں گو
فر یاد سنو گنہگار کی

منا تیرو اک وسیلو ہے
کول عمل نہ ذرو تیلو ہے
دہشت حشر کولوں رنگ پیلو ہے
صرف آس رکھوں دربار کی

منا عربستان پیاری ہے
ہوئی جمع جِت خلقت ساری ہے
اُت نہ کوئے روگ بیماری ہے
سوہنی زمیں میرا دلدار کی

روضہ پاک نبی تیں جِند قربان
سب خلقت تیں اُچی شان
سب کائنات کو رب رحمان
شفاعت ہوئے میری بدکار کی

رانا فضل حسین راجوروی

نعت:

چڑھتل چناں چانن چانن، چانن لایا سارے
لاٹ سُچی لو روشن روشن، روشن عرش منارے

چناں عرش کی چوٹی چڑھ کے تم نے نُور کھِنڈایا
چن اسمانی ٹُٹ جُڑے ہوئے، انگلی نال اشارے

کُفر کی بند مُٹھی ماں گیٹیں، کلمو پڑھتی بولیں
لاج غریباں کی رکھ چھوڑی رب نے صدقے تھارے

تم سنگ پارس ہوں اک پتھر، گیٹی گیٹی بھریو
کرم کی نظر کرو بن سونو، لاٹ سُچی لشکارے

چڑھتل چڑھتل آس کا چناں، چانن چانن کرنا
کرم کرو تم بھرم رکھو فِر، فضل فقیر نہ ہارے

نعت: عبدالکریم پرواؔز

صلے علیٰ کو ورد کماؤں
پڑھ صلوٰۃ درود پہچاؤں
جان اپنی نا گھول گھماؤں مرحبا مرحبا اُچی شان آلیا
اللہ کو حبیب پیارو شب معراج کو ہوؤ چمکارو
عربی مدنی تاج دُلارو ملیو قُرب دوعالم کا کا سردارن
مرحبا مرحبا اُچی شان آلیا

نعت شریف: نذیر احمد نذؔیر

نبی کا روزہ کی جالی کو صدقو
سوہنی شان نرالی کو صدقو محمد ﷺ کی کملی کالی کو صدقو
ہوں وی فیض پاتو آ
رو رو حال سناتو آ جے پاک مدینے جاتو آ
میرا روشن کر دے سینہ نا
با مقصد کردے جینا نا ہوں جاؤں مکہ مدینہ نا
تے کل گناہ بخشاتو آ
رو رو درد سناتو آ جے پاک مدینے جاتو آ
میری سُن لے گریہ زاری نا
کر دور میری غم خواری نا اس جند دُکھاں کی ماری نا
سُنو یا محمد ﷺ عرضی نا
کرو پوری دل کی مرضی نا اس پاک دیدار کی عرضی نا

ڈاکٹر صابر آفاقیؔ

نعت:

دُنیا ماں ہی رونق نہیں کُجھ اُس کا نور ظہوروں
دوئے جگ لشکارا ماریں پاک نبی کا نوروں

دُور دوراڈے بسن آلا ہور بھی نیڑے دِسیں
تھارا روضہ اُپر پوہچے خلقت دوروں دورون

تھاری اگ ماں ہولیں ہولیں دُھکھے میرو سینو
تھارا غم نے کانی لائی بیٹھو پیو جھوروں

کوہ طوراں پر جاکے کانہہ نا اگ بیگانی منگئیے
دِل میرو کوہ طور ہووَ میں کے لینو کوہ طوروں

میرے اُپر کرم ہمیشاں کرتا رہیو صدقے
مِناں وی چھٹکارو لبھے درداں کا ناسوروں

میرا دل کی گل کہہ گیا' میاں محمدؒ صابرؔ
'سجھو نور اسے دے نوروں،اس دا نور حضوروں

نعت۲:

ذرہ ماں تھارا نور کو لشکار یا نبی ﷺ
تاراں ماں تھارا رُوپ کو چمکار یا نبی ﷺ

مُشکل ہر ایک کم کرو آسان یا رسول ﷺ
لنگھوں ہر ایک مرحلو دشوار یا نبی ﷺ

دن رات تھارا عشق کو غم مِل گیو مِناں
جاتو نہیں ایک ساہ میرو بیکار یا نبی ﷺ

تھارے حضور پیش کروں عاجزی کے نال
منی تھی میں منوت یہ اشعار یا نبی ﷺ

صابؔر ہے کس شمار ماں دیوانو جے ہوؤ
عاشق ہے تھاری ذات کو سنسار یا نبی ﷺ

شاہبازؔ راجوری

نعت ا:

اللہ اللہ مدینہ نظر آ گیو — اکھ نیویں ہوئیں ان کو در آ گیو
باب جبریل جاگے سلامی ہووے — اپنا آقا کا قدماں مانھ سر آ گیو
سبز گنبد نا چھوں کہ جالی دھوؤں — اتھرواں کو تقاضو بسر آ گیو
وے خدا کا خدائی کا محبوب ہیں — ذکر جتکو اے خیر بشر آ گیو
اپنی جھولی مانھ عیباں بجن کجھ نہ تھو — یوہ کرم ہوں بھی رحمت کے گھر آ گیو
اج شہبازؔ نستیں گھڑیں جے رُکیں — میرے متھے بھی ہے والفجر آ گیو

نعت۲:

دِیا ہیں دِل کے بہڑے عقیدت کا بالیا
اکھاں نے دھرت چُم کے،اتھروں یہ پالیا

آقا ہوں تاہنگ لے کے مدینے تھو پوہچیو
یاداں مانھ بیقرار ویہ منظر سمہالیا

مِناں تے بھاکھ نہیں تھی محبت کا شہر کی
تھاری نوازشاں نال متھا اُجالیا

اقبال عظیم

نعت پاک:

وہ سچو سچیار اسے کا وہ اُچو اُچیائیں اُس کیں
سچ کی مہار ہے ہتھ اُسے کے وہ سچو سچیائیں اُس کیں

شہر علم کا اک اُمی کے ہتھوں بسیا روشن روشن
وہ عالم وہ عاقل شاعر جس نے گوریں گائیں اُس کیں

ویہی رب کا سچا عاشق، ویہ اُسکی مخلوق کا خادم
ویہ دانا ہیں جھڑا برتیں حرف حرف دانائیں اُس کیں

نام محمد ﷺ لکھتو رہئے، پڑھتو رہئے، روتو رہئے
اُس تیں سب کُجھ گھول گھمایئے چُم لیئے دُرساہیں اُس کیں

درویشی سر صدقو اُسکو اُسکا سر کی خیر ولایت
کھیتی دل کی ساوی رکھیں جھڑیں اکھ تسائیں اُس کیں

نسیم پونچھی

نعت: اُچیری محمدﷺ کی شان اللہ اللہ

مدینے ہوں جاؤں نہیں سمیان کولے
ہے کھوٹی جے بس اک جند جان کولے
ہے آقا کو ڈاہڈو گمان اللہ اللہ — اُچیری محمدﷺ کی شان اللہ اللہ

غریبی ہے کوئے وی نہیں سنگ کرتو
کوئے میرے بہڑے قدم وی نہیں دھرتو
ہوں آیو درد گُل سنان اللہ اللہ — اُچیری محمدﷺ کی شان اللہ اللہ

سلاماں دروداں کے صدقے ہوں جاؤں
ہوں بے نور اکھاں نا مُڑ مُڑ گھُماؤں
وبہ آیا تھا رحمت برہان اللہ اللہ — اُچیری محمدﷺ کی شان اللہ اللہ

کلکھی اندھیرو ہر اک پاس ہے آقا
ترن کی نہیں لگتی کائے آس ہے آقا
ہوں اُمتی ہاں دئیو امان اللہ اللہ — اُچیری محمدﷺ کی شان اللہ اللہ

عبدالغنی عارفؔ

نعت ا:

مدینے بُلا لے مدینہ کا والی
تیرا در پر آیو ہوں اک سوالی
مدینے بُلا لے مدینہ کا والی
بخش دے خطا جے ہوں مُجْ نکارو
بخشش بنا نہیں کوئے بھی چارو
اس در تیں کوئے مُڑیو نہیں خالی
مدینے بُلا لے مدینہ کا والی
ڈک ڈک کے رکھے یاہ قسمت نکاری
دل تیں نہیں ہرگز یاد میں بساری
تاہنگ اُس بوہا کی رہ ہنت نرالی
مدینے بُلا لے مدینہ کا والی
اس در کا کوچا تے گلیاں کے صدقے
میناراں کی لاٹاں بلیاں کے صدقے
عرض گل سناتو پکڑ کے واہ جالی
مدینے بُلا لے مدینہ کا والی

نعت۲:

کے سوہنی محمدﷺ کی شان اللہ اللہ — بخش کے ہے دِتو قران اللہ اللہ
ہے سوہنی محمدﷺ کی شان اللہ اللہ

سلاماں درورداں کی بارش برہاؤں
مدینہ کا آقا تیں صدقے ہوں جاؤں
ہے قربان جند میری جان اللہ اللہ
ہے سوہنی محمدﷺ کی شان اللہ اللہ

مدینہ کی گلیاں کو ہوں بھی بھکاری
ہواؤ عرض تم نے کیوں نہیں گذاری
ویہہ ہو جاتا فِر مہربان اللہ اللہ
ہے سوہنی محمدﷺ کی شان اللہ اللہ

ہے تقدیر نوکر قضا تھاری آقا
خُدا خود بھی چاہے رضا تھاری آقا
ہے دُنیا کے اُپر احسان اللہ اللہ
ہے سوہنی محمدﷺ کی شان اللہ اللہ

یوہ عملاں کو گھاٹو مایوسی لیائے
میری آس پل پل بُوہو ہلائے — تے آقا نا دوڑے بُلان اللہ اللہ
ہے سوہنی محمدﷺ کی شان اللہ اللہ

یاہ جھولی ہے سکھنی تے کرماں ناڈیکے
قلب کی غلاظت نامت کوئے لے کے — اسے ہتھ ہے ساری کمان اللہ اللہ
ہے سوہنی محمدﷺ کی شان اللہ اللہ

بابُو نور محمد نورؔ

نعت ا:

میرا مدنی چن آقا
کئی واری عرض کری اکواری تے من آقا
سارو جگ سوالی ہے
دوہاں جہاناں مانھ تھاری شان نرالی ہے
کدے خواب مانھ آویں گا
مدتاں توں ترس رہیو کد کول بلاوین گا
یاہ دنیا فانی ہے
آقا تھاری تاہنگاں مانھ گئی گذر جوانی ہے
ہم پونچھ نواسی ہاں
ہم گناہگار آقا، بڑا عیبی تے عاصی ہاں

نعت۲:

میرے کول نیہہ پیسو آنو ہے
میں شہر مدینے جانو ہے

میں دید نبی کی کرنی ہے جند حاضر خدمت کرنی ہے
میرے نال کا سب تیار ہویا ویہہ چڑھ سمندروں پار ہویا
ویہہ قسمت آلا بندہ تھا اعمال انھاں کا چنگا تھا
میری کشتی گھُمن گھیری ماں ہوں پھس گیو کلکھ اندھیری ماں
ات چانن کہڑو لاوے گو منا روضو کون دساوے گو
میرو دِل کدے کو ڈولے ہے کوئے راز نہ میرو پھولے ہے
مِنا سوہنو عربی یاد آوے بند بند بچوں فریاد آوے
کد منا کول بلاویں گا میری کشتی دندے لاویں گا
کیا خاک مدینہ پاک کی ہے جِت بستی شاہ لولاک کی ہے
جِت دُنیا حج گذارے ہے جِت سُتا لیکھ سنوارے ہے

میرے کول نیہہ پیسو آنو ہے
میں شہر مدینے جانو ہے

شاہ محمد شاہبازؔ

نعت ا:

جا گیا بھاگ سُتا وا سارا اوکھت ساری بیتی
آقا نے فِر آن سمھالی، گُڑھتی انسانیتی

کُل جہاناں کی رحمت نے بنجریں بتر لایا
اپھل بُوٹا آساں کا پھِر سپھل ہوتا آیا

بے آساں کی آس محمدﷺ،ہمت بے ہمتاں کی
دُکھیا دل وی چوپڑ دِتا، ملھم لا درداں کی

صدقے جاؤں نعت سناؤں سُچا مان ہتھایا
صلی اللہ علیہ وسلم، مچ مھارا سرمایا

پڑھوں درود سلام ہمیشاں کھتو رہوں رورو کے
نذر عقیدت پیش کروں گو پھلاں ہار پرو کے

لاج رکھو شاہبازؔ اپنا کی، آقا جی لج پالو
ہر اوکھت وِچ بگرو بگرو بن مولا رکھوالو

نعت۲:

مھاری شہر پناہ تم آقا ہم اجکل مجبور
کاج بساریا تھارا دسیا خبرے تاں رنجُور

فِر ظُلماں کی آندھی جھُلی، اُمت پر دُکھ آیا
اوکھت آن دبوچن لگی، چِرڑ گیا ناسور

فِر سنسار ماں انسانیتی، ظلم سمندر پھاتھی
گھمن گھیر افتاداں اندر، فِر بیڑی کو پُور

تنگ مُسلم کوئے سنگ نہ ساتھی، دُنیا ویری ہوئی
آساں کا سب محل منارا، ہو گیا چکنا چُور

بگڑی گل بناؤ آقا، لاج رکھو فر مھاری
رب سبب کرے مُڑ چنگا، پکڑو آپ حضُور

پروفیسر یوسف حسنؔ

نعت:

رب کی ذات نے تھاری ذات نا اپنا چانن لایا
تم سارا سنسار کی خاطر رحمت بن کے آیا

مٹی ماں وی دھڑکن بولیں سوما نے اکھ کھولیں
تم نے دھرتی کا صدیاں تیں سُتا بھاگ جگایا

تم نے ہر اک بِتھ مٹائی دس کے یاہ سچیائی
اک رب کا ہیں بندا سارا اک آدم کا جایا۔

سڑتو بلتو تھل ہے دنیا تم رحمت کا ساگر
تھارا در ہی دیکھیں سارا چاہت کا تریہایا

تھاری گل نا ردن آلا،ردیا گیا جہانیں
جو تھارے لڑ لگیا اُن نے اُچا رتبہ پایا۔

منیر حسین چوہدری

نعت ا:

جگ جگ دُھم دھمائی کس نے
بگڑی بات بنائی کس نے
بگڑیاں تگڑیاں انساناں کی
قسمت آن جگائی کس نے
کس نے لاڈ کی اٹکل دسی
پیار کی رِیت سکھائی کس نے
کھِنڈوں کھیروں جوڑ لوکائی
سِدھے رستے لائی کس نے
کرم کریم کا ہایا سارے
رحمت رُت مشکائی کس نے
دُکھیا انساناں کی ڈگی
بِنا محمد ﷺ چائی کِس نے
جیئے نام منیرؔ اسے کو
اُس بِن آس پوہچائی کس نے

نعت۲:

تم نے آکے رُت بدلائی
دنیا کرماں نال بسائی
سماں پیار کا دیکے تم نے
رحمت کی پھُل کھیل بنائی
بھائی چارہ تم نے دس کے
ظُلماں تیں مخلوق بچائی
تھارو آن ممارکھ ہویو
لِساں کی بگڑی بن آئی
رحمت سب سنساراں کی تم
تھارے صدقے شان ہتھائی
سب کی لاج رکھن تم آیا
بے آساں کی آس بدھائی
دُکھیا تم نے سُکھیا کر کے
لوء اک سوہنا رب سنگ لائی
چاکر سدا منیرؔ وی تھارو
بخشو لاڈاں نال اُچیائی

نعت۳:

جپوں ناں محمدﷺ ہر دم
صلی اللہ علیہ وسلم

اُن کے بُو ہے یاہ درخاس سدیں گا مت اپنے پاس
پوری کر کے میری آس اُنکی سنگت مِناں راس
ویہہ مھارا تے اُنکا ہم
صلی اللہ علیہ وسلم

دل بسیو رہ سوہنو ناں کرماں کی سِر سوہنی چھاں
آس رکھی میں اُنکی تاں قسمیں ڈاہ پناہ کی تھاں
اِت اُت کو نہیں مناں غم
صلی اللہ علیہ وسلم

مِناں جِندوں جانوں پیارا ویہہ مناں ایمانوں پیارا
سوہنا سب جہانوں پیارا پیارا ہر ارمانوں پیارا
اُنکو میرا دل ماں ڈم
صلی اللہ علیہ وسلم

جیتاں رہنو یاد سہارے دل کی آس مراد سہارے
بس اُنکی امداد سہارے نعتاں کی فریاد سہارے
عرض منیرؔ کروں دم دم
صلی اللہ علیہ وسلم

نعت شریف:

قاسم بجران

جت پھُل کھِلی ہے بہاراں کی
جت رونق سب نظاراں کی
جت ہوئے بخشش ساراں کی جت رونق سب زیناں کی
واہ دھرتی پاک مدینہ کی

اُن گلیاں تیں قربان جاؤں
ہوئے قسمت اس جہان جاؤں
ہوئیں کھم تے کر اُڈان جاؤں جت رونق سب زیناں کی
واہ دھرتی پاک مدینہ کی

اُٹھو چلاں غم سب دور کراں
دل پتھر ہیں کوہ طور کراں
جند عشق نبی سنگ نُور کراں جت رونق سب زیناں کی
واہ دھرتی پاک مدینہ کی

اک وار تھارو دیدار ہوتو
میرو سُتو لیکھ بیدار ہوتو
میرا دل نا کجھ قرار ہوتو جت رونق سب زیناں کی
واہ دھرتی پاک مدینہ کی

انور حسین انورؔ

نعت:

بس اتنی عرض ہے عاجز کی دربارِ رسول عالی ماں
حسنین کو صدقو گھل دیئیو آقا میری جھولی خالی ماں

دیدار وی ہے تے پردووی اکھ رجیں تے رج کے ترسیں
کے جلوا ہیں سبحان اللہ، روضہ اطہر کی جالی ماں

ویہ بچیں پاک مدینہ کی سچ کہیں تھیں چن عرب کو ہے
جد چانن لگو تھو تھارو یثرب کی ماہلی ماہلی ماں

اے کاش کہ آقا ہوں ہوتو، اک بُوٹو تھاری گلِیاں کو
جڑ چُمتی رہتیں دھرتی نا، ہوا لگتی ڈالی ڈالی ماں

جنت کو انور کے کہنو، ہم نے تے جنت دیکھی نہیں
پر ہم نا واہ محسوس ہوئی سب طیبہ کی ہریالی ماں

رانا غلام سرورؔ

نعت:

سچا سُچا اعلیٰ اُچا کاج سکھاون آیا
سِدھا راہ سبلا سوکھا راس بناون آیا

بگڑی تگڑی آن بنائی درس توحید پڑھایا
کُفر شِرک گمراہیوں مھاری جان بچاون آیا

بھُلا کُتھا، کڈھ بھلیکھا سِدھے رستے لایا
رہبر پاک محمدﷺ عربی تھا بخشاون آیا

ماڑا ریڑا لِسا ماندا حضرت نے سرچایا
نیکو کار اِنسان کی اُچی شان بدھاون آیا

رکھی لاج رسُول اللہﷺ نے رحمت کا کرسایا
اُمت کے باغیچے پیارا بوٹا لاون آیا

محمد اشرف پردیسی

نعت:

واہ دھرتی پاک مدینہ کی

جِت رونق سب بازاراں کی
جت بھیڑ لگیں دِلداراں کی
فریاد ہووے مسکیناں کی واہ دھرتی پاک مدینہ کی

ہیں مالک سب جہاناں کا
ہیں وارث اُچیاں شاناں کا
جِت کلمو دھڑکن سینہ کی واہ دھرتی پاک مدینہ کی

کُل عالم جس نا یاد کرے
اُس در پر جا فریاد کرے
اُت خلقت سب زمیناں کی واہ دھرتی پاک مدینہ کی

ڈاکٹر رفیق انجم

نعت

دِلا چل مدینہ کا دیدار کریئے
دُعا ربِ کعبہ کے دربار کریئے
دِلا چل مدینہ کا دیدار کریئے

سجدِ نبوی تے کعبہ کے صدقے
پیارا نبی کا صحابہ کے صدقے
ہتھ بنھ غلامی کو اظہار کریئے
دِلا چل مدینہ کا دیدار کریئے

عرفات زم زم، قیام منیٰ وی
خدا کی نشانی ہیں مروۂ صفا وی
سعی دو پہاڑاں کے بشکار کریئے
دِلا چل مدینہ کا دیدار کریئے

دولت تے دُنیا اج ہے تے کل
نہیں
ساہ کو بساہ تے کوئے وی پل نہیں
کے زندگانی کو اعتبار کریئے
دِلا چل مدینہ کا دیدار کریئے

نعتیہ اشعار جان محمد حکیمؔ

۱

در اپنا تیں نہ درکارو یا رسولﷺ
ہم نا تھارو ہی سہارو یا رسولﷺ

ہم تے اِت مظلوم ہاں مجبور ہاں
تھارے بِن ہے کون مھارو یا رسولﷺ

ہم گنہگاراں کے پلے کُجھ نہیں
تم کرو بخشش کو چارو یا رسولﷺ

کشتی ڈانوا ڈول ہے گرداب ماں
مِل جائے ہم نا کنارو یا رسولﷺ

۲

تمنا تھی مدینہ ماں غلاماں کو غلام آتو
کدے آقا کی گلیاں نا ہوں کر کے ہی سلام آتو

میری گٹھڑی گناہاں کی وی لہہ جاتی میرا سر تیں
تیرا کوچہ کا ذراں کو بھی کر کے احترام آتو

گوجری گیت

گوجری لوک ادب کو اکثر حصو لوک گیتاں کو ہے۔ تعداد تے مٹھاس کا لحاظ نالؔ پنجابی توں بعد گوجری لوک گیتاں کو ہی نمبر آوے۔ جنھاں نے موجودہ تحریری ادب توں پہلاں سینہ با سینہ صدیاں توڑی دلاں پر حکمرانی کی ہے۔ شاید یا ہی وجہ ہے کہ موجودہ صدی ماں تحریری ادب کو شروعات ماں سی حرفی توں بعد گیت ہی شامل ہویا ہیں۔ تے شروع ماں لکھیا جانؔ آلا اکثر گوجری گیت، گوجری لوک گیتاں کی طرز پر ہیں۔ مثلاً ماہیا، قینچی، درشی وغیرہ۔ پھر آہستہ آہستہ گیت کاراں نے نویں نویں طرزاں پر وی لکھنو شروع کیو تے اَج گوجری گیتاں کو کافی خزانو موجود ہے۔ جہڑو صدا بند تے تحریری صورت ماں ریڈیو اسٹیشناں تے کلچرل اکیڈیمی کی کتاباں ماں موجود ہے۔ اس توں علاوہ اَج توڑی نجی طور پر وِی جتنی کتاب گوجری ماں چھاپی گئی ہیں اُن ماں تقریباً سب ماں گیت وی شامل ہیں۔

بیہویں صدی کا لکھاڑیاں ماں جنھاں نے گوجری گیت لکھیا ہیں۔ یا گیت لکھنؔ کو حق ادا کیو ہے اُن ماں اسرائیل اثرؔ، نسیم پونچھی، رانا افضل حسین، اقبال عظیم، مہجورؔ پونچھی، سروری کسانہ، فیض کسانہ، تے کشن سمیل پوری شامل ہیں۔ دوجی نسل کا لکھاڑیاں ماں مختار الدین تبسم، منیر حسین چوہدری، ابرار احمد ظر، چوہدری شاہ محمد شاہباز تے رانا غلام سرور نے خوبصورت گیت لکھیا ہیں۔ مثال کا طور پر کجھ اِک گوجری گیتاں کا مکھڑا شامل ہیں جن توں گوجری گیتاں کی خوبصورتی تے مٹھاس کو اندازو ہو سکے۔

گیت (ماہیو) سروری کسانہ

چنا لکڑی نا چیر آ کے
سجناں کی یاد آویں، لگیں سینہ مانھ تیر آ کے
اَج کرمناں دُکھیار میرو ماہی چلیو

اُٹھ چلیو میرو یار میرو ماہی چلیو "مہجور پونچھی"
اَج نہیں ہے قرار متاں دکھ گیا ہیں مار متاں
کیو گیو ہے بسار متاں پردیسیا مل جایئے
مہجورؔ راجوروی

خوشیاں نا چھوڑ کے تے سکھ نا بسار کے پیار تیرو جتیو میں زندگی نا ہار کے
کالجہ کا لعل میرا اتھروں نہ تولیئے کالیئے کو ئلے توں اڈ اڈ بولیئے
آثرؔ

ٹر چلیو تھو غم لا کے،
فرحال وِی نہیں پچھیو پر دیسیا تیں آ کے
کوٹھا پر داناں تھا،
چنگی بھلی جندڑی نا یہ روگ نہیں لاناں تھا
اقبال عظیمؔ
کنگھی پھیروں تے دُکھیں میرا بال نی مائے
اماں ہوویں تے پھیریں درداں نال نی مائے فیض کسانہ

گیت: لطیف قمرؔ

یہ ڈھاکا اچا پہاڑاں کا
ات پکھنو گاویں جاڑاں کا
توں گلیاں وچوں آ جایئے
میرا ہجرا زخم مٹا جایئے

گیت: مُخلص وجدانیؔ

اج سجن مِلیو تلاں ملاں
ہوں مِٹ نہیں سکتی پلاں مانھ
دل لے گیو گلاں گلاں مانھ
اس سینہ زورنا کے کہیئے

گیت

من کو کھایئے من کو پیئے من کو جگ پر لایئے
من چاہے تے من کو جگ پر اک دلدار بنایئے
وفا دار ہوئے جے پکو تن کو ماس کھلایئے
یار جے نُور بیکار ہوئے تاں یاری کا نہہ نا لایئے بابو نور محمد نورؔ

چنام گیت

مولانا ذبیحؔ راجوروی

گیت ا:

آجاؤ موڑ مہار کدے

کِت مہر گئیں کت پیار گیا
کیوں سجنا دلوں بسار گیا
بھُل اپنا قول اقرار گیا　نہیں آیا مُڑ اکوار کدے　آجاؤ موڑ مہار کدے

فِریاد سجن کی آئی ہے
فرجھڑی اکھاں نے لائی ہے
فر دل ہو گیو سودائی ہے　کیو یاداں نے دُکھیار کدے　آجاؤ موڑ مہار کدے

ہم اُرار تے سجن پار بسیں
ویہ جموں پونچھ تے لار بسیں
کشمیر تے بُدھل دھار بسیں　کیوں ہمنا گیا بسار کدے　آجاؤ موڑ مہار کدے

ہوں کس نا اپنو حال دسوں
دُکھ درد تے رنج ملال دسوں
اس دل کو جوش ابال دسوں　نہیں دستو کوئے غمخوار کدے　آجاؤ موڑ مہار کدے

یاہ دُنیا آخر فانی ہے
دو دن کی یاہ زندگانی ہے
ہر کو ہے اس جا سیلانی ہے　نہیں اسکو ذبیحؔ اعتبار کدے　آجاؤ موڑ مہار کدے

گیت۲: مولانا ذبیحؔ راجوروی

اِن لمیاں ہجر جدائیاں نے
ان راتاں کی تنہائیاں نے
میرو ساڑ کے دل انگار کیو مِناں ڈاہڈو بے قرار کیو
ان چمکن آلاں تاراں نے
ان چانئیاں کا نظاراں نے
میری جان نا مُچ دُکھیار کیو مِناں ڈاہڈو بے قرار کیو
ان ڈھوکاں مرگاں ماہلیاں نے
ان شِنگراں خالیاں خالیاں نے
میرو دل لنگار کیو مِناں ڈاہڈو بے قرار کیو
ان ٹھنڈا ٹھنڈا پانیاں نے
ان چٹیاں چٹیاں مانیاں نے
مِناں مار کے ٹھنڈو ٹھار کیو مِناں ڈاہڈو بے قرار کیو
ان بنجھلی کی آوازاں نے
ان بُلبلاں کا سازاں نے
مناں شاعر گلوکار کیو مِناں ڈاہڈو بے قرار کیو

گیت مہجور راجوروی

اج نہیں ہے قرار مِنا
دُکھ گیا ہیں مار مِنا
کیوں گیو ہے بسار مِنا پردیسیا مِل جایئے !
نہیں کوئے غم خوار میرو
نہیں کوئے بھی یار میرو
گیو صبر قرار میرو پردیسیا مِل جایئے !
اج سُکھ کو ساہ کوئے نہیں
اس ساہ کو بساہ کوئے نہیں
تِنا کیوں پرواہ کوئے نہیں پردیسیا مِل جایئے !
منا کوئے وی ارام نہیں
سُکھ صبح تے شام نہیں
تیرو چتو پیغام نہیں پردیسیا مِل جایئے !
پردیسیا مِل جایئے !

اسرائیل اثرؔ

گیت ا:

چناں تیری چانݨی مانھ پیا نا بُلاؤں گی
سدھراں سلونیاں کا گھُنگرو بجاؤں گی

چناں تیری چانݨی مانھ......

ساویا کبوترا توں اُڈ اُڈ بولیئے
ریجھ کیاں چٹھیاں نا ات جا کے کھولیئے
ڈھول کیاں گلیاں مانھ بنگ چھنکاؤں گی

چناں تیری چانݨی مانھ......

پھُلاں کی ہے بستی تے دل مجبور ہے
کلیاں نا بھور چمیں ماہی میرو دور ہے
اُس کی نشانیاں نا سینہ سنگ لاؤں گی

چناں تیری چانݨی مانھ......

اڈ اڈ کاگا رے گھلیئے توں پھیرو
ٹھنگراں کے کول ہوئے سجناں کو ڈیرو
سن سن بنجلی ہوں دل پرچاؤں گی

چناں تیری چانݨی مانھ......

ڈبتا وا تاراں کا دیکھوں نظارا
کالی کالی راتاں کا دُکھڑا ہیں بھارا
لکیاں کی بپتا ہوں کس نا سناؤں گی

چناں تیری چانݨی مانھ......

گیت۲: اسرائیل آثر

اُڈ رے کبوترا توں چن میرو لوڑیئے
کہیئے میرا بالما نانھ لگی نہ تروڑیئے
اُڈ رے کبوترا توں چن میرو لوڑیئے

ہجر مانھ کھان آویں کالی کالی رات رے
پل بھی نہیں سون دیتی غم کی آفات رے
پیار کیا ضامنا توں راہ مانھ نہ چھوڑیئے
اُڈ رے کبوترا توں چن میرو لوڑیئے

اتھروں تے سوز کو توں لے جا پیغام رے
زنگی گھمائی میری مٹی بھی غلام رے
آس کیاں جھولیاں نا سکھنی نہ موڑیئے
اُڈ رے کبوترا توں چن میرو لوڑیئے

مُدتاں تیں پُچھیو نہیں دور جاون آلیا
چنگی بھلی زندگی نا روگ لاون آلیا
پریت آلی ریت گھولی فیر آ کے جوڑیئے
اُڈ رے کبوترا توں چن میرو لوڑیئے

نویں نویں بھاند آئی پھُلیا رنگل رے
پتّاں کی گل جایئے واسطو نہ بھُل رے
غم کیاں بھجیاں نا آ کے نچوڑیئے
اُڈ رے کبوترا توں چن میرو لوڑیئے

گیت۳: اسرائیل آثرؔ

کالیئے کوئلے توں اڈ اڈ بولیئے
بول پئی بولیئے توں دُکھ نہ پھرولیئے کالیئے کوئلے توں اڈ اڈ بولیئے

خوشیاں نا چھوڑ کے تے سکھ نا بسار کے
پیار تیرو جتیو میں زندگی نا ہار کے کالجہ کا لعل میرا اتھروں نہ تولیئے
کالیئے کوئلے توں اڈ اڈ بولیئے

راہ جاتا آجڑیا گل کائے سنا جا
ڈھوکاں مانھ چلیو ہے دل نا بھلا جا میرے جوگا ماہلیاں کا پھُل جا کے رولیئے
کالیئے کوئلے توں اڈ اڈ بولیئے
پتناں تیں پار آیو سجناں کو ڈیرو
سجناں کو ڈیرو کہ پنچھیاں کو پھیرو بلیں بلیں پچُھیئے تے بھیت وی نہ کھولیئے
کالیئے کوئلے توں اڈ اڈ بولیئے

گیت۴: اسرائیل اثرؔ

نیلی نیلی ماہلاں اُپر آ تیرو اقرار بلاوے

او پردیسی دور گیاوا ہتان فیئر بہار بلاوے

سوہلا گائے کوئل کالی اس نے وی کائے یاد ہے پالی

تڑفے چھڑکے جھلی کملی شِنگراں کے بچکار بلاوے

او پردیسی دور گیاوا ہتان فیئر بہار بلاوے

گاڈ سراں کا ٹھنڈا پانی اجاں نہین مُڑیو میرو ہانی

جا کہیئے سرگی کی وائے جھگئیں ڈھاریں پیار بلاوے

او پردیسی دور گیاوا ہتان فیئر بہار بلاوے

ترلا لائیں بھور نمانا توڑ چڑھین گا کس کا مانا

کِس نا فر سنگیت کے بولیں پھُلاں کو غمخوار بلاوے

او پردیسی دور گیاوا ہتان فیئر بہار بلاوے

کگّو تیرا پندھ لمیرا بن بستی ماں گھلے پھیرا

ہے کے راز اُداس پکھیروں کیوں پتناں تیں پار بُلاوے

او پردیسی دور گیاوا ہتان فیئر بہار بلاوے

نیلی نیلی ماہلاں اُپر آ تیرو اقرار بلاوے

او پردیسی دور گیاوا ہتان فیئر بہار بلاوے

گیت۵: اسرائیل اثرؔ

او پردیسی دُور کیا!

کاگا اُڈتو اُڈتو جایئے
راہ ماں جاتاں نہ چر لایئے
یار میرا کی خبر لیایئے او پردیسی دُور کیاے

ہِتاں اُچے چڑھ چڑھ ہیروں
کریئے من نہ کھیروں کھیروں
تیری راہ ماں اتھروں کیروں او پردیسی دُور کیا
میرا درد غماں کا سنگی
ماڑی جِند سیاپیں ٹنگی
اتنی لہر نہیں ہوتی چنگی او پردیسی دُور کیا
ڈھولا پیلا پتر جھڑیا
ہُن تے جاگ نصیبا سڑیا
آتا درد نہیں ڈکیا اڑیا او پردیسی دُور کیا
اُچیاں ماہلاں پر ہوں جاؤں
پیار تیرا نا پِی ازماؤں
اُس بن کس نا حال سناؤں او پردیسی دُور کیا

گیت ۶: اسرائیل آثرؔ

لے کے دل کوئے پار گیو رے چھوڑ مِناں منجدھار گیو رے
لے کے دل کوئے پار گیو رے

کال بناں ماں کوئل بولے
چھپ چھپ روؤں دِل تیں او ہلے
پیار کو بنج بپار گیو رے لے کے دل کوئے پار گیو رے

ہور نہیں کوئے بھی خبر لیاسے
اُڈ رے پنچھی توں اُس پاسے
جِتگا دلبر یار گیو رے لے کے دل کوئے پار گیو رے

جھلی کملی جگ کے بھانے
دل کی لگی کوئے نہ جانے
جیون تیں کیوں ہار گیو رے لے کے دل کوئے پار گیو رے

بیت گیا وا مُڑیں نہ دھیاڑا
یاد کروں کوئے سُنے نہ ہاڑا
من کو بدل سنسار گیو رے لے کے دل کوئے پار گیو رے

توں ہے بھولی بھولا پن کی
ڈیک رکھے اس پیا ملن کی
جھڑو پھُل اقرار گیو رے لے کے دل کوئے پار گیو رے

صبا نے سُتا پیار جگایا
پھُل نے کنڈا سینے لایا
توں کیوں آثرؔ بسار گیو رے لے کے دل کوئے پار گیو رے

گیت۷: اسرائیل اثر

رُت پھُلاں کی لے گئی بھال تُوں بھی اپنو درد سنبھال

تڑکیں تڑکیں روتی جاؤں
کس کس یاد نا دلوں بھلاؤں
کس نا اپنو درد سناؤں اُلٹی ظالم ہجر کی چال
تُوں بھی اپنو درد سنبھال

یار مِلے تے پنچھی کہیئے
پیار میرا نا موڑ کے دیئے
یا فر قول اپنا پر رہیئے یوہ اک میرو من سوال
تُوں بھی اپنو درد سنبھال

ماہلی سڑ سڑ رتی ہوئیں
دل کی دھڑکن تتی ہوئیں
میری آس نستی ہوئیں کون پُچھے درداں کو حال
تُوں بھی اپنو درد سنبھال

کہہ سکی نہ دِل بچ رہیں
ساری اپنا تن پر سہیں
سنگن سہیلی نال نہ رہیں کھڑی غم کی بنے بھیال
تُوں بھی اپنو درد سنبھال

گیت ۸: اسرائیل اثرؔ

جاتاں راہیاں نا پُچھ پُچھ ہاری مناں چھوڑ کے جان آلیا
یری یاد اک جان ستاوے میرا درد بنڈان آلیا

پھلاں ہستاں نا راز سناؤں
پنچھی اُڈتا وی گھول گھماؤں
اپنی آساں نا ہور بدھاؤں راتیں راتیں جگان آلیا
مناں چھوڑ کے جان آلیا

تیرا نیناں کی بلی ہاری
گل تتڑی نا لا اکواری
چند مُکی تے فِر کس کاری دے کے غم تڑفان آلیا
مناں چھوڑ کے جان آلیا

پئی نویں بہار نا ترسوں
اڑیا دس کُجھ کل یا پرسوں
کیا قول تے ہور نہیں کرسوں راہیا چٹھی لے جان آلیا
مناں چھوڑ کے جان آلیا

اُچی ماہلاں تیں چڑھ کے ہیروں
اٹی یاداں کی فیر اٹیروں
کُوکے تاہنگے دل پکھیروں سینے سوز بھکھان آلیا
مناں چھوڑ کے جان آلیا

گیت۹:	اسرائیل آثرؔ

دل لا پردیسیاں نال چن میرا کے بٹیو
رِکیو عمراں کو دُکھ بھیال سجناں کے کھٹیو
دل لا پردیسیاں نال چن میرا کے بٹیو

اِت سدا نہیں پیہنگاں کا لارا تیرو سنگ سہیلیاں کو
ہُن اڑیئے پے گئی شام کر کھیڑو بیلیاں کو

میں جس کیاں تاہنگاں ماں سُکھ دُنیا کو تج سٹیو
دل لا پردیسیاں نال چن میرا کے بٹیو

اج آٹا نے ماری ہے چھلی تے نِکو نکو دل دھڑ کے
مت آتو ہوئے میرو لال، نکیاں تیں دیکھوں چڑھ کے

میری پریتاں کو مُل تروڑ کے تیرو کے گھٹیو
دل لا پردیسیاں نال چن میرا کے بٹیو

دیئے ماہی نا جا پیغام توں بہلو بہلو اُڈ کاگا
اجاں کچا ہیں رکھیئے سام، پریتاں کا چن دھاگا

پہلاں لایو تھا سینہ نال، ہن آثرؔ نا کیوں سٹیو
دل لا پردیسیاں نال، چن میرا کے بٹیو

گیت ۱۰ اسرائیل اثؔر

مِناں ڈھوک سجن کی ہے جانو کوئے دسئیو راہ سیانو

میرا پیار کی کہانی اوہلے
توں اِت کیوں لگوا بولے
کہیئے درد کو سیک نہیں لانو مِناں ڈھوک سجن کی ہے جانو
آیو ساون مست رنگیلو
کوئے پیا ملن کو حِیلو
اج قسمت ماں ازمانو مِناں ڈھوک سجن کی ہے جانو
میرو ہجر نے اندر ملیو
یوہ دل دیوانو جھلیو
ہن ہور نہیں کوئے دُکھ لانو مِناں ڈھوک سجن کی ہے جانو
چلے ساز بجاتو بھورا
او پھُل رنگاں کیا چورا
کوئے پیار کو گیت نہیں گانو مِناں ڈھوک سجن کی ہے جانو
کتے رُڑھ گیا چنگا چنگا
کوئے چُپ چپ سڑیں پتنگا
میں آثر نا ہن سمجھانو مِناں ڈھوک سجن کی ہے جانو

گیت عبدالرحیم ندیمؔ

کدے آکے مُنہ تے دس مِترا
ہُن آکے گھر مانھ بس مِترا
میرے بہڑے آکے ہس مِترا
کدے آکے مُنہ تے دس مِترا

پھُل کھِلیا دیکھ بہاراں مانھ
بُلبل بولیں گُلزاراں مانھ
پئی ڈالی ڈالی رس مِترا
کدے آکے مُنہ تے دس مِترا

چن چڑھیو خوشیاں ہاساں کو
ہُن ویلو نہیں یوہ ساساں کو
مت میرے کولوں نس مِترا
کدے آکے مُنہ تے دس مِترا

مت سمجھے سچ روائی ہے
نوں رورو جان سُکائی ہے
لو اکھاں کی نہ کھس مِترا
کدے آکے مُنہ تے دس مِترا

سروری کسانہ

گیت ا:

سنگی میرو مُدتاں کو ربا تیں وچھوڑیو   سنگوں ہوں وچھوڑیو تے توی کنڈھے چھوڑیو
ربا توں مسافراں نا موڑ کے جے آنتو   سنگی پردیسیاں نوں ہوں کدے جانتو
ٹُو ہویو سنگ جندے لیھے رِکت لوڑیو
سنگی میرو مُدتاں کو ربا تیں وچھوڑیو

چناں او راجوریا چانی رے موڑیئے   توی کنڈے آن کے مناں کدے لوڑیئے
جوڑ کے پروڑیا تیں ساتھ رکجو توڑیو
سنگی میرو مُدتاں کو ربا تیں وچھوڑیو

کون دلگیریاں مانھ پُچھے رنجھو آ کے   مان رے تروڑیو تیں دور دور جا کے
توی کنڈے آتک رب کدے موڑیو
سنگی میرو مُدتاں کو ربا تیں وچھوڑیو

دُکھڑا بنڈان میرا آیئے کدے چھپ کے   دور کدے جا بیٹھو کالجا نا کپ کے
ٹُو ہویو پیار کو تندو نہ تیں جوڑیو
سنگی میرو مُدتاں کو ربا تیں وچھوڑیو

ریزہ ریزہ مان میرا آتھروں نہ سمیاں   سجنا کے پاس چل دِلا رے نکمیا
ریت ہار میں تناں توی لہریں روڑھیو
سنگی میرو مُدتاں کو ربا تیں وچھوڑیو

گیت۲: سروری کسانہ

رانگلو پیڑھو ڈاہ رکھیو رے تجھ کو ڈاڈھو چاء رکھیو رے
رانگلو پیڑھو ڈاہ رکھیو رے

میں مریو تے ذمے تجھ کے
جیتو صدقے تیری سنجھ کے نک بچ روکیو ساہ رکھیو رے
رانگلو پیڑھو ڈاہ رکھیو رے

ایویں گوڑو میت کو مانو
تجھ سنگ اوکھو پریت کو لانو اپنے گاٹے پھاہ رکھیو رے
رانگلو پیڑھو ڈاہ رکھیو رے

جموں توی میریں اکھ روئیں
کُنجھ دُکھڑاں کی کالکھ دھوئیں منجھ دل منجھ کو راہ رکھیو رے
رانگلو پیڑھو ڈاہ رکھیو رے

پیار پنیری پالوں پوسوں
میں ہن بے وفا نہیں ہوسوں ضامن جیون شاہؒ رکھیو رے
رانگلو پیڑھو ڈاہ رکھیو رے

منگلے میاں محمدؒ جی کے
پیر پنجال کو پانی پی کے میرو ساہ بساہ رکھیو رے
رانگلو پیڑھو ڈاہ رکھیو رے

یاد کرے تے یاد وی آوے
دور بسے رے مان بدھاوے کڑک غریب سراہ رکھیو رے
رانگلو پیڑھو ڈاہ رکھیو رے

گیت۳: سروری کسانہ

اُتر پہاڑو آیئے تویئے منوں درد سنایئے تویئے
باہو باغ قلعہ نوں تکے
توں تویئے نہ بگنو تھکے
کون تیری لہراں نوں ڈکے شونکے راگ جگایئے تویئے
اُتر پہاڑوں آیئے تویئے

کنڈھے تنجھ کے ڈیرو لایو
جھگو تنجھ کے کول بسایو
جموں گُجر نگر بنایو میرو دل تڑفایئے تویئے
اُتر پہاڑوں آیئے تویئے

باوا جیون شاہؒ کی ندیئے
ستواری کا راہ کی ندیئے
ابراہیم باواؒ کی ندیئے گیت پیار کا گایئے تویئے
اُتر پہاڑوں آیئے تویئے

تیرے کنڈھے میری ڈھاری
تکوں تیری ٹھاٹھ نیاری
فتح علی نوں جند وی پیاری رویئے پیڑ پرایئے تویئے
اُتر پہاڑوں آیئے تویئے

رانا فضل حسین راجوروی

گیت ا:

میرا محرم محرم گھڑیا رے
کدے ڈھاک کدے سر چڑھیا رے
تِنا مانجوں گوچوں دھوؤں
خورے کِن یاداں مانھ روؤں
بے نیند ہمیش ہوں سوؤں — کوئے یاد آوے نِت اڑیا رے
میرا محرم محرم گھڑیا

تِنا مار کلاوا رجوں نہ
سِر مُونڈھے چاؤں تجوں نہ
کوئے راز تیرے تیں کجوں نہ — کِسے یاد کے آوے سڑیا رے
میرا محرم محرم گھڑیا رے

اک مٹی توں اک مٹی ہوں
جند سانجھی اگ سڑے لوں لوں
میری جیبھ تے دل مانھ توں ہی توں — اک عشق مدرسے پڑھیا رے
میرا محرم محرم گھڑیا رے

توں ساتھی گھڑیا تنگیاں کو
توں میل کراوے سنگیاں کو
توں سنگی چنگیاں چنگیاں کو — کوئے راز تیرے من وڑیا رے
میرا محرم محرم گھڑیا رے

گیت۲: رانا فضل حسین راجوروی

کائے گل امڑی کی دس گھڑیا   فِر پانی بھرتاں ہس گھڑیا

اُت ٹھنڈی ٹھنڈی چھاں ہوئے تھی
اُت پانی کی اک باں ہوئے تھی
اُت میری پیاری ماں ہوئے تھی   تھی نال اُسے کے چس گھڑیا
کائے گل امڑی کی دس گھڑیا

اُت بابل کی سِر چھاں چھتڑی
اُت لاڈ کرے تھی ماں تتڑی
ہوں اُتوں دور گراں اپڑی   رہی دیس پرائے بس گھڑیا،
کائے گل امڑی کی دس گھڑیا

اُت نِکی ہوتی کھیڈوں تھی
سنگ بہناں چرخو کتوں تھی
تند یار کی اڑیا سٹوں تھی   گئی عُمر نِکی جئی نس گھڑیا
کائے گل امڑی کی دس گھڑیا

دو کنگن پے گیا بانہیاں مانھ
ہُن بسو پیو پرایاں مانھ
کُجھ لوکاں بے ازمایاں مانھ   مُچ کھوہری بولے سس گھڑیا
کائے گل امڑی کی دس گھڑیا

گیت۴: رانا فضل حسین راجوروی

اوہ سوہنا کشمیر کی مکھیئے

کے پھرتی پردیسن لوڑے
پھلاں کی ہر دوڈی توڑے
سدھراں کی باساں نا سُونگھے پھلیں پھرے مکھیر کی مکھیئے
اوہ سوہنا کشمیر کی مکھیئے

سوہنی گدری پھل چُنّے کائے
خبرے تیرا گیت سُنے کائے
دُکھڑا درد بچھورے جھورے تڑفے روح دلگیر کی مکھیئے
اوہ سوہنا کشمیر کی مکھیئے

مِٹھا پھل پیار تپوشے
اپنو سوہنو یار تپوشے
کِس بن زہر کرے زندگانی بھوگے روگ سریر کی مکھیئے
اوہ سوہنا کشمیر کی مکھیئے

کدے راجوری پھرے ہوئے تھی
سیل سفا مُچ کرے ہوئے تھی
لمیاں قیداں ماں راہ تیرا بے دوسی تقصیر کی مکھیئے
اوہ سوہنا کشمیر کی مکھیئے

گیت ۴: رانا فضل حسین راجوروی

لوی لوی گندلاں نے بُور کڈھیا
رُکھاں کی پنجیاں نے چھور کڈھیا
آئی رے بہار اج پھُلیا پیار
سوہنی سونی سجنا رے آئی بہار
پھُلاں کیاں ڈاڈیاں نے نُور کڈھیا
لوی لوی گندلاں نے بُور کڈھیا

پیار کا سنیہوڑا اج آ گیا
جیوڑا ادفاس نا چج آ گیا
دُکھڑا بچھلور دلوں دُور کڈھیا
لوی لوی گندلاں نے بُور کڈھیا

آئی رے بہار نالے سجناں کو پیار
آوے میرو چن مُکیں لماں انتظار
بھیت رے پیار کا ضرور کڈھیا
لوی لوی گندلاں نے بُور کڈھیا

پھُلا کشمیر تیرا پھُل زعفران کا
پھُلیا وا پھُل اُچاں سنگڑاں کی شان کا
ماہلیاں نے رانگلا جا طور کڈھیا
لوی لوی گندلاں نے بُور کڈھیا

رانا فضل حسین راجوروی

گیت۵:

تیری یاد مِنا مُج آئی رے گھر آ جا ڈھول سپاہی رے

ہوں لوڑوں موج بہاراں نا
رب میلے سنگیاں ساراں نا
نہ لگے آنچ پیاراں نا
مُڑ آجا گھول گھمائی رے
گھر آ جا ڈھول سپاہی رے

فِر مِلن سماں مُڑ آیا نہ
تم ہم نے دِلوں بھلایا نہ
فِر کوئے یار بنایا نہ
کیوں لمی پئی جُدائی رے
گھر آ جا ڈھول سپاہی رے

مت خوشیاں کا دِن آنویں گا
تم مِناں کول بلاویں گا
کائے مِٹھڑی گل سناویں گا
کد مُکے بے پرواہی رے
گھر آ جا ڈھول سپاہی رے

گیت ۶: رانا فضل حسین راجوروی

تیرو کے بگاڑیو میں لمیاں وچھوڑیا
بیریا تیں سنگ کا نہہ ناسنگیاں کا توڑیا
تیرو کے بگاڑیو میں لمیاں وچھوڑیا

اوہ کہڑو دیس جہڑو تیں نہیں لٹیو
تیرے ہتھوں روتاں روتاں جگ سارو ہٹیو
دس میرا سوہنا سوہنا پیر رکت چھوڑیا
تیرو کے بگاڑیو میں لمیاں وچھوڑیا

یاراں کا یارانہ سنگ دِلاں کا بکھیڑیا
سُکھڑا تیں کھسیا تے دُکھڑا چمیڑیا
شیش دِل ٹُٹیا وا جُڑیں گا نہ جوڑیا
تیرو کے بگاڑیو میں لمیاں وچھوڑیا

بھیڑیا وچھوڑیا رے بیریا تے ظالماں
سجناں تیں دور میری جند کہڑا حال ماں
چنگا بیلا لنگھیا وا، مُڑیں گا نہ موڑیا
تیرو کے بگاڑیو میں لمیاں وچھوڑیا

کالجہ میں سل میرے بیراں کی جُدائی کا
مُکتا نہیں دُکھڑا، یاد یاد آئی کا
سنگی تیں نکھیڑیا، ویہ لبھیں وی نہ لوڑیا
تیرو کے بگاڑیو میں لمیاں وچھوڑیا

گیت ۷ رانا فضل حسین راجوروی

نِکاں ہوتاں کھیڈیا تے رکیو تھو پیار مِناں تیرا یاد سارا قول تے قرار

تک تک راہ تیرا تھکیں میریں اکھ
میرے کہڑی کاری آنویں خوشیں تیریں لکھ
نسے دور دور چناں بسے بکھ بکھ کول میرے بیسے نہ توں گل کرے چار
مِناں تیرا یاد سارا قول تے قرار

وعدا تیرا اج وی اُسے طرح یاد
تیرے بنا جین میرو ہویو اپرادھ
تیرے لڑ لگ کے رے ہوئی برباد آتی جاتی زندگی کو کہڑو اعتبار
مِناں تیرا یاد سارا قول تے قرار

مُوئی وی غریبی نا مار دِتی ہور
لوہا جئی جان ڈاڈھی لُون چھوڑی کھور
لِسی کو رے ڈاڈھا نال چلے کہڑو زور کانہہ نالا وے لائی جے تیں دینی تھی بِسار
مِناں تیرا یاد سارا قول تے قرار

گیت: ڈاکٹر صابر آفاقی

آ دِل میرا ماں بس گھولی

دل کھسیو گلاں گلاں ماں
سٹ دِتی ڈُنگھا چھلاں ماں
دل لیکے جے نہیں مُڑنو ہُن / تاں رُوح بھی آ کے کھس گھولی
آ دِل میرا ماں بس گھولی

کِس دیس گیو پردیسی رے
کیوں ہوں مسکین ہُن بِسری رے
راہ تک تک سڑ گئیں اکھ میریں / ہُن مُکھڑو آ کے دس گھولی
آ دِل میرا ماں بس گھولی

ہوں صدقو تیرو لگ جاؤں
اس جندڑی نا قُربان کروں
اکھ رستو تیرا بیراں کو / مت میرے کولوں نس گھولی
آ دِل میرا ماں بس گھولی

یوہ رُسنو تیرو نہیں چنگو
دل کانہہ نا ساڑ کے خاک کِیو
اک واری رج کے دیکھ مِناں / اک واری کھل کے ہس گھولی
آ دِل میرا ماں بس گھولی

جلال الدین جلالؔ

گیت:

چن لے آیئے گرگابی
لا کے ٹروں گی چال شرابی
چن لے آیئے گرگابی

میرو حُسن مارے چمکارو
نالے لونگ مارے لشکارو
میری رگ رگ ماں بے تابی
چن لے آیئے گرگابی

میری مست جوانی ڈلکے
نِت پیار اکھاں تیں چھلکے
دند چِٹا ہوٹھ گُلابی
چن لے آیئے گرگابی

ٹُروں ٹور ہوں سپنی جیسی
میری شکل ہے ہرنی جیسی
مِناں بھاگن کہیں حسابی
چن لے آیئے گرگابی

ہیں میلا نا دن تھوڑا
میرا سب پرانا جوڑا
ہور اپروں اک خرابی
چن لے آیئے گرگابی

وزیر محمد عاصیؔ

گیت

رب میرے سنگو سنگ سجنا

تک دنیا کا یہ رنگ سجنا

اج ہو گئی مُچ بے شرمی رے

گئی چھٹ دلاں کی نرمی رے

گیا ٹُٹ زخماں کا انگ سجنا

تک دنیا کا یہ رنگ سجنا

کُجھ تنگئیں دن گذاریں رے

کُجھ خوشیاں نالت ماریں رے

کُجھ کُرسی کا ہیں جنگ سجنا

تک دنیا کا یہ رنگ سجنا

کُجھ جنج کی خوشی مناویں رے

کُجھ مویاں نا دفناویں رے

چھٹیں عاصیؔ مٹھا سنگ سجنا

تک دنیا کا یہ رنگ سجنا

مِلکھی رام کشاںؔ

گیت:

پِنڈ میرا کو سوہنو ناں پِنڈ میرا کی سوہنی چھاں
اِیکھا پیپل بوہڑاں تھلے ٹھنڈی ٹھنڈی گُوہڑی چھاں پِنڈ میرا کوسوہنو ناں
گبھرُو ایکھا چھیل چھبیلا ہمت آلا تے پھُرتیلا
دین دُکھی کو ہتھ بٹاویں سُکھیا اُن تیں گل گراں پِنڈ میرا کوسوہنو ناں
دس نہواں کی کریں کمائی ہس کے جھلیں ہر کرڑائی
ہن ہتھ اڈیں لوکاں اگے ہوئے دھُپ یا ہوئے چھاں پِنڈ میرا کوسوہنو ناں
فصلیں بھریو چار چوفیرو داتو بخشے ان بہتیرو
ان کی محنت کو ہے سِٹو منجھ مھیس تے سوہنی گاں پِنڈ میرا کوسوہنو ناں
کھیتاں ماں ہیں پُورا ہالی ڈنگراں ماں ہیں پُورا پالی
جُسے بھریا گبھرو ایکھا جے جے ہوئے جِدھر جاں پِنڈ میرا کوسوہنو ناں
دیس کی خاطر جان ونگاریں کلا کلا دس نوں ماریں
شترو ان تیں تھر تھر کمبیں لُکن جوگی لبھیں تھاں پِنڈ میرا کوسوہنو ناں
سُندر سرُو ایکھی چھوریں سروں کی گندل، گنے پوریں
سیتا اتے ساوِتری ورگی اُچو ان تیں پکیو ناں پِنڈ میرا کوسوہنو ناں
دیا رام کی اس پر ہووے بچو بچو سُکھ ماں سووے
ذات کُشان اس ذاتا دسیں جیکھو سب تیں اُچو ناں پِنڈ میرا کوسوہنو ناں

اقبال عظیم

گیت ا:

خیراں نال رب آنے میری جان مِل جا
سوٹھا دِل کا تے پیار کا ایمان مِل جا
خیراں نال رب آنے میری جان مِل جا

کدے دل مانھ چھپایا وا خزانا ڈھونڈتا
کدے کھسیا بساریا، زمانا ڈھونڈتا
تِس اکھاں کی بجھاؤں کدے آن مل جا
خیراں نال رب آنے میری جان مِل جا

میں تے سڑیاں نصیباں کا سہاگا دیکھیا
کدے کھسیا بِساریا زماناں دیکھیا
تِس اکھاں کی بُجھاؤں کدے آن مِل جا
خیراں نال رب آنے میری جان مِل جا

لائی دل نا پرائی آپے اگ آن کے
نالے پالیا خیال تیرا جِند جان کے
سانجھ سانجھ رکھوں تیرا دھیان مل جا
خیراں نال رب آنے میری جان مِل جا

میری ترستیاں اکھاں نا تسائیں چھوڑ کے
کِت جائے گوتوں اپنی بنائیں چھوڑ کے
رب کرے بڑی اُچی تیری شان مِل جا
خیراں نال رب آنے میری جان مِل جا

گیت۲: اقبال عظیم

سوہنی چال ہے موراں کی — بے پرواہ چن توں میری پریت چکوراں کی
پیا اتھروں بکتا رہیا — تیں مِنا درد دِتا، مِنا مٹھا لگتا رہیا
بگے پانی چھمراں کو — رب تِنا سُکھیا رکھے،رونو گھل گیو عُمراں کو
ندی پانی کی بگتی رہی — رات جدائیاں کی،لمی صدیاں تیں لگتی رہی
گل پیار نا لا بیٹھی — اینویں کیویں روگ لِیا،سُکھ چین گُما بیٹھی
اینویں دھوم مچا چھوڑی — دِل تیں کھس کے تے مظلوم بنا چھوڑی

گیت۳: اقبال عظیم

ٹُر چلیو تھو غم لا کے — فر حال وی نہیں پچھیو، بے دردا تیں آ کے
کوٹھا پر دانا تھا — چنگی بھلی جِندڑی نا یہ روگ نہیں لانا تھا
پھُل کھِلیو بہاراں گو — آ کے تے پچھنو تھو کدے حال بیماراں کو
سُکھ یاریاں لائیاں کو — طعنا سنگناں کا نالے درد جدائیاں کو
باغاں بچ پانی ہے — داغ جدائیاں کو سجناں کی نشانی ہے
چن لمیاں راتاں کو — اُچے چڑھ پئی دیکھوں راہ سجناں آتاں کو

گیت۴: اقبال عظیم

چن میرو چڑھیو نیں چانݨی نا ترسوں
اُچے چڑھ راہ دیکھوں گِنوں کل پرسوں

چناں میری بستی کا رستا کیوں چھوڑیا
جِندڑی نمانی کیا،روگا تے چوڑیا

ﮈِنگراں کے اوہلے بھاویں چن میں سیانیوں
ہاریاں نصیباں کو میں، آسرو توں جانیوں

گیتاں کیا پیاریا تے بولاں کیا بھُکھیا
نین تیرا سکھنا، الُونیاں تے لُکھیا

چناں میرا دیس کیا راجیا نہ رُسیئے
آساں کیا راکھیا توں نیڑے نیڑے بسیئے

گیت۵: اقبال عظیم

آئی جیتاں نا رُت یاہ بساکھی تے دل میرو ڈولے
توں اج مِناں مُکھ دس جا

کسیں گان لگیں تیری یاداں ماں
میریں رات کٹیں فریاداں ماں
پھُل تیرا سنیہا سناویں تے دل میرو ڈولے
توں اج مِناں مُکھ دس جا

کِتے چھمراں کو پانی چھیڑ دئے
ہائے بسری کہانی پیڑ دئے
تِتاں سجناں مِٹھی نچھ آئیں تے دل میرو ڈولے
توں اج مِناں مُکھ دس جا

ملیں بوٹاں نا پتر پھُل آکے
دسیں وصلاں کی گھڑیاں کو مُل آکے
تلی ملتاں نا سینے جے لاویں تے دل میرو ڈولے
توں اج مِناں مُکھ دس جا

تیری یاد ماں ماہلیں بیلا ہیں
نالے ڈیک ماں یار البیلا ہیں
سوہلا مست ہوا تیرا گانویں تے دل میرو ڈولے
توں اج مِناں مُکھ دس جا

چھل مار کے سہیلی دُدھ رِڑکے
اکھ پھرکے تے نالے دل دھڑکے
کھیاریں توں ہی توں گانویں تے دل میرو ڈولے
توں اج مِناں مُکھ دس جا

نسیم پُونچھی

گیت ا:

کوئے بیڑی کو گھاء ماہیا
اکھ میریں دُکھن لگیں تیرا تک تک راہ ماہیا

رستاں بچ پھُل پھُلیا
رب تناں ہستاں رکھے پردیسی تے ٹُر چلیا

پردیس نہ جا ماہیا
لوکاں کا طعناں مِناں پچھے دیں گا سُکا ماہیا

سُک سُک کے نہ جی بالو
رت یاہ جوانی کی رو رو کے نہ پی بالو

پی لینا ہیں غم ماہیا
درد وچھوڑاں کا مِناں لاویں گا ڈم ماہیا

گیت۲: نسیم پُونچھی

لگی قینچی دلاں کی او ڈاہڈو جھولو جھلیو رے
سریوں کو رنگ ربا ہر پاسے ڈُلھیو رے لگی قینچی دِلاں کی............

درشی کا بناں بٹ نِکا نکا پھُل رے
ہسیں میرا دُکھڑا تے بند گیا کھُل رے لگی قینچی دِلاں کی............

درشی کا بناں بچ نکو نکو گھاء ہے
اک واری میل ربا اڑیو وو ساہ ہے لگی قینچی دِلاں کی............

درشی کا بناں بچ نکا نکا کاغ رے
چڑھتی جوانیاں نا لگا سینے داغ رے لگی قینچی دِلاں کی............

درشی کا بناں بچ کے بُوٹو آروں
ربا نہ بچھیڑیئے توں اُڈتے اُداروں لگی قینچی دِلاں کی............

درشی کا بناں بچ منکا پرووَں
مُڑیو نہیں مُنشی تے چھم چھم رووَں لگی قینچی دِلاں کی............

لگی قینچی غماں کی رے دِل ڈاہڈو تنگ ہے
گولی ماروں ظالماں نا اللہ تیرے سنگ ہے لگی قینچی دِلاں کی............

گیت۳:

نسیم پونچھی

شام ہے سوہنی تِناں بلاؤں
دِل پاگل نا فِر سمجھاؤں
شام ہے سوہنی تِناں بلاؤں

وہ نہیں مِلتو جس نا لوڑے
عشق بھنور بچ منہ کد موڑے
چھلاں کے بچ رُڑھتی جاؤں
لے نسے پھُل جھڑو توڑے
شام ہے سوہنی تِناں بلاؤں

اکھ بچ اتھروں دل ماں غم ہے
سڑنو دُھکھنو دل کو کم ہے
عشق کو آخر حُسن ہی تھم ہے
غم کا ڈل بچ اج نہاؤں
شام ہے سوہنی تِناں بلاؤں

ہار پھُلاں کو اُسکی نشانی
یاد آئی اج مُچ پرانی
زہر کو پیالو ہائے جوانی
یاد ہے مِٹھی گیت وی گاؤں
شام ہے سوہنی تِناں بلاؤں

کِت ہیں نظارا جھڑا تھا کل رے
دل ماں اُٹھیں پیار کا چھل رے
دیس وی آ، پردیس نہ مل رے
ڈیک ماں بیٹھی زُلف سُکاؤں
شام ہے سوہنی تِناں بلاؤں

سڑ بھی گیو ہے انگ انگ میرو
سجناں پتھر کو دِل تیرو
نیلا ہیں تلا، کھُل جا پھیرو
حال ہوں کس نا دل کو سناؤں شام
ہے سوہنی تِناں بلاؤں

گیت۴: نسیم پونچھی

پیو بانکی گُجری نا لوڑوں

جھڑی میرا ہاسا ڈوہل گئی جھڑی قدم قدم پر یاد پئی
ہُن کہیو آن کی لوڑ نہیں ہوں جاؤن کے نزدیک سہی

پیو ٹُٹیاں تنداں نا جوڑوں
پیو بانکی گُجری نا لوڑوں

واہ ماہیو بیں کے گائے تھی کدے نون کا شعر سنائے تھی
ان پڑھ تھی درد پھلورے تھی کسے ہور تیں شعر لکھائے تھی

ہوں گلئیں شیشا پیو توڑوں
پیو بانکی گُجری نا لوڑوں

دند اُس کا موتی کا دانا ہائے نین ویہ ظالم نومانا
سر اینوں گھڑو تے بانہہ کنگن دو بول پیار کا دوہرانا

پیو شہروں ڈھوکاں در دوڑوں
پیو بانکی گُجری نا لوڑوں

ہوں پانی بھرتی نا دیکھوں اُس دیس کی دھرتی نا دیکھوں
بچھونا کی واہ یار میری ہوں ڈُبتی ترتی نا دیکھوں

پیو گئیاں گھڑیاں نا موڑوں
پیو بانکی گُجری نا لوڑوں

گیت۵: نسیم پُونچھی

سُن گل مسافر راہی

میرو کنگن بلیں بولے
زخماں کا تروپا کھولے ہر ساعت ہے تسیائی
سُن گل مسافر راہی

میری جھانجر اج پئی چھنکے
میرا دل کی دھڑکن بنکے کائے یاد پُرانی آئی
سُن گل مسافر راہی

گجرو نہ بنی سوئے
نیناں تیں لہُو نہ چوئے بنی نے بنگ چھنکائی
سُن گل مسافر راہی

پھُلاں کا بچھونا ڈھاوُں
مُدتاں تیں ساون گاوُں کِس نال پریت میں لائی
سُن گل مسافر راہی

جھونٹن کو موسم آیو
تیں دُوجو دیس بسایو پھُلاں نے جھُنڈ سرکائی
سُن گل مسافر راہی

دل دھڑکے تے تڑفاوے
سڑ سڑ کے گل جھلاوے ہوں صدقے ہوں گھُمائی
سُن گل مسافر راہی

گیت ۶: نسیم پونچھی

بہلو آ مِل جا رے

بُوٹے بوٹے برہیا آئی
ڈالی ڈالی اج سوہائی
جِندڑی لاغر تے تِسیائی بہلو آ مِل جا رے
ٹُرتاٹُرتاں جندڑی تھکی
تاوِل دِل کی لمی ڈھکی
بجلی بدل رات کلکھی بہلو آ مِل جا رے
رات بے چاری ہستی آئے
سوچین سوچیں یاہ بیہائے
دِئیو بلتو کون بجھائے بہلو آ مِل جا رے
کیہہ ہو جاتو اِتے بستو
میرے تیں تُوں دور نہ نستو
میرے نال توں رج کے ہستو بہلو آ مِل جا رے
رستے رستے پیار بُلاوے
رُت ہسے مجھ ترساوے
تجھ ہن جا کون بلاوے بہلو آ مِل جا رے

گیت ۷: نسیم پونچھی

بہار آئی چل جھجو لاواں کھیڈاں ہساں نالے گاواں

اج ہر پاسے بہار ہسی ہے
کن مُن اڑیا دیکھ لگی ہے
دھرتی ساری جاگ پئی ہے بہار آئی چل جھجو لاواں

کسئیں کُوکے کوئل کالی
بوہٹی بن گئی ڈالی ڈالی
یاد کڑیسیں پالی پالی بہار آئی چل جھجو لاواں

رُت ڈرے ڈُر ہولیں ہولیں
پھُل تیری ہر چال نا تولیں
دِل تیرا کی دھڑکن بولیں بہار آئی چل جھجو لاواں

اکھیں خاب کڑیسیں صدقے
چھاں ماں مال وی بیسیں صدقے
یہ دن بھی نہیں رہسیں صدقے بہار آئی چل جھجو لاواں

بنجلی تِناں لوڑ رہی ہے
پانی در کائے دوڑ رہی ہے
لہر ماں ہتھ مروڑ رہی ہے بہار آئی چل جھجو لاواں

سب نِکا کھڈیال بناویں
سِر گُندیں تے مہندی لاویں
بھت پکاویں بیاہ کراویں بہار آئی چل جھجو لاواں

ماہلیں اڑیا رُڑھتی دِسیں
تلاں کے سنگ جُڑتی دِسیں
چھپریں ہوا ماں اُڈتی دِسیں بہار آئی چل جھجو لاواں

گیت ۸: نسیم پونچھی

تیری بنی کی نہ کِتے کائے بنگ ٹُت جائے
میرے ہاروں نہ تیرو بھی کتے سنگ ٹُٹ جائے
جانے میریئے اوجندے میریئے !!

کدے رونو ہے بہاراں ماں تیں یاد کر کے
سارا دُکھڑا تیں سینہ ماں آباد کر کے
ایسی گھڑی ماں نہ تیری کِتے منگ ٹُٹ جائے
تیری بنی کی نہ کِتے کائے بنگ ٹُت جائے
جانے میریئے اوجندے میریئے !!

کدے کائے گی جوانی تیری آپے ڈھل کے
کدے سوچنو تیں پہراں توڑی آپے کھل کے
کدے ہستا وا پھُلاں کو نہ رنگ ٹُٹ جائے
تیری بنی کی نہ کِتے کائے بنگ ٹُت جائے
جانے میریئے اوجندے میریئے !!

جد آئے گی بہار پھُل کھیلی بن کے
کدے نکلے گی جد توں بھی بن ٹھن کے
نونہی اُڈتی وی کِتے نہ پتنگ ٹُت جائے
تیری بنی کی نہ کِتے کائے بنگ ٹُت جائے
جانے میریئے اوجندے میریئے !!

تیری بنی کی نہ کِتے کائے بنگ ٹُت جائے
میرے ہاروں نہ تیرو بھی کتے سنگ ٹُٹ جائے
جانے میریئے اوجندے میریئے !!

گیت9: نسیم پُونچھی

ادھی رات نہ بول پپیہا ادھی رات نہ بول
پردیسی نہیں کول پپیہا پردیسی نہیں کول

ہوں بے چاری جھُنکوں گاؤں بدل کے بچ کیہر بجھاؤں
بر نا ڈھکوں تُر تر گھوروں دل نا بیٹھی پئی بھٹکاؤں
ادھی رات نہ بول پپیہا ادھی رات نہ بول

موسم ظالم گھُور رہیو ہے بُوٹو بوٹو بور رہیو ہے
سجری جبھی رُت ہستی دِسے پردیسی بھی دور رہیو ہے
ادھی رات نہ بول پپیہا ادھی رات نہ بول

بدل بیری کڑک رہیو ہے گوری کو دِل دھڑک رہیو ہے
ہر پاسے خوشبو بسی ہے انگ انگ ظالمپھڑک رہیو ہے
ادھی رات نہ بول پپیہا ادھی رات نہ بول

گھُمن گھیریں گھیر رہیو ہے چوہیں پاسیں پھیر رہیو ہے
موسم سارو نچتو دِسے اتھروں اتھروں کیر رہیو ہے
ادھی رات نہ بول پپیہا ادھی رات نہ بول

اج کلیجو پھڑک رہیو ہے بوہو نونہی کھڑک رہیو ہے
بلیں جے پئی بنجلی بجے بنجارو کوئے چھڑک رہیو ہے
ادھی رات نہ بول پپیہا ادھی رات نہ بول
پردیسی نہیں کول پپیہا پردیسی نہیں کول

مختارالدین تبسمؔ

گیت:ا

میں پھلاں نال نہیں پیار کیو
میں کنڈاں نال نہیں بیر کیو
میرا سجن دُشمن جیتا رہیں — ہر اکن کو اعتبار کیو
میری بیتی کہانی کے پُچھیں
میری جان نمانی کے پُچھیں
میں روشن گُل سنسار کیو — ہر اکن کو اعتبار کیو
میرا سنگی سارا تارا ہیں
میرا سنگی دُکھ پیارا ہیں
زخماں کو کد شمار کیو — ہر اکن کو اعتبار کیو
وہ دیکھے چن اس ماہلی توں
ہوں صدقے تیری لالی توں
تیرا داغ نے بیقرار کیو — ہر اکن کو اعتبار کیو
منا سوہنی لگے دھیاڑی رات
دیکھوں پیو ماناں کی ساعت
سہاگ کی رات اقرار کیو — ہر اکن کو اعتبار کیو

مختارالدین تبسمؔ

گیت: ۲

ساری رات گنو ہاں تارا
یاد کروں ہاں تیرا لارا
مُڑ آیو نہیں بے اعتبارا
ساری رات گنو ہاں تارا

نت پیار تیرا کی بھُکھی
سڑتی جان غماں مانھ سُکی
ہویا لوک بیگانا سارا
ساری رات گنو ہاں تارا

کئی واری بھلیکھا کھاہدا
یاد کیا جد تیرا وعدا
تا کی کھول اک بار پیارا
ساری رات گنو ہاں تارا

میں سڑ سڑ کے جانس کائی
بے دردا تیں مار مُکائی
مفت مانھ منا لا کے لارا
ساری رات گنو ہاں تارا

گیت۳: مختارالدین تبسمؔ

سنگ میرے ہُن آ توں بالم نہ ترسا توں

نہ ازمایو نہ پرکھایو
دُکھ پرایو آن بسایو
سنگ میرے ہُن آ توں
بالم نہ ترسا توں
جِندڑی پے گئی تنگ وے ڈھولا
اپنو کوئے نیہہ سنگ وے ڈھولا
سنگ میرے ہُن آ توں
بالم نہ ترسا توں
ات اندھیری ہتھ گھماؤں
ہوں واری ہوں صدقے جاؤں
سنگ میرے ہُن آ توں
بالم نہ ترسا توں
ان اکھاں نا گھول گھماؤں
باہمن کھوہ کے راہ ماں ڈاہوں
سنگ میرے ہُن آ توں
بالم نہ ترسا توں

گیت۴: مختارالدین تبسمؔ

گُڈیئے نہ کر ہار سِنگار

جھوٹھی دُنیا کے اعتبار جھوٹھی سہیلیں جھوٹھا یار

گُڈیئے نہ کر ہار سِنگار

اچن چیتی ہے ٹُر جانو

کل موکلی ڈیرو لانو چھوڑ کے میلا تے بازار

گُڈیئے نہ کر ہار سِنگار

یاہ دُنیا ہے نِت پرائی

نہ کر اِتنی بے پرواہی ساہ تیرا کو نہیں شمار

گُڈیئے نہ کر ہار سِنگار

دیکھ توں پھُل پھُلیں تے سُکیں

وارو واری روئیں مُکین نالے شرد تے نال بہار

گُڈیئے نہ کر ہار سِنگار

اِتوں جانو مُڑ نہیں آنو

کھا لے رج کے دانو دانو آنو جانو اکو وار

گُڈیئے نہ کر ہار سِنگار

گیت۵: مختارالدین تبسمؔ

اک بیچارو پنچھی اُڈتو
رو رو جھُنکے گیت رے
ہائے ربا میرو میت رے

عمراں کو وہ سنگی میرو
گُم گیو دِل جیت رے
ہائے ربا میرو میت رے

خوشئیں خوشئیں پریت میں لائی
گایا خوشی کا گیت رے
ہائے ربا میرو میت رے

دُکھ سُکھ جھلنا رسم پرانی
دنیا کی یاہ ریت رے
ہائے ربا میرو میت رے

دل اپنو تھو پیار پرایو
وقت گیو ہن بیت رے
ہائے ربا میرو میت رے

پیار کا باغ ماں پھُل لوایا
بُلبل کا سنگیت رے
ہائے ربا میرو میت رے

گیت٦: مختارالدین تبسم

بنگ لینی بازاراں ماں
دُدھ جیہا ہتھ تیرا سوہنی شکل ہزاراں ماں
بنگ بھری ہوئی بینی ہے
پچھو تیرو کد چھوڑون بھاویں جان وی دینی ہے
گوری چٹا چٹا دند تیرا
موتیاں کا لڑ لایا کالا بال پسند تیرا
تیری جھگیاں ماں آؤں گو
اگ لاؤں شہراں نا، سونہ مرگ بساؤں گو
گوری ہس کے توں مُکھ دس جا
اک پردیسی نا گھڑی پل کوئے سُکھ دس جا
پھُل پھلیا بہاراں ماں
کالا بالاں نا رکھ اُفراں چن چمکے گو تاراں ماں
تِنا ڈھونڈوں گو شِنگراں ماں
ہری ہری ماہلیاں ماں اسمان کا کِنگراں ماں
طعنہ لوکاں کا سِر جھلیا
تیریاں اُڈیکاں ماں راہ چھوڑ کے پُل ملیا

گیت ۷: مختارالدین تبسمؔ

گنگا کیاں ماہلیاں ماں لگو سوہنو چن رے
لے جا توں ماہی میرے کولوں تن من رے
گنگا کیاں ماہلیاں ماں لگوسوہنوچن رے

تک تک راہ تیرا ہو گئی تنگ رے
واسطو ہے رب کو توں آ جا میرے سنگ رے
گنگا کیاں ماہلیاں ماں لگوسوہنوچن رے

ٹھنڈو ٹھنڈو پانی نالے برفاں کا چھنج رے
گُٹ گُٹ چُوری رکھوں ماہی باجھ تنگ رے
گنگا کیاں ماہلیاں ماں لگوسوہنوچن رے

سیل وی سراں کو نالے دیکھاں 'ہر مُکھ' رے
چن کی رات بیساں بنڈاں دُکھ سُکھ رے
گنگا کیاں ماہلیاں ماں لگوسوہنوچن رے

پکا پکا قول سارا کیوں گیو بھُل رے
سچیاں محبتاں کو کھوٹو کیو مُل رے
گنگا کیاں ماہلیاں ماں لگوسوہنوچن رے

ماہلیاں ماں ٹھنڈ ہوئی بدلاں کا چھم رے
اکھ میری نِت روئیں ماہی تیرو غم رے
گنگا کیاں ماہلیاں ماں لگوسوہنوچن رے

گیت۸: مختارالدین تبسم

ڈھوکاں کِیئے رانیئے توں رُس کے نہ جایئے
ڈھول پردیسیا کی یاد نہ بُھلایئے
چھمراں کا گیت لے کے میرے کولے آیئے
ڈھوکاں کِیئے رانیئے توں رُس کے نہ جایئے

گجرا کی لاٹ پئی،لوء ہے ماہلی ماہلی
کنیں پوئیں گیت تیرا پھِروں ڈالی ڈالی
مِٹھا مٹھا بول رانجھا ہیر کا توں گایئے
ڈھوکاں کِیئے رانیئے توں رُس کے نہ جایئے

ہولیں ہولیں ٹُرے توں موراں آلی چال نی
مُکھ بندی چمکے دوپٹو رتو لال نی
دوپٹا کی چُوک نا ہور اُچے توں ہلایئے
ڈھوکاں کِیئے رانیئے توں رُس کے نہ جایئے

پھُلاں کیاں ماہلیاں ماں ہس ہس بسیئے
سُکھ تیرے سنگ رہیں تے چھوڑ نسیئے
بھر بھر ٹوکرا توں پھُلاں نا سُکایئے
ڈھوکاں کِیئے رانیئے توں رُس کے نہ جایئے

بھر بھر بھانڈا گھی کا بکیں گا بازار ماں
دھوم تیرا مال کی ہے پئی کالی دھار ماں
مدانیاں نا گوچیئے تے نالے اکراہیئے
ڈھوکاں کِیئے رانیئے توں رُس کے نہ جایئے

گیت۹: مختارالدین تبسمؔ

آئی رُت خزاں کی رِبا اُڈ گیا پتر سارا
اک دوجا نا گل لگ پچھیں رورو حال بیچارا

نہ واہ ڈالی نہ ویہہ سنگر نہ ویہہ موج نظارا
آئی رُت خزاں کی ربا اُڈ گیا پتر سارا

ڈالی بُوٹا ننگا ہوگیا ظالم ظُلم کمایو
بے دردی نال پردہ کھسن اتنی جلدی آیو

بُلبل پھُل نال رو رو ملِے پے گیا شور ککارا
آئی رُت خزاں کی ربا اُڈ گیا پتر سارا

جنگل ماہلی پہاڑ تے شِنگر لگے دیس ویرانو
نہ بستی نہ اجڑ مانجھی نہ کوئل کو گانو

نہ بنجھلی نہ گجرا چمکیں نہ ویہہ گیت پیارا
آئی رُت خزاں کی ربا اُڈ گیا پتر سارا

گیت ۱۰: مختارالدین تبسمؔ

اُچا اُچا ڈِنگراں ماں ٹھنڈو ٹھنڈو پانی ہیں
جنگلاں ماں مور بولیں کونج کیوں نمانی ہیں
دُور گیا یاد آیا پیار کی نشانی ہیں
اُچا اُچا ڈِنگراں ماں ٹھنڈو ٹھنڈو پانی ہیں
رُت آئی بھاند کی تے پھُل کھیلی پھُل گئی
بھُل بھلیکھے تیرے،لوکاں ماں بھُل گئی
بِسری وی گل ساری اج میں سنانی ہیں
اُچا اُچا ڈِنگراں ماں ٹھنڈو ٹھنڈو پانی ہیں
دل دتو ہس کے تے دُکھ دے کے نس گیا
چین تے آرام میرو عُمراں کو کھس گیا
کول میرے دُکھ تیرو جِندڑی نمانی ہیں
اُچا اُچا ڈِنگراں ماں ٹھنڈو ٹھنڈو پانی ہیں
چانی کی رات آکے کول میرے بس جائیں
خواب تے خیال تیرا پیار مِناں دس جائیں
چھمراں کا گیت مِٹھا، پیار کی کہانی ہیں
اُچا اُچا ڈِنگراں ماں ٹھنڈو ٹھنڈو پانی ہیں

نور محمد نورؔ

گیت:۱

اُٹھ نال میرے توں چل اڑیئے
آ سُن لے میری گل اڑیئے

تناں سیر کراؤں ڈھوکاں کی
نالے شہر کا لماں چوکاں کی

اک واری پھیرو گھل اڑیئے
اُٹھ نال میرے توں چل اڑیئے

ہم دنیا نویں بساواں گا
دُکھیاں کا دل بہلاواں گا

کر دیری نہ اک پل اڑیئے
اُٹھ نال میرے توں چل اڑیئے

دُنیا نا یاہ گل دساں گا
ہم چن کی بستی بساں گا

جگ میلو ہے چل پل اڑیئے
اُٹھ نال میرے توں چل اڑیئے

اِت کوئے کسے کو یار نہیں
کوئے دُکھیاں کو غم خوار نہیں

لِساں کی لاہویں کھل اڑیئے
اُٹھ نال میرے توں چل اڑیئے

گیت:۲ نور محمد نورؔ

دینہہ چڑھیو چرخو کت گوڑے

کیوں رب رسول بھلایا ہیں تیرے کول کھیڑا سرمایا ہیں
جِت جانو دیس پرایا ہیں نہ مدد گار ہمسایا ہیں

اُت اگ کا لگین تت گوڑے
دینہہ چڑھیو چرخو کت گوڑے

اِت جھاں بھریں چنگیر گوڑے ویہ دِسیں بڑیں دلیر گوڑے
نہیں جاتاں لاسیں دیر گوڑے پئی ڈیکیں شام سویر گوڑے

تیری آخر مُکنی رت گوڑے
دینہہ چڑھیو چرخو کت گوڑے

جد لیکھو سُوت کو منگیں گا اُت بڑا بڑا وی کمیں گا
ساہ جن کا جگ تیں سمیں گا مُڑ دوجی وار نہ جمیں گا

تیری کس نے ماری مت گوڑے
دینہہ چڑھیو چرخو کت گوڑے

کی جمع تیں پائی پائی تھی فر یاہ جائداد بنائی تھی
کُجھ اپنی کجھ پرائی تھی سب رہ گئی دھری دھرائی تھی

نہ جاتاں مل توں ہتھ گوڑے
دینہہ چڑھیو چرخو کت گوڑے

سٹ ڈھول ڈھمکا ساز گوڑے نہ کھول کسے کا راز گوڑے
آ غیر کماں تیں باز گوڑے پڑھ پنجے وقت نماز گوڑے

نہ بیں پیار کے لت گوڑے
دینہہ چڑھیو چرخو کت گوڑے

عبدالغنی عارفؔ

گیت ا:

دِلا سجناں تیں وِدھیا ہو لین دے
روتی اکھاں نا ہور وی رو لین دے

ذری کھل توں چناں ذری ٹھہر جا
نہ دے توں کلاوا نہ مِنا روا   گڈی جاتی نا اوہلے ہو لین دے
روتی اکھاں نا ہور وی رو لین دے

فِر پتو کے ہے ہم نے مِلنو کہ نہیں
یاہ وصلاں وچھوڑاں کی دنیا نونہی   کِتے دُکھاں نا سینہ ماں سو لین دے
روتی اکھاں نا ہور وی رو لین دے

توڑ شیشاں نا ایک ہی نظر دیکھ جا
میری اکھاں ماں نچتو حشر دیکھ جا   ان تاہنگاں نا دل ماں سمو لین دے
روتی اکھاں نا ہور وی رو لین دے

سوہنی رُتے توں فر بھی ملایئے کِتے
انھاں ڈیکاں نا چناں گھٹایئے کِتے   ٹیپا اکھاں ماں اڑیا وا چو لین دے
روتی اکھاں نا ہور وی رو لین دے

اوگڈیئے توں جھب جھب لے آیئے
جھڑ کی بُکلیں نہ عارف نہ چھپایئے   ان یاداں نا دل ماں ڈبو لین دے
روتی اکھاں نا ہور وی رو لین دے

گیت۲:

عبدالغنی عارفؔ

فِر مُڑ آئی برہیا برہیا
آس کا پتر ہریا ہریا
تیں میرا مُڑ مان نہ کریا
فِر مُڑ آئی برہیا برہیا

بیسوں چڑھ کے سیل کی ڈھیری
تھی جِت سانجھ تیری تے میری
پھرتی رہی ہوں چار چوفیری
تیں مُڑ انگا خیال نہ کریا
فِر مُڑ آئی برہیا برہیا

پانہ بھروں تے مُڑ مُڑ ہیروں
مت وہ لنگھے راہ کے پھیروں
چھلی چھلی آس کی ٹیروں
راہ ڈھوکاں کا شاد نہ کریا
فِر مُڑ آئی برہیا برہیا

چلوں ساگ نا گھل مگلی
مُڑ مڑ راہ در دوڑوں بھلی
گل مانھ مہنڈی کھُلی کھُلی
میرے سِر احسان نہ دھریا
فِر مُڑ آئی برہیا برہیا

میوا لب تیری کا پکیا
پتر ٹوپاں واسطے کپیا
تھو توں دُور تے پوچھ نہ سکیا
اکھ کا ڈولن یاد مانھ بھریا
فِر مُڑ آئی برہیا برہیا

ڈیک مانھ کئی پکوان پکاؤں
راہ مانھ اینویں بانپھل ڈاہوں
اوہ نہیں لبھتو جس نا چاہوں
مکھن دُدھ ملائی دھریا
فِر مُڑ آئی برہیا برہیا

فیض کسانہ

گیت ا:

چن میرو چڑھیو رے اُپر پہاڑیں
طعنا بھیڑی سنکناں کا کالجہ نا ساڑیں
مِلئیے ضرور میری جان او

چن میرو چڑھیو رے کِکراں تیں اوہلے
سکھنے بنیرے ربا کاں کد بولے
مِلئیے ضرور میری جان او

چن میرو چڑھیو تے بدل وی چھایا
درد نمانا کد چھپیا چھپایا
مِلئیے ضرور میری جان او

چن میرو چڑھیو ہے اُپر رے کھیری
چار چوفیرے بسے جگ سارو بیری
مِلئیے ضرور میری جان او

گیت۲:　　فیض کسانہ

بابل　کو　ڈیرو
ہے　ویرا　تیرو
رہسیں　نیہہ　میرو　　میں مڑ ات نیہہ آنو
بابل دھیاں ٹر جانو

ویراں　کی　پیاری
اماں　کی　دلاری
رہسوں　نیہہ　تھاری　　میں مڑ ات نیہہ آنو
بابل دھیاں ٹر جانو

بابل　کی　گلی
سیاں　نے　ملی
چلی　ہوں　اکلی　　میں مڑ ات نیہہ آنو
بابل دھیاں ٹر جانو

دور　بنے　ڈیرو
بابل　دئے　پھیرو
پچھے　منا　کہڑو　　میں مُڑ اِت نیہہ آنو
بابل دھِیاں ٹُر جانو

شاہ محمد شاہبازؔ

گیت ا:

آیو وی بساکھ سوہنو آیو ہے سپاہی رے
جی او جی سہاگ میں تے جندڑی گھمائی رے

چھٹی لے کے آن کی رکھی وی اڈیک تھی
پیاراں کی سوغات آئی حُب رے بدھیک تھی

آیو ہے سپاہی اج خوشی میرے آئی رے
چھن چھن چُوڑیان کا ہاسا اج کھِنڈیا

نیڑے نیڑے آیو کوئے دور ہو جا چھنڈیا
موج میلہ لگنا ہیں مُکی وی جدائی رے

باندے ہو کے سجناں کے ڈاہڈی شرماؤں گی
لاڈاں تے پیاراں آلیں گل نہ سناؤں گی

جیو رے سپاہیا جیئو موج بن آئی رے
جایئے نہ سپاہیا جی ایکلی نا چھوڑ کے
مساں مساں رب جی نے آنیو ہے موڑ کے
میری ڈھولا زِندگی ہے تیری اشنائی رے

گیت۲: شاہ محمد شاہباز

پھلاں نے دسیا بہاران کا آنا
یاداں ماں آیا رے دُکھڑا پرانا
آتی بہاراں نا مُڑ مُڑ کے ہیروں
کوئل کا ہاڑا رے بولیں پکھیروں
باغاں ماں بلبل تے چڑیاں کا گانا
ہالی نے اپنی ڈاگی رے باہی
ڈھوکیں تے بہکیں ٹُریا ہیں راہی
اجڑاں کا راکھا تے مانجھی نمانا
پکھنو بہاراں کا اُڈتا وی آیا
پھلاں کیکولے ڈیرا وی لایا
دھرتی ہے ساوی تے سبزہ سوہانا
آتی بہارے توں مُڑ مُڑ کے آجا
پھلاں کی رانی رے سنگواں کا راجا
بسریں نہ اپنا رے مِلنا ملانا

گیت۴: شاہ محمد شاہبازؔ

رتی رتی مہندی سوہنی ہتھاں بچ لائی ہے
پھُل تے گلاب جیسی گوری شرمائی ہے
گھنو جیہو رنگ لاوے مہندی رنگیلڑی

ڈولی چڑھ چلی سوہنی گوری اج ساہورے
لاڑا کولے خوشی بسے جیوڑو نہ گھابرے
خوشی ہے سہیلڑی اے چھیل تے چھبیلڑی

ساہورے ہمیشگی تے کدے کدے پیکڑے
خوشی بسے گوریئے تے خوشی تیرے
لیکھڑے
رتو سوہنو رنگ تیرو، چُنی تیری نیلڑی

گوری گوری باہیاں بچ، چوڑیاں کو سوہنو
اللہ اللہ کیڈو یوہ جوانیاں کو جوبنو
گہنا آلی گوریئے او سونے رنگ پیلڑی

میاں ممتازؔ

گیت:

یہ ماہلی نیلی ڈھوکاں کی
یہ سبزی دل کا سوٹھاں کی
ہوں تھک بیٹھی ہاں چُن چن کے

یوہ پانی بگ بگ چھمراں کو
لا روگ گیو ہے عُمراں کو
ہوں تھک بیٹھی ہاں پُن پن کے

ہن نین میرا بھی ڈُلھ بیٹھا
کیوں وعدا پیار کا بھُل بیٹھا
تھک بیٹھی طعنا سُن سُن کے

یاہ بُلبل بھیڑی جد بولے
تیری یاد ماں میرو دل ڈولے
ہوں یاد گھسیروں کھُن کھن کے

غلام حسین طاہرؔ (کالاکوٹ۔حال گوجرانوالہ)

گیت:

جے تیں بھو تھو ہرجائی
کانہہ نا اگ عشق کی لائی

پہلاں تیر اکھاں کا لایا
فِر دلاں کا تار بجایا
سارا دُکھڑا دلوں بھلایا

ہن درداں ماں جان رُلائی
کانہہ نا اگ عشق کی لائی

دل ماں لایو اگ الانبو
اِت نیہہ کاری آتو جھانبو
سوہنیو آؤ آپے سانبھو

کیوں تیں لا کے نہیں نبھائی
کانہہ نا اگ عشق کی لائی

پروفیسر یوسف حسن

گیت

ربا سجن میل رے

ککن گٹکے درداں ماری
اڈ گیو وو مار اڈاری
سنجی پئی گھمیل رے
ربا سجن میل رے

دکھ دسوں ہوں کہڑا کہڑا
اس کی یاد ما دل کا بہڑا
وہماں کی کھچکیل رے
ربا سجن میل رے

ملن کیں نہ آئیں تریک
بلتی بلتی بچ اڈیک
سنبھ نہ جائے تیل رے
ربا سجن میل رے

میریاں سدھراں کا سُکھ بن کے
کون کھلو ہے وہ رکھ بن کے
ملوں میں بن کے بیل رے
ربا سجن میل رے

منیر حسین چوہدری

گیت ا:

دل ڈاہڈو دلگیر نمانو روگی انت سریر نمانو

بھانبڑ بلیا کہڑا جھورا
تاپ غماں کا تڑا کھوہرا سڑیا درد اکیہر نمانو
دل ڈاہڈو دلگیر نمانو

جیوں مچھی بن پانی تڑفے
تڑفے جِند نمانی تڑفے نک ماں ساس اخیر نمانو
دل ڈاہڈو دلگیر نمانو

دل کو پُرزو پُرزو کیروں
پھِنجر پھنجر کھنڈوں کھیروں ہویو لیرو لیر نمانو
دل ڈاہڈو دلگیر نمانو

بہڑے آکے بول رے کاگا
آوے جانی کول رے کاگا تکوں بے تقصیر نمانو
دل ڈاہڈو دلگیر نمانو

دوس بے دوسا کے سِر چڑھیا
نوہرا میرے متھے مڑھیا حال بے حال منیرؔ نمانو
دل ڈاہڈو دلگیر نمانو

گیت۲:   منیر حسین چوہدری

رُوپ سُندر کوئے آیو ہُن تے   روپ کو چانن لایو ہن تے

ہاسا اج پھُل کھیل ہویا رے
سوہنا کے سنگ میل ہویا رے   دل سنسار بسایو ہُن تے
روپ کو چانن لایو ہن تے

خوش ہویاں کائے نظر نہ لگے
فِر کائے مناں کسر نہ لگے   آس نے آن ہسایو ہن تے
روپ کو چانن لایو ہن تے

رج کے ہسیئے ہاسا تھایا
رُٹھڑا رُٹھڑا یار ہن آیا   چن چڑھتل نظرایو ہن تے
روپ کو چانن لایو ہن تے

خوشیاں کی رُت صدقے جایئے
سوہنا تیں جِند گھول گھمایئے   لاڈ پیار ہتھایو ہن تے
روپ کو چانن لایو ہن تے

مہراں کے سنگ تکیئے جانیں
نظر کرم کی رکھیئے جانیں   کول منیؔر بلایو ہُن تے
روپ کو چانن لایو ہن تے

گیت۳: منیر حسین چوہدری

مِٹھڑا گیت پیار سُراں ماں گایئے سدا بہار سُراں ماں

رُت سماں کی مچلی ہو کے
ہس آئی پھُل کھیلی ہو کے ہاسا ہیں سنسار سراں ماں
گایئے سدا بہار سُراں ماں

ویہہ ملیا تے سب کجھ ملیو
تارا ہسیا دینہہ چن ہسیو لاڈاں کا لشکار سُراں ماں
گایئے سدا بہار سُراں ماں

سوہنا کے سنگ میل کے صدقے
پیار کی سجر سویل کے صدقے پھُلاں کا ہُبکار سُراں ماں
گایئے سدا بہار سُراں ماں

مِلن گھڑی عیداں تیں سوہنی
سوہنی پیار گھڑی من موہنی دل کی بجے تار سُراں ماں
گایئے سدا بہار سُراں ماں

گیت۴: منیر حسین چوہدری

کائے یاد میرے من بستی رہ
فریاد کِتے مت بنتی رہ
کائے یاد میرے من بستی رہ

کائے خاباں کی تعبیر بنے
نِت اُس کی دل تصویر بنے
کائے آس میرے من پلتی رہ
کائے یاد میرے من بستی رہ

دِل ٹاکی ٹاکی پاڑیں رے
من درد وچھوڑا ساڑیں رے
اگ تتڑی کے دل بلتی رہ
کائے یاد میرے من بستی رہ

لُوں لوں کی سمیاں پیڑاں تیں
دل پانی ہو کے نیناں تیں
جند برفاں ہاروں گلتی رہ
کائے یاد میرے من بستی رہ

کوئے خبرے بھلو آوے نہ
آ دل کو نگر بساوے نہ
نِت اس بن گوری مرتی رہ
کائے یاد میرے من بستی رہ

گیت۵: منیر حسین چوہدری

رُت بساکھ بہار کا میلا
پیر پنجال کی دھار کا میلا
رُت بساکھ بہار کا میلا

اُچیاں ماہلاں کا پہناوا
ہلاں کا رنگ روپن ساوا
سنگت سانجھ پیار کا میلا
رُت بساکھ بہار کا میلا

چانن برف کی چاننیاں کا
نابن ناڑا چھم ندیاں کا
چھمر چھاں پھوار کا میلا
رُت بساکھ بہار کا میلا

ڈھوکاں بہکاں مرگاں کی رُت
نویں نکوری پھلاں کی رُت
مُچ سوہنا سنسار کا میلا
رُت بساکھ بہار کا میلا

ان نا تکیاں جنت بسرے
لاڑاں ماں ہریاول کھِلرے
ہر پاسے ہبکار کا میلا
رُت بساکھ بہار کا میلا

میر حسین خاکی

گیت۶:

آئی رات غماں کی کالی
سینے اگ جدائی بالی
کوئل بولے اُپر ڈالی — سجناں مِٹھو مٹھو بول
میری جان دُکھاں نے گھیری
تیرا بولن کی ہے دیری
سر پر کھلو ایڈ ہے بیری — سجناں مِٹھو مٹھو بول
جانو نال تیرے ہے دور
لے کے کریئے نہ مجبور
روٹی لاؤں ہاں تندور — سجناں مِٹھو مٹھو بول
لموں راہ مسافر تھکی
سر پر پنڈ غماں کی چکی
آپے زہر پُڑی میں پھکی — سجناں مِٹھو مٹھو بول
سجن کتنوں ہے توں دُوکھی
مارے تیر ہجر کی اوکھی
مناں لگے واہ وی سوکھی — سجناں مِٹھو مٹھو بول
مِٹھی بولی بلبل بولے
جے توں راز دلاں کا کھولے
شاعر گھٹ پروانو تولے — سجناں مِٹھو مٹھو بول
دل خاکی کچ کو شیشو
دس توں بھنن کو پیشو
بھیڑو دند نا لگے ریشو — سجناں مِٹھو مٹھو بول

ابرار ظفرؔ

گیت: ہوں نہیں ہوسوں......

گیت میرا نت گائیں گا تم
ہوں نہیں ہوسوں ہوں نہیں ہوسوں
آپ دھیانی سوچاں مانھ جد
میری صورت ابھرے گی
اپنے کول بلائیں گا تم ہوں نہیں ہوسوں
جد وی کوئے بُھل بھلاوے
میرو ناں بلاوے گو
چھم چھم نیر برہائیں گا تم ہوں نہیں ہوسوں
اج کے قدر بیدرداں نا
اوڑک وہ دن آنو ہے
کوکیں گا کرلائیں گا تم ہوں نہیں ہوسوں
اوڑک اک دن حسن خزانو
اپنے ہتھیں بنڈنو ہے
کوڈی مُل چکائیں گا تم ہوں نہیں ہوسوں
فر جد کوئے سُوت کی اٹی
حسن کو مُل چکاوے گو
ڈاہڈا پچھوتائیں گا تم ہوں نہیں ہوسوں
جھولی بھر کے سجرا سجرا
سجر سویل پھلاں کا گجرا
قبر ظفرؔ پر آئیں گا تم ہوں نہیں ہوسوں

گیت ۲:

ابرار ظفر

پکھنو اداسیا رے ڈالی ڈالی بول
دُکھڑاں تے درداں کی گٹھڑی پھرول
پکھنو اداسیا رے ڈالی ڈالی بول

ٹور کے کویلے ماہیو ہن پچھو تاؤں
دور گیاں سجناں کی خیر مناؤں
دُکھڑا یہ لگیاں کا کس نا سناؤں
کس نا یوہ دسوں سینو اپنوں ہوں کھول
پکھنو اداسیا رے ڈالی ڈالی بول

اج منا سٹ گیو ماہیو ہان کو
چکھیو سواد کیسو اکھ بھیڑی لان کو
کناں کچو نکلیو ماہی زبان کو
بھُلیو ہے سوہنو سارا وعدا تے قول
پکھنو اداسیا رے ڈالی ڈالی بول

ہویو کے قصور ماہیا لبھی یاہ سزا
دو دل سانجھا سانجھا ہویا ہیں جُدا
دھکھوں دھکھوں دل کرے میریا خدا
قصِیاں ماں سُنھے گئی جند میری سوہل
پکھنو اداسیا رے ڈالی ڈالی بول

زندگی تیں اُک چلی ہوں بیٹھی رووّں
تیرا دِتا زخماں نا کس طرح دھووّں
ساری ساری رات جوگوں پل وی نہ سووّں
کشتی حیاتی آلی اج ڈانوا ڈول
پکھنو اداسیا رے ڈالی ڈالی بول

موت آوے میرے بہڑے شگن مناؤں
اس روگی زندگی نا اگ وی نہ لاؤں
سجناں کا درداں ماں مرجانو چاہوں
جس پچھے جِند گالی جیئے سوہنو ڈھول
پکھنو اداسیا رے ڈالی ڈالی بول

گیت۳: ابرارظفؔر

انس کی ندیئے بگتی جایئے
یار سجن نا حال سنایئے

بن تیرے رنجور ہویو رے
یار تیرو مجبور ہویو رے
کیوں خبرے توں دور ہویو رے
دیس میرے جھب پھیرو پایئے
انس کی ندیئے بگتی جایئے

دُکھ درداں نے چُور کیو رے
ہجر نے گھُٹ چکرور کیو رے
زخماں کے سنگ چُور کیو رے
دل نا ٹھگیئے آ پرچایئے
انس کی ندیئے بگتی جایئے

توں پردیسیں ہوں اِت اوکھو
دُکھیا ہوں اِت توں اُت سوکھو
ملیو منا درد انوکھو
دُکھڑاں تیں جند جان چھڑایئے
انس کی ندیئے بگتی جایئے

ہوں اِت ڈیکوں توں مت آوے
منا وی کوئے سُکھ مِل جاوے
کون تیرے بن درد ونڈاوے
آیئے آیئے درد بنڈایئے
انس کی ندیئے بگتی جایئے

ہوں تیرو توں میرو اڑیا
دوجو ہونو کہڑو اڑیا
دیس ماں پایئے پھیرو اڑیا
جاتی وار تے مِل مل جایئے
انس کی ندیئے بگتی جایئے

گیت۴: ابرار ظفر

اڑیئے ،نی اڑیئے آ بہلی

لگا سینے غم کا تیر
میری اُجڑ گئی جاگیر
میری کیڈ بُری تقدیر اڑیئے ،نی اڑیئے آ بہلی

توں جا بیٹھی پردیس
منا کھان آوے یوہ دیس
آکے تک جا میرا بھیس اڑیئے ،نی اڑیئے آ بہلی

تیرا کِیاں گیا ویہہ پیار
تیرا قول تے ویہہ قرار
میرو کھسیو چین قرار اڑیئے ،نی اڑیئے آ بہلی

تیں ملیا جا کے چوک
میریں سکھنی ہو گئی ڈھوک
منا طعنہ ماریں لوک اڑیئے ،نی اڑیئے آ بہلی

گیت۵: ابرارظفر

نہ چھیڑ مِنا توں جھلتی بال
توں کے جانے اس دل کو حال

میری جان کسینی روگی روح میرو ہے سوگی سوگی
میرا دل نے کرنی بھوگی کر گیو کوئے حال بے حال
توں کے جانے اس دل کو حال

کے کرنو میں ٹھنڈو پانی دور دراڑے میرو حانی
خصمیں کھا گئی شوخ جوانی نہ مُڑیو میرو مہینواؔل
توں کے جانے اس دل کو حال

کن مُن برھیا ڈھوک پیاریں باجھ سجن کے ہیں کس کاریں
تک تک رستا اکھ بھی ہاریں کیوں نا آیو اس نا خیال
توں کے جانے اس دل کو حال

کے کرنی میں دُدھ کلیاڑی ڈِنہ بِتھریں لامن ناڑی
ہوں تتڑی کیوں ڈم ڈم ساڑی پچھنو تھو میں اک سوال
توں کے جانے اس دل کو حال

دُور کِدے کائے بنجھلی کُوکے دِل میرو بن کوئل ہُوکے
ہجر کو بھامڑ ساڑے پھُوکے بھُل بیٹھو کوئے اگ نا بال
توں کے جانے اس دل کو حال

آس کی پنجبیں جھونسیں ہسیں دُکھیا دل کا چھالا پھسیں
آس اڈیک ماں مِناں دسیں ہجر کیں ساعت اک اک سال
توں کے جانے اس دل کو حال

غلام سرورؔ صحرائی

گیت: ا

چن میرو چڑھیو چوٹیاں تیں اوہلے
ڈھا ربا چوٹیاں نا چن میرو بولے — چناجی کدے کول بسیئے
چن میرو آوے کدے چاننیں راتیں
من پرچاوے میرو آن گلیں باتیں — چناجی کدے کول بسیئے
چن سوہنو دسے منا چاننی نا بنڈتو
آوے کالی راتاں وچ پیار پیار چھنڈتو — چناجی کدے کول بسیئے
اُپر چنار چناں کاگ اج بولیو
آئی تیری یاد ڈاہڈی جیورڑورے ڈولیو — چناجی کدے کول بسیئے

گیت:۲ — غلام سرورؔ صحرائی

پھلاں نے رنگ لایا
سجری سویل سمیں پردیسی مُڑ آیا
اکھ رات کی روئی ہے
سجری سویل سمیں رُت نویں نروئی ہے
اج آوت راہیاں کی
سجری سویل سمیں مکی رات جُدائیاں کی
مِٹھی باس بہاراں کی
سجری سویل سمیں رُت لاڈ پیاراں کی
کائے سانجھ تپوشاں گا
سجری سویل سمیں سر جوڑ کے سوچاں گا

گیت۴: غلام سروؔر صحرائی

جیبھ نہیں ہوتی آتھرواں نا بے آوازاں دُکھ درداں نا
جیبھ نہیں ہوتی آتھرواں نا

کھڑو درد بھیال بنے گو
بن کے سنگی نال چلے گو پرکھے جاچے گو درداں نا
جیبھ نہیں ہوتی آتھرواں نا

دُکھ ندِیاں کا پتّن دُور
تُر تُر کے جِند چکنا چُور چڑھ پھِسیا چھالا پیراں نا
جیبھ نہیں ہوتی آتھرواں نا

ماں نکھڑی وی راہ راہ تکے
راہاں ماں اکھ ڈاہ ڈاہ تکے بچڑا راہی مُڑیں گھراں نا
جیبھ نہیں ہوتی آتھرواں نا

بہن تکے پئی ہو مجبور
آوے ماناں جوگو بِیر اللہ میلے نکھڑ گیاں نا
جیبھ نہیں ہوتی آتھرواں نا

بابُل نالوں پُتری نکھڑی
کانہہ نا روئے دھی کی امڑی سروؔر گِنتی رہ جھوراں نا
جیبھ نہیں ہوتی آتھرواں نا

گیت۴: غلام سرورؔ صحرائی

سجر سویل ہوں راہ کے کنڈے
کِس نا ڈیکوں ٹھنڈے ٹھنڈے

نِت آؤن اِت لوء ہوتی نا
بیتے بیلو نِت روتی نا
نہ کوئے آکے دُکھڑا بنڈے
کِس نا ڈیکوں ٹھنڈے ٹھنڈے

دل کا درد بسون نہیں دیتا
یاد کا کنڈا سون نہیں دیتا
جین نہیں ہوتو جوڑے کنڈے
کِس نا ڈیکوں ٹھنڈے ٹھنڈے

میں راہ ملیا ہمیش اڈیکی
ہو گئی گہلاں کی بسنکیی
آس کی بیل نہیں چڑھتی منڈے
کِس نا ڈیکوں ٹھنڈے ٹھنڈے

اونویں بیت چلی زندگانی
نہ اِس رستے آیو ہانی
کدے نہ آن سنجھیالی گنڈے
کِس نا ڈیکوں ٹھنڈے ٹھنڈے

بھانویں اڑیا ہوں نہیں سوہنی
دل کی چنگی شکل کلوہنی
اپنی شے کیوں آپے بھنڈے
کِس نا ڈیکوں ٹھنڈے ٹھنڈے

ہجراں درد جدائیاں مارے
ملن کی آساں لائیاں مارے
سرورؔ پیار نا ٹکے چھنڈے
کِس نا ڈیکوں ٹھنڈے ٹھنڈے

گیت۵: غلام سرورؔ صحرائی

دِتا ہیں سنیہوڑا رے پھلاں کی بہار نا
سجری سویل جی او آوے گی پیار نا
بِکو جیئو دل جِندے تُھوں تھوں اُلرے
چن ماہی آوے گو تاں لُوں لوں اُلرے
آوے گی اخیر وی لماں انتظار نا
سجری سویل جی او آوے گی پیار نا
آ جا میرا پیار سدوں آجا میری جان رے
جی او میرا مان چناں جیئو ارمان رے
تیری ہے اڈیک میری جند ابیزار نا
سجری سویل جی او آوے گی پیار نا
آوے گو تے دُکھڑا وی آپے ہی بنڈاوے گو
آکے میری دنیا رے اُجڑی بساوے گو
تُونہی تونہی کروں رِگنوں ساہواں کا شمار نا
سجری سویل جی او آوے گی پیار نا
آساں وِچ رہی ہنت سدھراں نے ماری ہاں
آ جا میرا جانیاں رے ڈاہڈی تیں بساری ہاں
گھولی میری جِندے تیرا سہکوں ہاں پیار نا
سجری سویل جی او آوے گی پیار نا

گیت ۶:　　غلام سرورؔ صحرائی

گُجھیا وا دردا بول تے سہی　　ڈُنگھا دُکھ گرول تے سہی

جد کیں اکھ سجن سنگ لائیں
دوئے ڈُنگی ڈاب ڈکائیں　　تکیئے باپھل اوہل تے سہی
ڈُنگھا دُکھ گرول تے سہی

بے آواز بے جیبھا اتھروں
بنیا لہو سڑیاوا اتھروں　　درد انگار پھرول تے سہی
ڈُنگھا دُکھ گرول تے سہی

اوکھا راہ کو راہی ہوکے
یار تپوش سودائی ہو کے　　ہو جا ڈانواڈول تے سہی
ڈُنگھا دُکھ گرول تے سہی

گُم سم چپ سپ رہنو چھوڑ
ہوٹھیں لایا جندرا توڑ　　درد کی گٹھڑی کھول تے سہی
ڈُنگھا دُکھ گرول تے سہی

ندی وفا کی ہڑھ آوے تے
آس کو مکھن چڑھ آوے تے　　پیار کو دُدھ چھچھول تے سہی
ڈُنگھا دُکھ گرول تے سہی

خابیں فرمت مِیت ملے گو
سرورؔ دُکھیا گیت سُنے گو　　من ماں یار ڈھنڈول تے سہی
ڈُنگھا دُکھ گرول تے سہی

گیت۷: غلام سرؔور صحرائی

عرشوں جھڑ کے ڈِھم اک آئی رب نے واہ کشمیر بنائی

بنی خمیر ہے اس کھِٹی کی
ہوں تاثیر ہاں اُس مٹی کی روح میرا نے جنت چاہی
رب نے واہ کشمیر بنائی

میری دھرتی میرو پیار ہے
پھُل ہی پھُل ہے سدو بہار ہے سونو بجے ڈوگی باہیِ
رب نے واہ کشمیر بنائی

رُت خزاں وی کیسر پھُلے
حُسن میرا کشمیر کو ڈُلھے کس کا لہو نے رنگت لائی
رب نے واہ کشمیر بنائی

ہُولا اگ چناروں جمیں
لانبا میرا دل نا ڈھیں جینو آس کی ساہو ساہی
رب نے واہ کشمیر بنائی

چنوں سوہنی دھرتی میری
ربا اس ماں دو گز ڈھیری لوڑوں سرؔور گور بنائی
رب نے واہ کشمیر بنائی

گیت:۸ (بطرز باراں مانہ) غلام سرور صحرائی

چیتر کی رُت ربا
چڑھتل چن چوٹی کد پوچھوں اُت ربا
بیساکھ بہار آوے
چڑھتل چن چوٹی مت سُندر یار آوے
مُج جیٹھ کی گرمی نے
کوئے شوخ بنا چھوڑیو لاڈاں کی نرمی نے
ساون کی رُت برھیا
قسمت جے ہوئی بیساں گا لا پرہیا
کتک ماں یاد کروں
وہ آکے سُن جاتو ہوں کے فریاد کروں
مگھر کو مہینو رے
چاہت دل کی تھی تیرے سنگ جینو رے
پوہ پالا برفاں کا
کورا گل جاناں ان میرا حرفاں کا
مُڑ آیئے ماگھ اڑیا
سجری لسی ہے سریاں کو ساگ اڑیا
پھگنا کی آوت ہے
دُنیا مطلب کی یاہ گوڑ کہاوت ہے

گیت:۹(بطرز باراں ماہنہ) غلام سرورؔ صحرائی

چیتر کی رُت آئی فِر کگو بول پیا
پھُل کھیلی مُڑ آئی فِر کگو بول پیا
بیساکھ بہار کی رُت کھیاری پھُلاں پر
پئی بھُنکے بھنکے فر رت رنگ ہڑ ڈلاں پر
کُجھ ڈُنگھی سوچاں ماں فِر پکھروں بول پیا
کوئے جیٹھ کا گیت مٹھا فر گایا گھگیاں
نے
کُجھ مانجھی فِر تکیا اِن ڈھوکاں لُگیاں نے
دِل پھُر نے رویو تے اکھ اتھروں بول پیا
ہاڑ آیا مُڑیا وا فِر سماں بہاراں کا
فِر پانی بگ آیا اُن اُچیاں دھاراں کا
بے فکرا ہم بانکا ہن گبھرُو بول پیا
ساون کی جھڑیاں مانھ ندیاں کی شونکاں
نے
فِر جند تڑفا چھوڑی دُکھ دل کی ہوکاں نے
برسات کی راتاں مانھ فِر جگنو بول پیا
گیتاں کی سُر چھیڑیں بھادوں کا پپیہا نے
رُکھ رکھ لرزا چھوڑی پت جھڑ کا مہیناں
نے
برسات کی راتاں ماں فِر جگنو بول پیا
رُت کاتک مگھر کی لے آئی برفاں نا
پوہ پالا ماگھ متا کت پھکنیں چرخاں نا
فِر سرورؔ تکواں پر چڑھ تندُو بول پیا

اشتیاق احمد شوقؔ

گیت ا:

نیناں کا تیں کٹورا چکیا تے ڈل گیا
چھپیا وا بھیت سارا آپے ہی کھُل گیا

کتنی ہی وار کیریا اتھروں میں جھولیاں ماں
آساں کا شہر ماں سب کوڑی کے مل گیا
نیناں کا تیں کٹورا چکیا تے ڈل گیا
چھپیا وا بھیت سارا آپے ہی کھُل گیا
چننا پیا ہیں کنڈا ربا توں خیر کریئے
جت جت خزاں گئی اتوں ہی پھُل گیا
نیناں کا تیں کٹورا چکیا تے ڈل گیا
چھپیا وا بھیت سارا آپے ہی کھُل گیا
جس نے دتا ہیں زخم وہ جانتو نہیں ساتھی
اجڑے گی شوق نگری جے یہ بھی گُل گیا

نیناں کا تیں کٹورا چکیا تے ڈل گیا
چھپیا وا بھیت سارا آپے ہی کھُل گیا

گیت۲: اشتیاق احمد شوقؔ

کائے یاد کرے اج کھچل
منا دور کدے توں لے چل سوہنا چن کا دیس کی واٗ
تیرو ضامن میرو خدا

بہڑے کاگ کوئے جد بولے
میرو پیو کلیجو ڈولے او دُور گیا چن آ
تیرو ضامن میرو خدا

توں میرو ہوں تیری کے
چن تاراں تیں آپچھ لے اک روح تے جسم جدا
تیرو ضامن میرو خدا

ہر خوشی کے نال ہے غم
تیری یاد ماں نکلے دم کھلی دیکھوں تیرا راہ
تیرو ضامن میرو خدا

توں حسن تے ہوں پُجاری
تیری بلئیں رُلوں بیچاری کس جُرم کی ایڈ سزا
تیرو ضامن میرو خدا

گیت۳: اشتیاق احمد شوقؔ

چن کی رات، اج کی رات، نہ مُکتی نہ ہوتی لو
چھوٹ گھڑی تے کول میرے رہو!

کسو کسو کسو رہیو ماہی
گھڑی خوشی کی کتوں اج آئی لیکھ گئی تھی گھُمن ڈبو
چھوٹ گھڑی تے کول میرے رہو!

اک چن ہے اُت دوجو اِت
ہوٹھے دِل لگے ہن کِت سِر دھر جنوں پر سو
چھوٹ گھڑی تے کول میرے رہو!

چھپ چھپ تکیں تِناں تارا
میرے سینے چلیں کیوں آرا ہوں دِیئو تے توں میری لو
چھوٹ گھڑی تے کول میرے رہو!

جھنڈ کڈھ نہ او میرا جانی
دے جا پیار کی کائے نشانی اکھ گئیں تیریں کیوں چو
چھوٹ گھڑی تے کول میرے رہو!

کد مِلنو کون یاہ جانے
گھڑی وصلاں کی فِر رب آنے غم گیا ہیں اج کِتے سو
چھوٹ گھڑی تے کول میرے رہو!

چن کی رات، اج کی رات، نہ مُکتی نہ ہوتی لو
چھوٹ گھڑی تے کول میرے رہو!

منشاء خاکی

گیت:

وعدو وی نہ توڑیئے تے قول وی نہ
ہاریئے
واسطو ہے تِنا میری یاد نہ بساریئے
وعدو وی نہ توڑیئے تے قول وی نہ ہاریئے

بکتا ان پانیاں کا چھمراں نا دیکھ لے
اُچا اُچا کاڑ نالے کھمراں نا دیکھ لے
دیں گا یہ گواہی گل سوچیئے بچاریئے
وعدو وی نہ توڑیئے تے قول وی نہ ہاریئے

وطناں تیں دور آکے بسوں پردیس مانھ
مِلیئے ضرور بھاویں جوگیاں کا بھیس مانھ
سراں آلی ڈھوک میری، پھیرو کدے
ماریئے
وعدو وی نہ توڑیئے تے قول وی نہ ہاریئے

منواں کا بُوٹاں کولے، گھر میری ماں کو
ٹھنڈو ٹھنڈو پانی اُس چھاڑی آلی باں کو
یاداں کا المبا ہُن مُچ نہ اُبھاریئے
وعدو وی نہ توڑیئے تے قول وی نہ ہاریئے

گیت۲: منشاء خاکی

خوشیاں کو پیغام بیساکھی
لُٹ گئی عیش ارام بیساکھی
صبراں کو انعام بیساکھی
وصلاں کو پیغام بیساکھی
ہر دِل کو ارمان بیساکھی

گھر گھر خوشیں جھاتی ماریں
ماںجھی ماہلی ماہلی چاریں
لگیں رونق شہر بازاریں
دل کی دھڑکن جان بیساکھی
ہر دِل کو ارمان بیساکھی

میلا لگیں شہر گرائیں
سارا ساںجھی خوشی منائیں
بجیں ڈھول تے بھنگڑا پائیں
میرو مان گُمان بیساکھی
ہر دِل کو ارمان بیساکھی

یارا ڈاہڈی یاد ستاوے
جے کر رُسوں کون مناوے
مِناں صبر قرار نہ آوے
آیا لوک منان بیساکھی
ہر دِل کو ارمان بیساکھی

گیت۳: منشاء خاکی

آئی بیساکھی توں بھی آیئے

تیری یاد کلیجو سلے
میرا دل کا بُوہا ملے
دُنیا میلو دیکھن چلے
مِناں ہور نہ یار ستایئے
آئی بیساکھی توں بھی آیئے

اتھروں میرا چھم چھم بگیں
میری چھپری جھولی سکیں
تیرا مُچ بھلاوا لگیں
مِناں اپنے من بسایئے
آئی بیساکھی توں بھی آیئے

نہ تھکوں تے نہ ہوں اکوں
تیرا رستا پل پل تکوں
جے مِلے تاں کہتاں جھکوں
کائے وصل کی چھانٹ برھایئے
آئی بیساکھی توں بھی آیئے

کس در جاؤں ہوں بے چاری
درد بچھوڑا غم کی ماری
دس جاتو اس روگ کی کاری
سجناں دل میرو پرچایئے
آئی بیساکھی توں بھی آیئے

ڈاکٹر رفیق انجمؔ

گیت ا:

نہ رے نہ دِلا اُنکے ہوتیں نہ روئیے
قسم ہے وفا کی بھلاوا نہ دھوئیے

نہ رے نہ دِلا..........................

جہیں کئی بسنتاں بہاراں تیں اوہلے
دُنیا کا رنگیں نظاراں تیں اوہلے
توں غم لے کے سجناں کے باندے نہ ہوئیے

نہ رے نہ دِلا..........................

اُنھاں کی جفا نہ حساباں مانھ رکھیئے
توں سُکا وا پھُل وی کِتاباں مانھ رکھیئے
ویہ آویں گا چِرکا توں راتیں نہ سوئیے

نہ رے نہ دِلا..........................

کاغذ قلم نا توں بولی بنا کے
لفظاں مانھ درداں کا معنا چھپا کے
غزلاں تے گیتاں مانھ اتھروں پروئیے

نہ رے نہ دِلا..........................

گیت۲: ڈاکٹر رفیق انجم

خوشیاں نا یاد کر غماں نا بساریئے
نِکی نکی خوشیاں کو صدقو اتاریئے
خوشیاں نا یاد کر غماں نا بساریئے

گلاں کی جے گل کروں رات مک جائیں گی
ملن کی رُت خورے فر کد آئیں گی
لوکاں کیاں بولیاں تیں کالجو نہ ساڑیئے
خوشیاں نا یاد کر غماں نا بساریئے

غماں کو نہ غم کر،خوشیاں کی رانیئے
مندو کجھ بولیو وو،دل ماںھ نہ آنیئے
دل کیاں لگیاں نا دلوں نہ بساریئے
خوشیاں نا یاد کر غماں نا بساریئے

کسے کے نصیب ہووے دنیاں ماںھ پیاروی
جِت کولوں چنگی لگیں کدے کدے ہاروی
پیار کیاں بازیاں نا جت کے وی ہاریئے
خوشیاں نا یاد کر غماں نا بساریئے

گیت۳: ڈاکٹر رفیق انجم

آیو تیرو خیال تے اکثر ستا گیو
سُتاں جگا گیو کدے ہستاں روا گیو
آیو تیرو خیال تے اکثر ستا گیو

آ کے کدے تے میرا دل کو یوہ حال دیکھ
اتنا غماں کی بھیڑ تے میری مجال دیکھ

مِناں تیرو پیار سودائی بنا گیو
آیو تیرو خیال تے اکثر ستا گیو

سوچوں تھو تیری یاد توں پاسو پکڑ لیوں
لوکاں کی بولیاں تیں وی بن باس کر لیوں

نازک جیہا خیال کی نیھڑی دبا گیو
آیو تیرو خیال تے اکثر ستا گیو

اس دل کی کائے آس وی پُوری نہ ہو سکی
اک زندگی تھی واہ وی اپنی نہ ہو سکی

ہستاں روا گیو کدے روتاں ہسا گیو
آیو تیرو خیال تے اکثر ستا گیو

گیت۴: ڈاکٹر رفیق انجم

آوی جا تِناں سارا بلاویں
اسمان کا چن تارا بلاویں
آوی جا تِناں سارا بلاویں

کیوں اج توں نویں بستی بسا کے
ہو گیو پسیتے ہستاں روا کے
یاداں کا ڈُبتا سہارا بلاویں
آوی جا تِناں سارا بلاویں

بلاویں میرا خواب،ارمان میرا
ڈھلتی نماشاں تے چڑھتا سویرا
بہلو آ سرگی کا تارا بلاویں
آوی جا تِناں سارا بلاویں

پھلاں کی خوشبو،بہاراں کی کھچل
دِلدار آ دیکھ ساون کی ہلچل
بجلی کا تِناں اشارا بلاویں
آوی جا تِناں سارا بلاویں

گیت۵: ڈاکٹر رفیق انجم

دل لے گیا پیارا پیارا، زورازوری دل لے گیا
تیرا ظالم نین او یارا، زورازوری دل لے گیا

اوہ ظالم سجنا، تیر یہ تیرا نیناں کا
لُٹ لے گیا دل کو چین و یہ دۃ شمن چیناں کا
دل کر کے پارا پارا زورازوری دل لے گیا
دل لے گیا پیارا پیارا، زورازوری دل لے گیا
تیں دِلوں بُھلایا ہوش بُھاں تیں ہاسا وی
میں چھوڑ دتی سب محفل عیش تماشا وی
بُھل گیا ارمان وی سارا، زورازوری دل لے گیا
دل لے گیا پیارا پیارا، زورازوری دل لے گیا
کوئے خواب تے کے ہُن نیندوی پلے چھوڑی نہ
لُٹ لیا خواب خزاناں، پلے کوڑی نہ
مِنا دِنیں دسا کے تارا، زورازوری دل لے گیا
دل لے گیا پیارا پیارا، زورازوری دل لے گیا
تیرے نال گذاری رات وی کون بُھلاوے گو
جہڑو بیت گیو وہ بیلو فِر نہ آوے گو
بُھل گیو نہ بُھلوں دوبارا، زورازوری دل لے گیا
دل لے گیا پیارا پیارا، زورازوری دل لے گیا

گیت۶: ڈاکٹر رفیق انجم

گیو یاد میری دل تیں بھُلا
ماہی تیر ہجر کا لا !
گیو یاد میری دل تیں بھُلا

روؤں نالے اتھروں بگاؤں دن رات ہوں
تِناں سُتاں جاگتاں بلاؤں دن رات ہوں
دیوں واسطو اک واری آ!
گیو یاد میری دل تیں بھُلا

کہہ تھو توں لیاؤں گو ہوں تارا توڑ کے
چلو گیو خواباں کا سہارا توڑ کے
تانی لِکھتاں کی ہور اُلجھا
گیو یاد میری دل تیں بھُلا

چلے گیا دُور مزمان میرا دل کا
رہ گیا ادھورا ارمان میرا دِل کا
ربا سجنا نا فیر مِلا !
گیو یاد میری دل تیں بھُلا

گیت۷: ڈاکٹر رفیق انجم

توں پیار کی بازی ہار گئی
ہائے تیر ہجر کا مار گئی

میری تے جان غزل تھی توں خواباں کو تاج محل تھی توں
جہڑی سینے ٹھنڈیار کرے واہ پیار کی مٹھی گل تھی توں
پر جاتاں سینو ساڑ گئی
توں پیار کی بازی ہار گئی
توں بھُل جایئے تن لکیاں نا نہ بھُلیئے دل کیاں لکیاں نا
نہ چھیڑ وفا کو افسانو کوئے چھوڑ سکے مُنہ منگیاں نا
کیوں رُس میری سرکار گئی
توں پیار کی بازی ہار گئی
سینے لا رکھیئے یاد میری ہو گئی دُنیا برباد میری
بیکار ہے ساری موسیقی سُن دُکھیا کی فریاد میری
کیوں میرا گیت بسار گئی
توں پیار کی بازی ہار گئی
اک بار جے اِنگا آ جاتی کوئے گیت وصل کو گا جاتی
دُنیا کی ظالم دُھپاں مانھ توں بدل بن کے چھا جاتی
ہوں چھاں بیٹھو، دیوار گئی
توں پیار کی بازی ہار گئی

گیت۸: ڈاکٹر رفیق انجم

اک بار آیے کدے ہو سکے
وفا نہ بھُلایئے کدے ہو سکے

توں کہہ تھی میرے شہر آئیو کدے کوئے گیت اپنو بنائیو کدے
میں لکھیا ہیں کجھ گیت اس شہر مانھ تم اپنے ہوٹھیں یہ لائیو کدے
سُنیئے تے گایئے کدے ہو سکے
وفا نہ بھُلایئے کدے ہو سکے

یہ اسمان کا چن تارا وی تیرا بہاراں کا سوہنا نظارا وی تیرا
میرا نین تیری وفا نا ترستا یہ روتا ہڈکتا بچارا وی تیرا
کدے تیں بلایئے کدے ہو سکے
وفا نہ بھُلایئے کدے ہو سکے

کئی رات توں وی تے نہ سو سکی سنگناں کا ڈر نال نہ رو سکی
خورے توں سچ کہہ ہوں ہی بے وفا ہاں واہ گل تیرے تیں وی نہ ہو سکی
یاہ گل چھپایئے کدے ہو سکے
وفا نہ بھُلایئے کدے ہو سکے

میرا راہ تے میرے سنگت وی چھوڑی وہ اُٹھن تے بیسن واہ اُلفت وی چھوڑی
مِناں بلانو یا آنو وی بھُلو میری غزلاں کے سنگ محبت وی چھوڑی
راہ نہ گمایئے کدے ہو سکے
وفا نہ بھُلایئے کدے ہو سکے

سنگیاں کا جد قافلا چل گیا حُسن کا یہ سب چھاملا ڈھل گیا
سالاں تے صدیاں کا بے وفا دن بالاں نا برفاں کو رنگ مل گیا
توں مناں بلایئے کدے ہو سکے
وفا نہ بھُلایئے کدے ہو سکے

نور محمد مجروحؔ

گیت ا:

مُڑی رُت بہاراں کی — باغاں ماں پھُل پھُلیا، ٹھنڈی وا ہے چناراں کی
پانی بگیو ہے ندیاں کو — اک میرو دِل دُکھیا، نالے درد ہے لکیاں کو
رتو لال، جو گھوڑو ہے — سجناں مار گیو مِناں تیرو وچھوڑو ہے
بہڑے سریاں پھُل گئی ہے — چن کی اڈیکاں ماں، میری سُدھ بُدھ بھُل گئی ہے
اُڈ چڑیاں کو ڈار گیو — بے پرواہ چن رے، مناں کیوں توں بسار گیو
چناں تیرئیں آسیں ہوں — تک تک راہ تیرا، روؤں بلیئیں باسیں ہوں
پھُل پھلیا دڑُنیاں کا — زِندگی نے مُک جانو، کم مُکنا نہیں دُنیا کا۔

گیت۲: نور محمد مجروحؔ

کے پات سماں نے لا چھوڑی — کائے بِسری یاد جگا چھوڑی
کُجھ موسم رنگ رنگیلاں نے
کُجھ پھُلاں لال تے پیلاں نے — یاہ میری رُوح تڑفا چھوڑی
کائے بِسری یاد جگا چھوڑی

انماہلی تلاں شِنگراں نے
ان بکتا چٹا چھمراں نے — کُجھ رنگ ماں بھنگ جما چھوڑی
کائے بِسری یاد جگا چھوڑی

اِن آتی مست بہاراں نے
کُکو کا بول پیاراں نے — دِل اتھروں اکھ روا چھوڑی
کائے بِسری یاد جگا چھوڑی

گیت۴: نور محمد مجروحؔ

نہ رے نہ پپیہا بول
دُکھڑاں کی نہ گٹھڑی کھول
نہ رے نہ پپیہا بول

بَچھڑ بیٹھی جھُنکوں رِگیت
کیوں نہیں مُڑیو میرو مِیت
خورے بھُل گیو کیوں پریت
اینویں نہ یہ درد پھرول
نہ رے نہ پپیہا بول

درد چوفیری پھُل گیا رے
اتھروں بن کے ڈُل گیا رے
گہلیں گہلیں رُل گیا رے
ہُن نہ ڈالی ڈالی رول
نہ رے نہ پپیہا بول

موسم کا ہر راز ماں دِسے
بنجلی کی آواز ماں دِسے
گیتاں کا ہر ساز ماں دِسے
خورے کیوں نہیں آتو کول
نہ رے نہ پپیہا بول

شہریں شہریں گلئین لوڑوں
یاداں کو نہ پلو چھوڑوں
پل پل بیٹھی نین نچوڑوں
تھکی جِندڑی پکھو جھول
نہ رے نہ پپیہا بول

گیت ۴: نور محمد مجروحؔ

او پردیسی ڈھول سپاہیا، او پردیسی ڈھول
آجا میرے کول سپاہیا، آجا میرے کول

سنگن مِنا بولیں ماریں
کے کے میرے سِر گذاریں
آس نمانی پل پل ہاریں
ہُن نہ منا رول سپاہیا ہن نہ منا رول
آجا میرے کول سپاہیا، آجا میرے کول

نگر نگر ماں ڈھونڈوں لوڑوں
آس کا تندو توڑوں جوڑوں
نیناں بچوں نیر نچوڑوں
غم کو زہر نہ گھول سپاہیا، غم کو زہر نہ گھول
آجا میرے کول سپاہیا، آجا میرے کول

شِنگر تلا ماہلی سوہنی
ساون کی رُت بچ سلونی
پھلاں ماں ہے خوشبو دُونی
ہجراں کی گھڑ کھول سپاہیا، ہجراں کی گھڑ کھول
آجا میرے کول سپاہیا، آجا میرے کول

او گگناں کیا یارا چناں
تاراں تیں وی پیاریا چناں
دیہنہ کی لو پر بھاریا چناں
میرو پیار نہ تول سپاہیا، میرو پیار نہ تول
آجا میرے کول سپاہیا، آجا میرے کول

طارق فہیم

گیت:

ہوں گیتاں کی رانی اڑیا
توں چھمراں کو پانی اڑیا

جنگل بوٹا نکا تیرا
ہر جا مانھ ہیں ڈیرا میرا

درد بھری ہے کہانی اڑیا
توں چھمراں کو پانی اڑیا

پیار کی بستی جگ تیں اوہلے
دل کا کوئے بھیت نہ کھولے

کون ہے کس کو ہانی اڑیا
توں چھمراں کو پانی اڑیا

پرلے نکے بیٹھی دیکھوں
نالے اگ ہجر کی سیکوں

آوے مُڑ کد جانی اڑیا
توں چھمراں کو پانی اڑیا

☆☆☆☆☆

گوجری غزل کو سفر

غزل یا شاعری جیسا نازک موضوع پر گل کرن یا سنݨ واسطے توجہ بہت ضروری ہے۔ تے اس نا پوری طرح سمجھݨ واسطے تم نا میر ناݪ پچھیڑے چلنو پوئے گو کیونکہ گوجری غزل توں پہلا اردو تے فارسی غزل کو مطالعو وی میرے نزدیک ادھوری کوشش ہے۔ اس توں پہلاں ہم نا غزل تے اس توں وِی پہلاں شاعری کو منڈھ لوڑنو پوئے گو۔

کائنیات جس حالت ماں مھارے سامݨے موجود ہے۔ یاہ سدا توں ایسی نہیں تھی۔ بلکہ ایک طویل ارتقاء توں بعد اس شکل ماں آئی۔ لیکن خالق کائینات کا تصوّر ماں اس کو نقشو وجود توں بہت عرصو پہلاں توں موجود تھو۔ اس طرح ہر تخلیق کا وجود ماں آݨ توں اس کا تصوّر کی ایک الگ بلکہ زیادہ ضروری تاریخ کو مطالعو ضروری ہے۔ علامہ اقبالؒ نے بالکل سچ فرمایو ہے کہ: ع اُٹھتا ہے قدم پیچھے بنتا ہے نشاں پہلے

دنیا کی باقی تخلیقات کی طرح غزل، شاعری یا ادب کو نشان وِی کاغذی اور قلمی شکل ماں آݨ توں پہلاں تصوراتی طور پر موجود رہیو ہے۔

جد ہم زبان تے ادب کو ذکر کراں تاں یاہ گل صاف ظاہر ہو جائے، جے اپݨا دِلی مدعا نا دوجاں پر ظاہر کرنو انسان کی اہم ترین ضرورت رہی ہے۔ تے اسے اظہار واسطے زبان وجود ماں آئی۔ لیکن انسان کی زبان توں ادا ہوݨ آلی ہر گل ادب نہیں تے فِر گل نا چج ناݪ بیان کرنو تے لطیف جذبات کو اظہار ادب ہے اور شاعری۔

اپݨا جذبات نا، اپݨا مفہوم نا خوبصورتی ناݪ ادا کرنوے تے دوجاں تک پہچاݨو

شاعری ہے۔اس طرح شاعری کو آغاز تے انسانی تاریخ کو آغاز اک ہی نقطہ پر پہنچ جائے اس سلسلہ ماں اختر الایمان کو بیان میرے نزدیک بڑو وزن دار ہے کہ:

''دھرتی پر جس دِن پہلا پھول کھلا تھا، پہلی بارش ہوئی تھی، پہلا ظلم ہوا تھا،شاعری اسی لمحہ شروع ہوگئی تھی اور جب تک حسن موجود ہے شاعری ہوتی رہے گی''۔

میرے نزدیک شاعری کو آغاز اُس توں وی تھوڑو پہلاں ہو یو۔جد پہلا انسان کی تخلیق ہوئی اور اُس نا جنّت جیسی جگہ ملی جِت آسائش کی ہر واہ چیز وی موجود تھی۔جس کا انسان تصوّر وی نہیں کرسکتو تے آدم علیہ السلام نے سب کجھ ہونڑ کے باوجود اپنڑے اندر ایک خلا محسوس کیو اور ایک ایسا وجود کی دعا کہ جس ناں اس کی دلجوئی ہو سکے۔اُن کا ذہن ماں یوہ کمی کو احساس تے دل لبھانڑ آلا اک وجود کو تصوّر ہی میرے نزدیک شاعری کو آغاز ہے۔تے اَج شاعری جتنی صنفاں ماں تقسیم ہوگئی ہے۔اُنھاں نا سامنے رکھ کے اگر اُس احساس کو اُن جذبات کو تصوّر کیو جائے، جہڑا ان کا ذہن ماں پیدا ہو یا تھا تاں ویہ غزل کی موجودہ تعریف پر پورا اتریں کہ ''غزل کے لغوی معنی ہیں عورتوں سے باتیں کرنا''اس لحاظ ناں وی اگر حوّا کی بیٹی کے متعلق کائے گل کرنی یا سوچنی غزل ہے تاں حوّا کے متعلق آدم کو پہلو تصوّر یا اُن کے بارے دعا بلاشبہ پہلی غزل تھی۔

اِک نازک نقطو جہڑو سمجھن کی ضرورت ہے کہ اگر جذبات یا مفہوم خوبصورتی ناں ادا کرنو شاعری ہے تاں یہ سب خصوصیات تے غزل ماں وی موجود ہیں۔فر شاعری وچوں غزل کی الگ اہمیت یا خاصیت کے رہ جائے اس واسطے ہم نا جدید اردو غزل کا ایک بڑا شاعر ڈاکٹر بشیر بدر کولوّں رائے لینی پوئے گی۔ویہ کہیں کہ عورت کے سامنڑے گل بات ماں انسان کو لہجو قدرتی طور پر سنور جائے اگر اپنا مفہوم نا سلیقہ ناں بیان کرنو شاعری ہے تاں شاعری کو مزید

سنور یوڑو لہجو غزل ہے گویا غزل ادب یا شاعری کی سب توں اعلیٰ اور سلجھی وی قسم ہے۔

میرے نزدیک ''خدائی تخلیقات ماں عورت کو جڑا اعلیٰ مقام ہے۔ انسانی ادب ماں اس کے شایان شان لہجو یا سلیقو غزل ہے'' یا مختصر کہنو ہوئے تاں ''نازک کا بارہ ماں نازک خیالی غزل ہے'' کیونکہ ہر تخلیق کا وجود ماں آن توں پہلاں اس کو تصوّر موجود تھو۔ یا تصوراتی طور پر شاعری اور خصوصاً غزل کی تاریخ پہلا اِنسان تک پہنچے اور ان کی زبان توں ادا ہون آلو پہلو کلام تخیل کا طور پر شاعری تھی۔ اور ادب تے شاعری کی تعریف اور تقسیم کے مطابق اک عورت کا وجود کو تصوّر ہی غزل تھو تے اس طرح پہلا انسان تے ہی شاعری کو آغاز کیو اور سب توں پہلاں وجود ماں آن آلی صنف غزل تھی اس توں انکار کی گنجائش نہیں ہے۔ وقت کے نال نال ہر تخلیق کی طرح ادب کا میدان ماں وی ترقی ہوئی۔ نواں نواں تجربا ہویا نویں نویں صنف وجود ماں آئیں تے الگ الگ صنفاں کی پہچان واسطے تعریف اصول تے ضابطا مرتب ہویا۔ مگر بنیادی اصول ویہی رہیا۔ سب توں پہلی غزل ''عورت کو تصوّر'' سب توں پہلو قصیدو ''سبحان اللہ'' تے سب توں پہلو مرثیو ''آ تھروں'' کی صورت ماں وجود ماں آیو۔

غزل کا اصطلاحی پہلو پر گل کرن توں پہلاں اک ہور نازک خیالی کو ذکر ضروری سمجھوں، ہر اک نازک مزاج جانور ہے۔ ہرن کا بچہ نا ''غزالہ'' کہیو جائے۔ وہ جس ویلے شکاریاں کا گھیرا ماں آ کے مجبور ہو جائے تے اُس کا منہ توں جہڑی چیخ نکلے اُس نا غزل کہیں۔ اس کی تصدیق اک روسی شاعر کا بیان توں ہوئے کہ شاعری اک کمزور انسان کا اندرونی کرب کو اظہار ہے۔

غزل کی تعریف ادب کا ماہرین نے کئی طرح نال کی ہے۔ پر میرا ذاتی مطالعہ کے مطابق مِنا جہڑی تعریف سب توں زیادہ موزوں لگے واہ ہے اللہ پاک کا اپنا کلام ماں۔ قُر ان

پاک چودھواں سپارہ ماں سورۃ النحل کی آیت نمبر ۸۲ ماں جانوراں کا فائدا بیان کرتاں، انکا، بال، ریشہ یا تندُو کا معنیٰ ماں اشعار کو لفظ استعمال ہو یو ہے (و مِن اصوافھا و اوبارھا و اشعارھا) جد کہ اسے سُورۃ کی آیت ۹۲ ماں کتیا واسُوت کی اٹی واسطے غزل کو لفظ استعمال ہو یو ہے (ولا تکونوا کاالّتی نقضت غزلھا) ۔ اتفاق کی گل ہے جے یہ دوئے مثال گوجرا ماحول کی ہیں تے اس زندگی کو تجربو رکھن آلا کسے وی لِکھاڑی واسطے اُس پوہریا کو انداز ولانو مُشکل نہیں ہوسیں جس نال تندو تندو ناتُم کت تے اٹیر کے اٹی بنیں۔ غزل کی تخلیق ماں وی اسے تجرباتوں گذرنو پوئے تے لہٰذا غزل کی ساخت نا سمجھن واسطے اس توں بہتر کائے مثال نہیں پیش کی جاسکتی۔

اس تاریخ توں بہت بعد ماں جد انسانی تہذیب تے ترقی کی تحریر کو سلسلو شروع ہو یو تے تخلیق کی تقسیم اور حد بندی طے ہوئیں۔ غزل کا بنیادی لوازم تے عربی شاعری ماں لبھیں پر غزل کی موجودہ شکل لو رواج فارسی ماں ہو یو۔ جس نا اردو نے مزید نکھار بخشیو۔ اَج فارسی تے اردو توں علاوہ پنجابی، گوجری اور بے شمار دوجی زباناں ماں وی غزل لکھی جا رہی ہیں۔ مگر زباناں کا فرق نالؔ غزل کی تعریف یا شکل ماں کوئے فرق نہیں سامنےؔ آیو۔

شاعری اِک ایسولاڈ لو جیو روگ ہے جس کی پالؔ پرہیز ہر اک تے نہیں ہوسکتی تے غزل جیسی نازک صنف واسطے مزید احتیاط کی ضرورت ہوئے سچ تے یوہ ہے کہ غزل وہی لکھ سکے جس نا محبوب کی ناز برداری کو چج آیو ہوئے۔

غزل کی شناخت واسطے اُس کی ساخت، مزاج تے اسلوب کو خیال رکھنوؔ ہوئے۔ غزل کی ساخت تے اصول یہ ہیں کہ غزل ماں پنج یا اس توں زیادہ شعر ہو یں۔ ہر شعر دو مصرعاں پر مشتمل ہوئے۔ پہلا دو مصرعا ہم ردیف اور ہم قافیہ ہو یں۔ اس نا مطلعو کہیو جائے۔ کئی دفعہ دوسرو شعر بھی اِسے طرز کو ہوئے۔ تاں اُس نا ''حسنِ مطلعوؔ'' کہیو جائے۔ تمام

شعراں کو ہم ردیف تے ہم قافیہ ہونوؔ ضروری ہے۔ معنی لا لحاظ ناںؔ شعر اپنی جگہ مکمل ہوئے۔ اور ہر شعر کو مضمون الگ ہوئے کئی دفعہ دو یا اس توں زیادہ شعر اک ہی موضوع پر ہوئیں۔ اس نا اس نا قطعو کہیو جائے۔ ہاں جدید غزل ماں یاہ گنجائش وی موجود ہے۔ کہ پوری غزل ایک ہی موضوع پر ہوئے جس نا ''غزل مسلسل'' کہیں۔

ادائیگی کا لحاظ ناںؔ غزل لطیفہ کے نزدیک جا لگے یعنی سنن آلاؔ کی توجہ شامل ہونوؔ ایک مصرعہ توں بعد تشنگی کو احساس یا پہلی جیسی کیفیت جس کو جواب عموماً دوسرا مصرعہ ماں موجود ہوئے، یا اس طرح سمجھ لیو کہ سننؔ آلو غزل کہنؔ آلاؔ کی تجرباتی کیفیت محسوس کر تو رہ جائے، تے یوہی وہ مقام ہے جت سنن آلاؔ کا منہ توں ''واہ'' کا لفظ نکلے۔

موضوع کا اعتبار ناںؔ غزل کو دائرو وسیع ہو گیو ہے۔ اور شاید ہی کوئے ایسو موضوع ہوئے، شاعری کو جہڑو غزل ماں نہ آیو ہوئے لیکن غزل کی پہچان یا شناخت واسطے خیالی نازک بیانی بے شمار موضوع آ جانؔ کے باوجود وی غزل کو سارو تانوؔ بانوؔ محبوب کا تصوّر کی چوفیری بنیو جائے، بے شک غزل ماں اَج ہجر و فراق ملنؔ وچھوڑا درد، خوبصورتی، غم جاناں، غم دوراں کے ناںؔ ناںؔ تصوّف جیا موضوع وی داخل ہو گیا ہیں۔ پر اس کی پہچان اَج وی تغزل اور نغمگی توں ہے، جہڑی اُس کی بنیادی خصوصیت تھیں۔

غزل کا بارہ ماں ہنؔ تک جو کجھ کہیو گیو ہے۔ یوہ فارسی اور اردو غزل کی طرح پنجابی اور گوجری پر وِی ثابت ہوئے۔ اس کی ایک وجہ یا وِی ہے کہ شاعری اور خصوصاً غزل کو تعلق دِل ناںؔ ہے اور دل کی کائے اِک زبان نہیں ہوتی۔ دل کو سرمایو جذبات ہوئیں۔ انھاں کا اظہار واسطے کائے وِی زبان استعمال کی جا سکے۔

گوجری ادب کی تاریخ چونکہ مرتب نہیں اس واسطے اس کا آغاز کو صحیح اندازو مشکل

ہے۔ بہر حال موجود شہادتاں کے مطابق گوجری شاعری کو آغاز یارھویں صدی ماں ہویو۔ لیکن یاہ زبان اَج کی گوجری زبان توں ذرا مختلف تھی۔ پھر وقت کے ناں ناں اس ماں نکھار آتو گیو۔ آج بھی ہندوستان ماں گوجری ناں ملتی جلتی ساری بولیں بولی جائیں۔ لیکن کوئے اِس نا گوجری کوناں نہیں دیتو۔ پر ۱۱۔۷۱ء صدی کا شاعراں نے اپنی اس ویلا کی زبان واسطے باضابطہ گوجری کوناں استعمال کیو ہے۔

گوجری زبان نا اپنی اصلی حالت ماں محفوظ رکھن ناں سب توں زیادہ ہتھ اُن خانہ بدوش قبیلاں کو ہے۔ جنھاں نے تحریری سہولیات نہ ہون توں پہلاں وِی صدیاں تک اس زبان کو لیھو سینہ با سینہ اپنی اصلی حالت ماں موجود رکھیو۔

گوجری زبان نا موجودہ حالت ماں اور تحریری طور پر نکھار کے دنیا کے سامنے پیش کرن کو سہرو بلاشبہ جموں و کشمیر کلچرل اکیڈیمی کے سر ہے۔ جس نے ۱۹۷۸ء ماں گوجری شعبو قائم کر کے اس زبان کی پذیرائی کی۔ گوجری ادب کی تاریخ وی تے زیادہ طویل نہیں۔ پر خصوصاً گوجری غزل تے اس کل کی بچی ہے۔ جھڑی کم عمر ضرور ہے۔ پر لفظاں کی خوبصورتی، سوجھ، بناوٹ، شوخی تے خیالات کی امیری ماں دوجی پہناں توں ذرا وی گھٹ نہیں۔ بھانویں گوجری ماں غزل تے باقاعدہ طور پر ۱۹۶۵ء توں بعد ہی لکھی گئی ہیں۔ اس عرصہ ماں اچھی غزل وجود ماں آئی ہیں۔

کسے وِی زبان کا ادب پر زبان بولن آلاں کا سماجی تہذیبی پس منظر کو اثر وی لازمی طور ور ہوئے اور اس دھرتی کی تاثیر وی شامل ہوئے جس پر کائے تہذیب تے زبان جمی پلی تے جوان ہوئی ہوئے۔ گجر قوم کی تاریخ کی طرح گوجری زبان نے وِی کافی عرصہ تک تتی ہوا برداشت کی ہیں اور انتی گھاٹی بادھی، لتھی، چڑھی شاید ہی کسے ہور زبان نے دیکھی ہویں۔

اس ماں شک نہیں کہ غزل کی ابتداعربی تے فارسی شاعری ماں شروع ہوئی اوراس توں بعد اردواور پنجابی شاعری نے اس صنف نا پوری طرح قبول کیو۔ اوراس حدتک کہ غزل اردو شاعری کی پہچان اور جدید شاعری کی سب توں مقبول ترین صنف اورشاعری کی ملکہ بݨ کے سامݨے آئی۔غزل اَج وِی کئی زباناں ماں لکھی جارہی ہے۔ پر یاہ گل صاف واضح ہے کہ اردوتوں بغیر کسے وِی دوجی زبان کو گوجری پر براہِ راست کوئے احسان نہیں۔ فارسی کو اگر کوئی اثر ہو یو، وہ اردو کا رشتہ ناں ہوئے گو تے باقی زباناں ماں گوجری کے قریب ترین پنجابی ہے۔ پنجابی کو گوجری زبان ناں اورخصوصاً شاعری کا میدان ماں گہرورشتو موجود ہے۔جس کی وجہ اک جیسو سماجی تہذیبی تے ثقافتی پس منظر ہےاوراس گل کو اعتراف وِی کرنو پوئے گو کہ گوجری کی مشہور صنف سی حرفی پنجابی کی دیݨ ہےاور گوجری ماں وی کامیاب سی حرفی انھاں ہی شاعراں نے لکھی ہیں۔جھڑا پہلاں پنجابی ماں لکھتا رہیا تھا۔

لیکن اِت یوہ ذکر وی ہوں ضروری سمجھوں کہ پنجابی غزل کی تاریخ وی اتنی طویل نہیں کہ گوجری غزل پر کائے چھاپ چھوڑتی۔ گوجری ادب کی اپݨی عمر وی بڑی گھٹ ہے اس کا کجھ نقصان وی ہیں۔جھڑا گجر قوم صدیاں توں برداشت کرتی آرہی ہے۔ پر اک خوش قسمتی وِی ہے۔ اس کے ناں ہی جے کم عمرآلا کے اگے جوانی کا مرحلا ہویں تے چڑھتی جوانی کو لطف گوجری شاعری تے گوجری غزل ایک ایسا دور ماں اتھا رہی ہےجس نا پوری طرح ترقی یافتہ دور کہیو جا سکے۔ کہݨ کو مقصد یوہ ہے کہ جت بچ ساری زبان ڈھلتی عمر کو فکر لے کے بیٹھی وِی ہیں بلکہ کجھ اک تے ڈبتاں ڈبتاں باندے ارہݨ واسطے کوشش کریں۔ اِت گوجری نا اس طرح کو کوئے غم نہیں بلکہ گوجری شاعری اور گوجری غزل کی جوانی پوری قدر دانی اور پذیرائی ہورہی ہے۔

دو جو پہلو جھڑو کم عمر کی وجہ توں گوجری غزل واسطے خوش قسمتی کو باعث ہے کہ جد

غزل فارسی ماں شروع ہوئی تاں اُس کو رنگ ڈھنگ کجھ ہور تھو، پر گذرتا وقت کے ناں ناں تہذیب بدلیں۔ رسم وراوج بدلیا۔ جدید سائنسی ایجادات ہوئیں۔ کائینات کا بارہ ماں نواں نواں رزا کھلیا۔ نواں تجربا ہویا۔ ہر میدان ماں اِن بدلتی قدراں تے نواں تجرباں کو اثر غزل پر وی ہو یو۔ غزل جہڑی شروع ماں شراب، شباب، میخانہ، شمع، تپنگا تے گل وبلبل کے چوفیری پھرے تھی، وقت کے ناں ناں حقیقت پسندی تے غم دوراں کی تلخی بھی غزل ماں اس حد تک داخل ہوگئی کہ اَج اردو کو ایک شاعر کہہ:

؎ پہلے غزلیں شراب پیتی تھیں نیم کا رس پلا رہے ہیں ہم

حقیقت پسندی ماں شاید سائنسی ایجادات تے تجربات کو بڑو ہتھ ہے۔ اَج کی اردو غزل ماں دیئو لے کے وی لوڑیاں ماں نہ کدے سروقد محبوت لبھے نہ مؤ کمر، گل وبلبل تے پرواز کا قضیہ وی کوئے نہیں گنتو تے شراب کو نشو وی ختم ہو کے ہن تلخی کو احساس ہون لگ پیؤ ہے جد کہ یہ سب کیفیات پرانی غزل کی پہچان تھیں۔ مختصر یاہ کہ جت اردو غزل صدیاں کی مدہوشی توں بعد پہنچی ہے گوجری غزل نے اکھ ہی اُسے پڑا پر کھولی ہیں۔ اور پہلاں ہی حقیقت ناں نظر ملائی ہیں۔ جتنا تجرباتوں بعد اردو غزل ماں نکھار آیو ہے۔ اور جس غزل نا بڑا فخر ناں جدید غزل کو ناں دِتو جائے گوجری غزل نے اپنو سفر ہی اُتوں شروع کیو ہے۔ گوجری ماں جدید تے قدیم کو سوال ہی نہیں گوجری ماں یاہ جدت نمایاں ہے اور اِس نا اُن تجرباں توں نہیں گذرنو پیتو نہ ہی گوجری غزل ماں وِیہ پرانا اشارہ ہیں جھاں نا اَج کی شاعری ماں عیب کے برابر سجھیو جائے یاہ اک ہور خوش قسمتی ہے کہ گوجری غزل کی غزل کی گل کرتاں فارسی تک کو حوالو اس واسطے ضروری ہو جائے کہ غزل بنیادی محرک عشق ہے اور عشق زباناں کی حد بندی قبول نہیں کرتو۔ اِس ماں شک نہیں کہ غزل کو موجودہ مجسمو فارسی تے تراش کے باندے آنیو۔

لیکن اِس حقیقت توں وِی انکار کی گنجائش نہیں کہ غزل کی روح ہمیشاں توں موجود تھی اور موجود رہ گی۔ اِس طرح اگر عشق تے تغزل ازلی جذبا ہیں تاں غزل کی عمر وی واہ نہیں جہڑی فارسی توں اُراں گنّی جائے لہٰذا گوجری غزل کو ذکر کرتاں عین ممکن ہے کہ نا بچوں بچوں پچھّاں جانو پے جائے۔

اِک ہور گل کو اعتراف کرنو وی ہوں ضروری سمجھوں کہ جِت لطیف جذباں کا اظہار واسطے فارسی تے اردو غزل کو سہارو لیو۔ گوجری شاعری ماں یوہی کم شروع شروع ماں اک ہور صنف سی حرفی توں لیو جاتو رہیو ہے۔ بلکہ پنجابی کو وِی یوہی حال تے تے سی حرفی پنجابی توں ہی ڈھل کے گوجری ماں آئی ہے۔ یعنی موضوع کا اعتبار ناں سی حرفی غزل کے بڑی قریب ہے اور دوآن ماں اک جیا س مضمون شامل ہیں۔

ہاں ظاہری شکل تے علم و عروض کی تقسیم انھاں نا الگ الگ صنف بناویں۔ پھر وِی ہوں سی حرفی نا غزل کی سوکن نہیں سمجھتو۔ بلکہ غزل جد توں گوجری شاعری ماں داخل ہوئی۔ اک بھر پور اور آزاد صنف کا طور پر اپنٹی سوہنٹی صورت تے پوری اہمیت کے ناں موجود ہے، اور اس ماں تخیّل کی رنگارنگی تے معنوی وسعت کی کائے کمی محسوس نہیں ہوتی اور گوجری غزل ماں وہ سب کجھ موجود ہے۔ جہڑو اردو غزل نے صدیاں کا تجرباں توں بعد حاصل کیو ہے۔

گوجری غزل کی تاریخ زیادہ پرانی تے نہیں۔ پھر وی اَج تک گوجری ماں جتنی وِی غزل لکھی گئی ہیں اور جن جن شاعراں نے اس ماں طبع آزمائی کی یا منہ ماریو اِن ساراں نا پڑھن توں بعد جہڑی گل سامنٹے آنویں۔ اُنھاں بچوں کجھ اک گل اپنی جا کی ہیں، شریکاں کے باندے کرن جوگی نہیں۔ غزل نہ عوام کا پڑھن سنن کی چیز ہے تے نہ ہی غزل لکھنو عام آدمی کا بس کو کم ہے۔ پر اِس کے باوجود تقریباً ہر ایک شاعر نے غزل لکھن کی کوشش کی ہے تے اِس

کوشش ماں کجھ لوک ظاہری شکل کو خیال وی نہیں رکھ سکیا۔ تے اُنھاں نے جو کجھ لکھ کے اس پر غزل کو لیبل لایو ہے، گویا سوہنا جیا محبوب نا ہالیاں، مانجھیاں آلی لیر لوائی ہیں۔ یوہ رواج اتنو عام ہویو کہ اج تک وی بچ سارا نواں لکھاڑی کجھ وی لکھ کے اس ور غزل کو عنوان لاویں تے ہر سال نویں کتاب چھاپ لیں۔ بہرحال ہوں اپنی جا اس طرح کی تحریراں نا غزل نہیں تسلیم کرتو۔ غزل میرے نزدیک اک پیاری تے محبوب شے ہے اور جس طرح میں پہلاں وِی ذکر کیو کہ غزل کو مزاج وہی خوش قسمت سمجھ سکیں، جنھاں نا محبوب کی ناز برداری کو چج اَتو ہوئے۔ اس ماں شک نہیں کہ منزل کے اندر موضوع تے مضموناں کی وسعت ہوگئی ہے اور ہر قسم کا مضمون شامل ہوگیا ہیں۔ لیکن اس کے باوجود کجھ مضمون ایسا ہیں، کجھ لفظ تے اشارا ایسا ہیں، جہڑا غزل نے کدے برداشت نہیں کیا اور وے یہ غزل کے اپر بھار محسوس ہویں۔ اس مانھ کجھ بڑا شاعراں نے وی لاپرواہی برتی ہے۔ ذرا دیک یہ کجھ اک شعر:

آؤ مھیس اپنی کھڑاں کشمیر رے تم کیوں اِت دھپ سڑیں دلگیر رے
آٹو دانو، خرچ تے گھاہ کی بھری گھوڑا اُپر بسترا تے لیر رے احمد دین عنبرؔ

ہر جا بھرنی ہامی جنیا تیری کھلی خامی جنیا
پچھے ڈھک کے بیس نہ رہیے اگے لنگھ حرامی جنیا صابر آفاقی

یا صابر آفاقیؔ ہوراں کی غزل کا ہی یہ شعر دیکھو:

ق دس دس کے پتر پھیرے وہ عاشق نہ ہوؤ بکروٹ ہوؤ
جو کھیڈ نہ سکیو ٹیم کے نال اوہ اس میدان تیں اوٹ ہوؤ

یا یوہ شعر دیکھو:

ے تِتا کس نے دسیو جھلیا چلتو رہیے لیلو بن کے

غزل ماں اس طرح کو ذکر غزل ناں ظلم نہیں تے ہور کے ہے؟ گوجری غزل ماں ویسے تے گوجری کا ہر اک شاعر نے کوشش کی ہے، پر اس کو مزاج کجھ اک ہی سمجھ سکیا ہیں۔ منا ذاتی طور پر شعر ناں پیار ہے۔ بڑا یا چھوٹا شاعر کو تصوّر میرا ذہن ماں نہیں، ہوں اچھا شعر کی تعریف کروں گو، بھانویں شاعر نے وہ اک ہی شعر لکھیو ہوئے اور اکثر ایسو ہوئے کہ کوئے اک شعر ہی کسے شاعر کی پہچان بن جائے اور شاعر نا شہرت بخشے۔ ہوں دراصل یاہ گل کہنا چاہوں کہ گوجری غزل ماں کجھ ایسا شاعر وی ہیں جنھاں نے اچھی غزل لکھی ہیں اور غزل لکھن کی صلاحیت رکھیں بھانویں اُن کو کلام ہور کجھ سال کتابی صورت ماں نہ آوے پر شیرازہ ماں اِن غزلاں کی شمولیت اِن نواں شاعراں کی حوصلہ افزائی واسطے اہم ہے۔

پہلا پُور کا جن شاعراں نے کتاب چھاپی ہیں۔ ساراں نے غزل شامل کی ہیں۔ جناب نسیم پونچھی کی نین سُلکھنا، اسرائیل اثر کی ''دھکھتیں آس''، اقبال عظیم کی ''ریجھ کولیّں'' اسماعیل ذبیح کی 'انتظار' اسرائیل مہجور کی 'نغمہ کوہسار' مخلص وجدانی کی ''ریراتے سانجھو کھلاڑو'' عبدالغنی عارف کی ''چھمر چھاں'' صابر آفاقی کی ''پھل کھیلی تے کیسر کیاری، احمد دین عنبر کی غزلاں کا دو مجموعا ''رموز و اسرار گوجری شاہکار'' تے ''گوجری گیان عنبر کو دیوان'' قابل ذکر ہیں۔ اگر ان ساراں کو تنقیدی جائزہ لیو جائے تاں کجھ تلخ حقیقت سامنے آویں۔ جہڑا غزل کا مزاج نا سمجھ سکیا ہیں وے یہ لکھن ماں آلسی ہیں تے جہڑا کھلاّ ڈُلاّ لکھیں وے سمجھن تیں قاصر ہیں۔ یاہ گل صرف صاحب کتاب شاعراں ماں نہیں بلکہ باقی شاعراں وچوں وی جہڑا جہڑا اچھی غزل لکھن کی صلاحیت رکھیں۔ وے یہ خدا جانے کیو لکھن تیں آلس کریں۔ تے نتیجو یوہ ہوئے کہ اُن لوکاں نا لکھن کی کھل لبھ جائے۔ جہڑا غزل نال انصاف نہیں کرسکتا۔

صابرؔ آفاقی ہاروں گوجری ادب واسطے اسرائیل اثرؔ کی خدمات کو اعتراف نہ کرتو

کفر ہے تے شائد گوجری ماں پہلی غزل کا خالق وی وہی ہوئیں تے سب توں زیادہ غزل لکھن آلا وی جنہاں نے کُجھ چج ہی سوہنا مضمون غزل ماں سمیٹیا ہیں لیکن وے یہ بنیادی طور ور گوجری گیت کا شاہسوار ہیں۔ غزل کا میدان ماں انکی گرفت اتنی مظبوط نہیں رہتی۔ اِت وی انکی کامیابی کو راز انکی غزلاں کی نغمگی یا گیت پن ہے۔ جسواسطے انھاں نے پنجابی ساز تے اردو لفظیات کو وی خوب استعمال کیو ہے۔ ان کی کجھ غزل اس حد تک اردو اور ہندی زدہ ہیں کہ پڑھن آلا نا یوہ احساس ہوئے کہ گوجری زبان شاید غزل واسطے موزوں نہیں۔ ذرا یہ شعر دیکھو:

فِرمتاّ ارمان میرا اس کا در تک لے گیا ناز بے پرواہ تے حسن منظر تک لے گیا

میں زمانہ تے چھپا رکھیو تھو وہ اپنو خلوص دردِ دل کی کوٹھڑی تے بحر و بر تک لے گیا

ے دِتا میں ننگ و ناموس و جوانی تے امنگ اس نشیلا کی محبت فِرمتاّ ازمائے تھی

ہور کجھ مصرعا دیکھو ع نہ کم آئے رِندی نہ اِت ہوشمندی

یا ع کجھ کہو بہاراں کی کلیور نگ دے کے گئی صبا کنگا

کسے وی زبان ماں دوجی زبان کا لفظاں توں پرہیز پوری طرح نہیں ہوسکتی لیکن لفظ اتنا ہی استعمال ہونا چاہیئے جہڑا زبان کے بچ جذب ہوجائیں۔ اس کے باوجود ہوں یاہ گل وِی تسلیم کروں کہ اگر وے یہ توجہ دیتا تاں بہت اچھی غزل لکھ سکیں تھا۔ انھاں کی غزلاں کا کجھ اک شعر جہڑا پڑھن سنن آلاں نا بہت پسند آیا ہیں:

ے خوشیاں نالے کے نہیں غم اپنا دیتو یاہ تن کی کہانی وہ دِل کو فسانو

ے سرگی کی ساس لے جا آساں کی شام بے جا اڈتا وا اورے پنچھی شاید توں مڑ نہیں آسیں

ق نہ پھلتی آرزو میری تے ارماناں کو کے ہوتو جے ہاسا معتبر ہوتا پریشاناں کو کے ہوتو

عقل مندی کدے ان سالاں ہوداں کی دوا ہوتی خدا جانے جے فر انجام دیواناں کو کے ہوتو

حالانکہ اقبال عظیم، رانا فضل تے مخلص وجدانی کی شاعری پڑھ کے یوہ وہم آپ دل توں نکل جائے کہ گوجری زبان غزل واسطے نا کافی ہے۔ اثرؔ نے غزلاں کا لوازمات کو قابل تعریف حد تک خیال رکھیو ہے۔ لیکن غیر زبان کا لفظ ضرورت تیں زیادہ استعمال کیا ہیں۔ ان کا خیال کی نزاکت، غزل شناسی تے زبان کی روانی ماں عام آدمی اِسو بھل جائے کہ نکا شکا عیب دستا ہی نہیں، پر گوجری اکھاں ماں یہ غیر لفظ کنڈاں ہاروں اَڑ کیں۔

نسیم پونچھی جن کو مزاج ساؔحر لدھیانوی تے مجاؔز لکھنوی کی طرح غزل تے گیت واسطے عین موزوں تھو اور جہڑی غزل لکھیں بڑی سوہنی غزل لکھیں۔ جن ماں درد کی مٹھی مٹھی چوبھ وی ہے، تغزّل وِی تے اپنی طبیعت کی اُداسی وی صاف ظاہر دِسے پچھلاں کئیں سالاں توں خورے کیوں غزل نالوں رُس کے بیس رہیا ہیں۔ خدا کرے کہ گوجری کو یوہ ساؔحر فرمہار موڑے تے غزل کا عاشقاں نا پڑھن واسطے اچھی غزل مہیا کرے۔

ؔ ہستی محفلِ نگر نگر کیں میرا شعر بسار گئیں
اتنی بار یاہ اجڑی بستی جتنی بار بہار گئیں

ؔ ڈلّاہ ہیں فرن فرن جیا اکھاں تیں اتھروں
آیا ہیں بس خیال جد تیرا کدے کدے

ؔ نینؔ اُداس بناتے ویلے وہ بھی رنّو ہوے گو
ساساں کی جھولی تیں چا کے کت بسایو گیو ہاں

ؔ میرا زخم ڈنگاتے کھچل ہوا کی
کئی وار دکھیا یہ انگ آتاں آتاں

’’چھم چھاں‘‘ ماں عبدالغنی عارف نے غزل وِی شامل رکھی ہیں تے اس تیں بعد

وی ویہہ باقاعدگی نال گوجری غزل لکھتا پڑھتا رہیا ہیں۔انکو تخیل تے الفاظ خالص گوجرا ہوئیں پر خبرے کیوں ادائیگی ماںھ کجھ نہ کجھ گُون چھوڑ جائیں۔اسکے باوجود انکا کُجھ کجھ گوجرا شعر کسے وی باٹا تیں باٹا دل ناچھونی لان کی صلاحیت رکھیں۔ذرا دیکھو عارفؔ کی غزلاں کا کجھ اک شعر:

۔ ہوں ڈھونڈوں لگو مدتاں تیں وہ یار پیار و نہیں دستو
ڈبیو ڈنگی ڈاباں ماں، ہݨ کتے کنارو نہیں دستو

۔ زندگی کٹ گئی ہے کسے کی اڈیک ماں
کتنا اِک رہ گیا ہیں روز ہݨ عذاب کا

۔ سیموں سیموں بدلؔ برکے دھند کلاّ وہ مارے
کاگ بولے تے اُٹھ اُٹھ دیکھو جوگی آلاّ پھیرا ہیں

۔ جے ہوں یا جاݨو تیں ادھ راہ ہی چھوڑ نو
قسمیں ہوں یاداں نا ہرگز نہ پاݨو

اختر الایمان کہیں ''اچھی شاعری وہ ہے جسے بار بار پڑھنے کو جی چاہے اور بہت اچھی شاعری وہ ہے جسے چھوڑنے کو جی نہ چاہئے''۔اس لحاظ نالؔ وی دیکھیو جائے تاں گوجری شاعری کی اکثر کتاب اچھی شاعری ماں شامل نہیں ہوسکتیں۔غزل لکھتاں ماں نازک خیالی تے لفظاں کا برتیا کو خیال رکھنو وِی سوکھو کم نہیں۔اکثر ایسو ہوئے کہ خوبصورت لفظ استعمال کروتے مفہوم ادا نہیں ہوتو اور اگر خیال ادا کرن کی کوشش کروتاں لفظ قربان کرنا پوئیں۔ گوجری کا مچ سارا شاعر یوہ نازک نقطو نہیں سمجھ سکیا۔تے انھاں نے اکثر ٹھیٹھ گوجری لفظ لکھ کے پڑھݨ آلاّں نا متاثر کرن کی کوشش کی ہے تے غزلاں ماں واہ نویں کیفیت پانواں تجربا

نہیں لبھتا، جہڑا غزل کا شعر کی پچھان ہویں۔

احمد دین عنبرؔ ہوراں کی ہݨ توڑی دو کتاب چھپ چکی ہیں اوران ماں زیادہ حصو غزلاں کو ہے، نچھ تنقید نہ سہی اگر حقیقت پسندی کی عینک لا کے وی دیکھیو جائے تاں دِل تنگ ہوئے۔ اِن کتاباں ماں جتنو زیادہ ویہ گوجری ناݪ انصاف تے ٹھیٹھ زبان کا استعمال کو وعظ کریں اتنو انصاف نہیں ہوسکیو غزلاں ناݪ۔ بعض جگہ انکی غزل اردو غزل کو ترجمو سئی لگیں تے کدے کدے پنجابی کوان کو گوجری شعر دیکھو۔

؎ محبت کرن آلاؔ کم نہیں ہوݨا ☆ مگر محفل ماں تیری ہم نہیں ہوݨا گوجری

؎ محبت کرنے والے کم نہ ہونگے ☆ تیری محفل ماں لیکن ہم نہ ہونگے اردو

اِن غزلاں ماں بے وزنی کی وی عام شکایت ہے۔ غزل ماں ایسا اشارا تے موضوع ہیں جہڑا غزل ناݪ سراسر زیادتی سئی لگیں۔ لوازمات کو خیال نہیں رکھیو اور غزلاں ماں ''ردیف'' ''قافیہ'' کی پابندی وی نہیں ہوسکی، ثبوت واسطے اور لکھݨ پڑھݨ آلاں کی علمی وسعت واسطے پیش ہیں، ان کی غزلاں کا کجھ شعر۔

؎ زلف ریشم تیں ہیں کوئی ہوں مروں باس پھلاں تیں پیاری ہوں مروں
متھواس تیرے کوئے چارو کھا گیو متو چن تیں لاٹ مارے ہوں مروں
سنگ تیرے کوئے چارو کرنو پیئو بھانویں کھا زہر بے شک جے مرنو پیئو
؎ محبت کو آ جا نتیجو ہوں دسوں کروں کہڑو چارو روؤں یا ہسوں
؎ سنگ اُس کے تھی آشنائی پرانی تھو وہ بے وفا قدر میری نہ جانی
؎ ڈھا کے چاروں تھو جد مال تیرو اُس ویلے وی تھو یو ہی حال میرو
؎ وعدو کر کے بھلا چھوڑے تھوتوں حق لوکاں کھا چھوڑے تھوتوں

لکھاڑی واسطے ضروری ہے کہ وہ شاعری کرے یا افسانا لکھے اپنی تحریراں ماں اپنا ماحول کی عکاسی کرتاں وہی چیز لکھے جہڑی حقیقت ناں میل کھاتی ہویں، عنبر صاحب اِت وی ایسی غلطی کریں کہ بس توبہ! غزل کو یوہ شعر دیکھو:

ے گیو چوٹی ورتھو امرناتھ کی دسے پیراں ہیٹھ تھو جموں توی

پہلاں تے یوہ غزل کو شعر ہو ہی نہیں سکتو اور اگر من ہی لئیاں تے کت امرناتھ تے کت جموں توی! شاعر نا حقیقت توں فرار کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ ایک ہور غزل ماں لکھیں:

ے تھا منہ زور ڈاہڈا اصیل ہو گیا ہم محبت ماں تیری ذلیل ہو گیا ہم

ردیف قافیہ کا لحاظ ناں تم اس نا غزل کہہ لیو، لیکن محبت اک عظیم جذبو ہے، جہڑو کسے نا ذلیل نہیں کرتو، عظمت بخشے اس طرح کا خیال کو اظہار غزل ماں بیجا سئی لگے۔

زبانی دعوی میں بڑا سئیا پر، مطالعہ توں بعد اس حقیقت کو پوری طرح قائل ہو گیو ہاں کہ جس قدر نچھ تے ٹھیٹھ زبان پاکستان مقبوضہ کشمیر کی شاعری ماں استعمال ہوئی ہے اُس کی جواب لکیر کے ارار لے پاسوں کوئے وی شاعر یا ادیب نہیں دے سکیو۔

رانا فضل حسین ہوراں نے پوری شاعری کی طرح غزل ماں وِی قابل قدر مقام پیدا کیو ہے انھاں نے اپنی غزلاں ماں لفظاں تے اشاراں کو استعمال تے مضمون کی نازک خیالی کے ناں ناں غزل کا فنی لوازمات کو پورو خیال رکھو ہے، ذرا دیکھو اِن غزلاں کا کجھ اک شعر:

ے جندڑی کو نذرانو دے کے لاج وفا کی رکھتور ہوں
کل جگ بھانویں چھوڑ دیوں پر اپنو سوہنو یار نہ چھوڑوں

ے پتھر پھینک سماں کا جاتک زخمی کر چھوڑیں گا
ڈالیاں اپر ڈوڈا رکھے جس بہڑے کائے بیری

ے سام سمیٹ بھیلٹ رکھی تھی ایویں اک بےگانی شے
میرو ہی دِل تھو ہور کسے گو چیز پرائی ہار گیو

ے چھٹی کوڑی مل نہ میرو، کچھ نا کون بھیا جے گو
ڈاہڈا ای مہنگا سودا پرہوں جندڑی لائی ہار گیو

ے رُکھ رُکھ ڈالی ڈالی دُکھ دُکھ مچ مچ سوگ بہاراں کا
اس کو بوٹا چھانگ کے چھوڑی چھاں کائے ٹھنڈی ٹھارنہ ایسوں

شاید تم نے وی سنیو ہے کہ چنگو شعر وہ ہے جس پر ''واہ'' نکلے تے مُچ چنگو شعر وہ جس پر دِل تیں آہ نکلے۔۔گوجری شاعری کی خوش قسمتی ہے کہ اس ماں رانا فضل حسین تے اقبال عظیم کی صورت ماں ایسا شاعر ہیں جن کا شعراں پر منہ تیں آپ مہاراں آہ نکل جائے۔

مخلصؔ وجدانی خالص غزل کو سب تیں کامیاب شاعر سئی لگے جس نے خالص گوجری زمین مانھ ایسا خوبصورت باغیچا لایا ہیں جن کی خوشبو دیر تک تے دور تک آن آلا قافلاں کی رہنمائی کرے گی۔شاید اس واسطے کہ ان کی ذاتی زندگی ایسی رہی ہے کہ غزل کو پورو سامان مہیا رہیو، ان کی شاعری ماں ہجر فراق بھی ہے تغزّل بھی تے گوجرورنگ وی اتنو گُوڑھو ہے کہ نظراں مانھ بس ہی کے رہ جائے۔انکو کوئے بھی شعر ایسو نہیں لبھسیں جس ماں درد کی کیفیت نہ ہوئے تے ہر پڑھن سنن آلا نا اس مانھ اپنا ہی درداں کو چھاملو دسے۔اُن کا کجھ شعر دیکھو:

جے احسان مکانو چاہوے تاں اس نا زندگانی دے
جس بُوٹا کی چھاں بیٹھو ہے اس بُوٹا نا پانی دے

ے قضیئے زد انسان ہیں جتنا اُن سب کی ہے ایکا گوت

ـ جس نا حال سنایو میں اپنو بھاء گمایو میں

ـ پنجاں مانھ نہ پنجاہ مانھ ہوں آپے بال تے آپے سیک

ـ اُچو ناں اشماناں کو سارا کم زمین کرے

ـ کے ہوئے گو جگ کے نال دُنیا کھیڑے اگ کے نال

ـ مِنا مندرو ہیر کے مُخلص اُچو مچ اشمان ہوؤ

ـ تیری جس کے نال یاری لگ گئی اُس کی سمجھو عمر ساری لگ گئی

ـ مُخلص یار پرانا لوڑے مانہہ پوہ بچ بھکانا لوڑے

اپنی قسمت مانھ تھوڑ لنو، رُلیو جگ کا پیراں مانھ
کون سرہانے رکھتو مُخلص رسی تھوہوں داون کی

ـ شہراں ماں کوئے جا کے ڈھونڈے تنا کہڑی جا
اپنو کوئے پتو نیموں اپنی کائے نشانی دے

ـ یوسف کھوہ ماں سٹیو پر بھگیاڑاں نہیں دِتو کھانڑ
اتنی جے ہمدردی ہوتی مخلص اَج بھراواں کی

ـ اُٹھ کے ملوں تھواتے کہیں تھا اپنا کم نا کرے سلام
اُٹھنڑ کی نہیں ساہی رہی تے سارا کہیں مغرور ہے یوہ

اُن کی کجھ اک غزل پڑھتاں میرؔ کی ہسیر لبھ جائیں۔ خودی نا خود پسندی کی حد تک لے گیا ہیں۔ پر وہ یہ غزل کا مزاج شناس ہیں تے گوجری غزل کی تختی پر اپنو ناں موٹو کر کے لکھایو ھے۔ امید کراں کہ غزل کو یوہ عاشق اس منزل کا نواں مسافراں کی رہنمائی جاری رکھے گو۔

اقبال عظیم نا اُس کی شاعری نا خصوصاً غزل نا میں بڑا غور نال، بڑی، باریکی نال جانڑ کی کوشش کی پہلاں اس گل کو اعتراف کروں کہ جہڑا شاعر غزل نا صحیح معنًا ماں سمجھ سکیا

ہیں۔ان ماں اقبال عظیم پہلا نمبر پرھیں اور غالباً اس شخص کو ناں گوجری غزل کی شروعات کرن آلاں ماں ہے جنھان نے گوجری غزل نا اردو کا کنھاڑا تیں لاہ کے انگلی پکڑ کے بلیں بلیں اپنی ٹنگیں ٹرنو سکھایو ھے تے فر اس کم عمر بچی کے ناں ناں ٹرتا رہیا۔ ہن توڑی کہ جس ویلے اس نا جوانٹڑی کہیو جا سکے۔گوجری غزل جس ماں جوانی آلا ہن سب ناز نخرہ آتا جائیں لگا وا۔اک سچی گل یاہ ہے کہ ہوں ان کی شاعری نا پوری طرح سمجھ نہیں سکیو۔پر اس توں وی بڑی سچائی یاہ ہے کہ جس حد تک ہوں سمجھ سکیو ہاں۔اُن کا کجھ شعر سدھا ہی دِل ماں اتر جاں آلا ہیں۔اور ایسا شعر سن کے دل اُن کی عظمت کو قائل ہو جائے۔انھاں نے بھرپور غزل لکھی ہیں جن ماں ہجر فراق تے دردتوں علاوہ شکوہ کو پہلو وی خوبصورتی ناں برتیو ہے۔بلکہ کدے کدے تے خالق کائینات ناں وی اِس لہجہ ناں گل کر جائیں کہ علامہ اقبالؔ ہوراں نا وی منداں ہیٹھ انگلی رکھنی پے جائے:

؎ میرا دل کی دنیا نا اوجھونی لاون آلیا ربّا
تیری دنیا ہوئے گی اکدن ڈھاکا ڈھیری میرے باندے

مگر یوہ سب کجھ ہوں کے باوجود ان کی غزل محبوبیت توں خالی نہیں بلکہ ان کی نظماں ماں وی تغزل دیکھیو جا سکے۔عظیم صاحب کا کجھ عظیم شعر:

؎ اُٹھروں پینو ،مرمرجینو اوکھت رنگ برنگیں
پر میریں اکھ بھار یہ بھار الکھاں وار سہار گئیں

؎ ہوں گھر آیا شر دکولیو چھوڑ نہ سکیو ورنہ
مار کے جھاتی میرے بوہے کتنی وار بہار گئیں

؎ تیرا خیال نے جے ہسایو تے ہس پئیو

ہوں اپنٔی نے بسی نا غماں نا بسار کے

ے دل کی لگی بجھا کے نہیں جیٔو سوادکو
اَتھروں میں جیتا کدے ہاساں ناہار کے

ے سینہ کو داغ درد کی لذت کسے کی یاد
ہوں کے رکھوں تے کے دیوں غم کا بھیاٚں نا

ے اداس رستاں کا کنڈا پلو پکڑ کے اکثر سوال پچھیں
تو اکلو کیں ہے ساتھی کت ہے بعل وکھیں تحل پچھیں

ے یہ دنیا آلا سوداگری تیں کدے نہ رجیا کدے نہیں رجسیں
رکھیں زلیخا کا دل کا مالک نا کھوٹیں سکیں چکا چکا کے

ے قربان کے دیتو سب تیریاں خوشیاں تیں
امید گھما دتیں ارمان گھما چھڑیا

گوجری شاعراں مانھ سب تیں زیادہ پڑھیا لکھیا تے عالم شخص پروفیسر ڈاکٹر صابؔر آفاقی ہیں جنہاں نا گوجری تیں علاوہ، فارسی، اُردو، سماجیات، عالمی ادب تے تاریخِ کشمیر پر وی گُوڑھی نظر ہے تے اُنکی اس رنگارنگ شخصیت کو اثر اُنکی گوجری شاعری مانھ وی نظر آوے جِت انھاں نے غزل، نظم، گیت تے نعت ساری صنفاں مانھ تجربا کیا ہیں۔ انکا سارا کلام مانھ تعلیمی تے سماجی بیداری کو موضوع نمایاں سئی لگے تے اُنکو یوہ جنون سِر کھُلا کر کے غزل کی ڈکی وی ڈوگی ناوی چڑ جائے۔ گوجری مانھ انھاں نے کُجھ خوبصورت غزل تے شعر لکھیا ہیں تے اس مانھ وی کوئے شک نہیں جے جدید گوجری ادب کی چڑھت مانھ اُنکی مُچ مچ قربانی شامل ہیں پرنُوں لگے جے ویہہ خودی نا خود پسندی کی حد تک ہک لے گیا ہیں۔ اسطرح گوجری غزل مانھ انھاں کا مِیؔر ہون یا امامت کا دعویٰ نال مِناں اتفاق نہیں تے یاہ مِثل

مناسب ہے جے آئیندہ نسلاں کا فیصلہ واسطے ملتوی کی جائے۔ ویہہ آپ نوں کہیں:

ے اگلیں ویلیں میر ہوے تھو جس نے گھلی جان غزل ماں
اَج کل آ فاقیؔ کا سر پر چلے کا رو بار کو

یا: ے صف بنا کے لوک کھل جا ئیں گا اُت
جد بنوں گو ہوں امامِ گوجری

اس کے باوجود اُنھاں نے مچ سوہنی غزل تے شعراں مانھ سوہنا مضمون وی سمیٹیا ہیں جن پر داد دین تیں بغیر چارو نہیں۔ ذرا دیکھو:

ق: مار کے دھرتی لائے بچھوڑو ہائے بچھوڑو، ہائے بچھوڑو
باندے کائے داڑھ نہیں دِستی اندروا اندر کھائے بچھوڑو

ق: بھار ہوں ہولا کرتو رو ہوں اٹا ٹو لا کرتو رو ہوں
جد وی درد ستا ویں مِناں مولا مولا کرتو رو ہوں

ے دانا ں رُلیا پیراں تلے بھو پیو نچے سانگی اُپر
ے ایسو منجو ہے زندگی جس کو ہے سرہانو نہ کائے داون ہے
ے ہم جس نا بھولو سمجھاں اَوہ آخر ہم نا چارگیو
ے بنڈیں گا لوک مٹھائیں کے بدلے میری متھی زبان پر ہوں نہیں ہوسوں
ے میں پچھیو یوہ تل ہے تیرو کہن لگی ہے چوئیں، نوں ہی
ے اُس مندی نا خوش کرنو ہے چنگا چنگا شعر سُنا کے !

غزل کا دوجا قافلا بچوں ہُن تک جن شاعراں نے ہن تک کتاب شائع کی ہیں ان مانھ شامل ہیں: قاسم بجران (تاہنگ رنگیلی)، ابرار ظفر (گھسن گھیر)، سرور

صحرائیؔ (سجری سویل، رُت نروئی)، ڈاکٹر رفیق انجم (دل دریا، منشاء خاکی (لخت لخت)، غلام سرور چوہان (نین کٹورا)، منیؔر چودھری تے شاہبازؔ (سانجھ) تے نور محمد مجروح ('لہوکا اتھروں تے سجری یاد)۔ان کتاباں پر تبصرو مضمون ناں چھپکو لاوے گو۔مختصر طور پر ان لکھاڑیاں کی غزل عام پڑھن لکھن آلاں نے مُچ پسند کی ہیں تے غزل پر انکی دسترس کو انداز وو ی لگے۔

ظفرؔ نے بھاویں ہر صنف مانھ شاعری کی کوشش کی ہے پر و یہ اپنا اندرون کو درد نظماں مانھ کھُل کے بیان کر سکیا ہیں۔تے اُن کی نظم ہی اُن کی شاعری کی جان ہیں۔ان کو کلام گذشتہ سال 2003ء مانھ ریاستی کلچر اکیڈمی نے ''گھُمن گھیر'' کا ناں نال شائع کیو ہے جہڑو بلاشبہ گوجری ادب مانھ اک اہم اضافو وی ہے تے نوجوان لکھاڑیاں واسطے پات وی۔ اُنھاں نے کئی درد یلا گیت وی لکھیا ہیں تے نکی بحر مانھ خوبصورت غزل وی جنھاں نال ظفرؔ کی اک نمیکلی پچھان بن جائے۔اُنھاں نے جس خوبصورتی نال ٹھیٹھ گوجری لفظ تے محاورا اپنی شاعری مانھ برتیا ہیں اُس تیں اپنی مادری زُبان پر اُن کی پُوری قدرت کو انداز و ہو سکے۔

ق:

میں گیت وفا کا گا تکیا — گُجھ پیار کا دھوکھا کھا تکیا
ہتھ عشق کو موتی آیو نہ — تن من کا لعل کھڑا تکیا

ق:

دل میرا نا ساڑ گیو کوئے — ہجر کی چِنیا چاڑھ گیو کوئے
لکھ کے پیار کی پریم کہانی — دل کو ورقو پاڑ گیو کوئے

ق:

نہیں مرتو کوئے ہجر مانھ اڑیئے — دوری تیں مچ ڈریا نہ کر

نہ ملیا اِت حشر ملاں گا دل چھوٹو توں کریا نہ کر

ق:

میری دھڑکن میری صدا بن جا میری چاہت میری وفا بن جا
پُوچھ اتھروں تے میری کاری آ میرا درداں کی توں دوا بن جا

منؔیر حسین چودھری، تے شاہ محمد شاہبازؔ پیر پنجال کی بُکل مانھ جمیا پلیا راجوری کا دو نوجوان ہیں جہڑا ۱۹۶۵ء کا غدر مانھ ہجرت کرکے میرپُور جا بسیا۔ ہر قسم کی اوکھت تے مصروفیت کے باوجود انھاں نے اپنا عظیم چاچا رانا فضل ہوراں کی سرپرستی مانھ خوبصورت شاعری کی ہے جہڑی انھاں نے ''سانجھ'' کا ناں نال پچھلے ہی سال شائع کی ہے۔ اس کتاب مانھ نعت تے گیت تیں علاوہ غزلاں کو وی چنگو خاصو ذخیرو موجود ہے۔ انکی غزل لوازمات تیں علاوہ لفظاں کا انتخاب تے تخیل کا معیار پر وی پوری اُتریں۔

ق: منؔیر

شیری بھریا اکھر جوڑوں ہوں درداں کا دفتر جوڑوں
گگن پاتالاں کی ہتھ پے گئی کیوں رے دھرتی انبر جوڑوں

گوجری نوجوان لکھاڑی قاسم بجران نے اک کتاب ''تاہنگ رنگیلی'' چھاپن تیں بعد طویل خاموشی اختیار کرلی ہے خبرے کیوں، انھاں نے وی کافی غزل لکھی ہیں زیادہ تر روایتی غزل ہیں۔ لکھتا رہتا تے چنگی غزل لکھن کی صلاحیت رکھیں تھا۔

ے دنیا کو جیئو تے مرنو وی کے ہے
ہزاروں کی بستی ہزاراں تیں اوہلے

سرور صحرائی رانا فضل ہوراں کا صاحب زادہ ہیں تے کدے کوئے یاہ گل نہ وی جانتو ہوئے تاں اُن کی شاعری ہی پہچان لئے اُن کی شاعری ماں وی رانا فضل ہوراں کی

شاعری کو چھاملّو دسے،ان کا مجموعہ ''سجری سویلؔ'' ماں وِی غزلاں کو حصوا چھوخاصو ہے تے ویہ وی سوہنی غزل تے سوہنا شعر:

ق:

دل یاداں کی چنیا چڑھیو　　اک جندڑی تے دُکھ ہزار
کیوں نہیں ملتا دوئے کنارا　　دیکھیں ندیوں پار ارار
جے ہن اَکھ پرت نہ دیکھیں　　فر کانہہ نا دِل جان بنیں تھا

ڈاکٹر رفیق انجم اردو تیں بعد گوجری شاعری ماںھ داخل ہویا تے فر اِتے کا ہو کے رہ گیا۔ ہُن توڑی گوجری شاعری ماںھ انکی دو کتاب 'دِل دریا تے سوغات' شائع ہوئی ہیں جن ماںھ زیادہ حصو غزلاں کو ہے۔ بنیادی طور پر ویہہ گوجری غزل کا شاعر ہیں جھاں نے چھوٹی بحر ماںھ خالص گوجری غزل کو اک اپنو اسلوب شروع کیو ہے تے نویں پود کا کئی لِکھاڑی اُنکی پیروی کرتا سئی لگیں۔

ق:

آنو باز نہ آیا اتھروں　　کس نے نہ سمجھایا اتھروں
خالی دیکھ حویلی دِل کی　　اُس نے آن بسایا اتھروں

ق:

دل نا درد نشانی دے جا　　جگ نا مِیت کہانی دے جا
فِر اک وار بسا کے دِل ماںھ　　دو پل کی سُلطانی دے جا

ق:

سو درداں کی کاری لے جا　　لے جا عشق بیماری لے جا
اُت یہ بنج بپار نہیں چلسیں　　بھاویں دُنیا ساری لے جا

ق:

کسے رنگ کی لوڑ نہ رنگیاں نا   نہ ہی ہار سنگار کی چنگیاں نا
قمرؔ جنتی کہہ گیا خوب انجمؔ   لگتا نہیں انار بٹنگیاں نا

منشاء خاکیؔ گوجری غزل لکھن آلا دوجا قافلہ مانھ شامل ہیں جنھاں نے باقاعدگی نال، گھٹ مگر معیاری شاعری کی ہے۔ انکی غزلاں مانھ موضوعاتی یا فنی عیب لوڑیاں وی نہیں لبھتا۔ انکی کتاب ''لخت لخت'' کا مطالعہ تیں سئی ہوئے جے اس خاموش طبیعت فرہاد نے بلیں بلیں کھنوتر کے غزل جیہا مشکل فن کو پربتی رستو وی آن آلا مسافراں واسطے پدھرو کر چھوڑیو ہے۔ ویہہ آپ بھاویں ساری زندگی اقبال عظیم جیہی گھوپھری شخصیت کا چھاملہ مانھ رہیا ہیں پر اُنکی غزل ہیئیت تے موضوعات کا لحاظ نال مخلصؔ وجدانی کے زیادہ قریب سئی لگے۔

ق:

بدور کِتے پردیسیں ڈیرو   نہ مُڑیو تاں خط آوے گو
میرا خط نا پڑھ کے خاکیؔ   پاڑ سٹے گو فِر چاوے گو

ق:

رُنو وقت اخیر نا رُنو   متھا کی تقدیر نا رُنو
آخر گل تیں لاہنی پے گئی   ہوں اس پاٹی لیر نا رُنو
ساراں کا دُکھ سانجھا میرا   ہوں غریب امیر نا رُنو

نُور محمد مجروحؔ ہور شاعری کے باوجود پولیس کا آدمی ہیں۔ اُن کی شاعری تیں گوجری ادب کا وسیع مطالعہ کی گواہی لبھے تے گوجری غزل کا تخلیقی سفر مانھ پہلا راہیاں نال ویہ اُسے اعتماد نال پیش آیا ہیں جس طرح اکثر پولسیا اسمتر اں نال سلوک کریں۔ اُن کو گوجری کلام ''لہو کا اتھروں'' تے ''سجری یادٗ'' کا ناں نال شائع ہویو ہے۔ کُجھ پچھاواں کے باوجو دان کتاباں مانھ اُن کا کئی خوب صورت شعر شامل ہیں جھڑا پڑھن آلاں نا متاثر کرنو نہیں

رہتا۔ بھاویں مجروحؔ کا کلام مانھ تخیل کی وسعت تے فنی پکیت کی گنجائش موجود ہے پر اُن کا دل مانھ درد تے اکھاں مانھ چمک نا دیکھ کے یاہ گل کہی جا سکے جے کدے انھاں نے پڑھن تے لکھن کو سلسلو جاری رکھیو تاں اک دن ضرور وہ گوجری غزل مانھ اپنو نیکلو اسلوب وی پیدا کر لیسیں گا تے مقام وی۔ کلام:

ق:

خالی دیکھ حویلی دل کی غم کو شہر بساویں اتھروں
سوئی لے کے ڈکوں بھاویں آنو باز نہ آویں اتھروں

ق:

چناں کائے نشانی دے جا تس ہے بکیں پانی دے جا
جاتاں جاتاں تحفو مجروحؔ واہ اک یاد پرانی دے جا
غم ڈھا غم خواری ڈھٹھی ق حب ڈھٹھی لاچاری ڈھٹھی
ظالم درد وچھوڑا جیسی نہ کائے ہور بیماری ڈھٹھی

غلام سرور چوہان ہور پولیس مانھ ایس پی کا عہدہ پر فائز ہیں پر وہ یہہ گوجری کی ادبی مجلساں ماں مصروفیات کے باوجود باقاعدگی نال شامل ہوتا رہیا ہیں تے اس سفر ماں انھاں نے نکی بحر ماں سوہنی غزل لکھی ہیں۔ ۲۰۰۱ء ماں شائع ہون آلی اُنکی شاعری کی کتاب ''نین کٹورا'' وی ادبی حلقاں ماں پسند کی گئی ہے۔ اُنکو یوہ ادبی سفر جاری ہے تے انکا کُجھ شعر نمونا واسطے حاضر ہیں تانجے پڑھن آلا انکا فن کو اندازو تے سواد آپ لا سکیں:

آپے بول پیا اتھروں بھیت کھول گیا اتھروں
یہ اتھروں نماناں ہیں جند رول گیا اتھروں

اِن شاعراں تیں علاوہ پروفیسر یوسف حسن، طربؔ احمد صدیقی، کے، ڈی، مینیؔ، صابرؔ مرزا، انور حسین انورؔ، رفیق سوزؔ، رشید فدائیؔ، تے ارشاد قمرؔ غزل کا دوجا قافلہ ماں شامل ہیں جھاں نے گھٹ مگر خوبصورت گوجری غزل لکھی ہیں پر اھاں کی دنیاوی مصروفیت ہمیشاں اھاں نا غزل کو حق ادا کرن تیں ڈکتی رہیں۔اللہ کرے و یہہ جلدی دنیاداری تیں بہلا ہو کے غزل کی تسائی نظراں نا ٹھنڈ یار بخشیں۔ذرا دیکھوان کی شاعری کا کجھ اک نموناں:

ق: مینیؔ

باس تیرا جُسا کی میرا ساہواں اندر — توں بیٹھو ہے دل گیاں درگاہواں اندر
یاس کا اتھروں ڈلکیں نین نشیلاں تیں — آس کو بھانڈو سکھنو دل دریاواں اندر

ق:

ڈنگ بچایئے زہر تیں ڈریئے — سپاں کا اس شہر تیں ڈریئے
باندے باچھڑ کجھ نہیں ہوسیں — چُپ چپیتا بیر تیں ڈریئے — مینیؔ

ق:

در چھٹیو تاں در در پھریو — بن جوگی پیر ملنگ اڑیئے
یاداں کی گھُمن گھیری ماںھ — حالیں وی چھنکیں بنگ اڑیئے — مینیؔ

ق: پروفیسر یوسف حسن

نواں نکور وجود ماں — روح کیوں لیرو لیر تھی
ساگر بچ سماونو — دریا کی تقدیر تھی
جگ ماں اپنی جندڑی کے — کھیڑاں کے گھر ہیرؔ تھی

ق: طربؔ احمد صدیقی

ڈھیری ڈھا جو بہہ جائے رے راھواں کے بچ رہ جائے رے
کدے کدائیں جھل بللو کم کی گل وی کہہ جائے رے

ق: طرب احمد صدیقی

دیکھ وصلاں نا جاگتی اکھیں سفناں ماں ترن کو موسم نہیں
دئے دوہائی جے جان لئے خلقت چُپ چپیتاں مرن کو موسم نہیں

ے بڑی شوق ماں ہے بڑی ادیک ماں ہے
میر وساہ کِسے کا اشاراں نا تر سے رشید فدآئی

ے کاش ہوں سادو جھلو ہوتو کورو دل کو پلو ہوتو رفیق سوزؔ

ے نہ کوئے پنوں نہ کائے ڈاچی سسی بیس سوارنا پر کھے ارشاد قمرؔ

ے یاری بھاویں کھیر تے کھنڈ ہے منہ فر منہ ہے کنڈ فر کنڈ ہے انورؔ

ے پہلاں اپنومیت بناویں فر دیں داغ جدائی کا
خورے کس تقصیر کو بدلو مھارے ناں مکاویں لوک انور حسین انورؔ

ان توں علاوہ اشتیاق احمد شوق کو ناں غزل کا حوالہ ناں لیتو ہوں ضروری سمجھوں اس خوبصورت شخص نے بڑی خوبصورتی ناں غزل لکھّی ہیں پر اجکل پتو نہیں کیوں غزل ناں وں رس کے بیس گیو ہے

ے ٹٹ پوئے اَسمان ہی بھانویں ایسو وِی ہوں سوچوں تھو
اَج اِس پیار کا ٹٹا بت پر جن کی لووی بھاری ہے

گوجری غزل لکھن آلاں کا تیجا قافلہ ماں نوجوان لکھاڑی شامل ہیں۔ خوش بختی کی گل یاہ ہے جسے وبہ اس دور ماں گوجری لکھن لگا ہیں۔ جد گوجری زبان کی ترقی راہ پہلاں ہی پدھری کی وئی تھی۔ لہٰذا اُنھاں نا اپنا جوہر دسن کو بہتر موقعا حاصل ہیں۔ اِن لکھاڑیاں کا

شعراں ماں گوجری کا روشن مستقبل کو جھلکارو صاف دسے۔ اِن شاعراں ماں شامل ہیں: جاوید راہیؔ، رفیق شاہدؔ، خاقان سجاد، جان محمد حکیم، ریاض صابر، منیر زاہد، جاوید سحر، یونس ربانیؔ، ادریس شاد، طارق فہیم، ایاز احمد سیفؔ، ،گلزار تبسمؔ تے ہور وی گھ سارا۔ اِنکا شعراں مانھ تنقید کرن آلاں نا پتو نہیں کے کے دِستو ہوئے گو، منّا تے اس گوجری کلام ماں گوجری غزل کو روشن مستقبل دِسے۔ امید کراں جے یہ شاعر غزل کا مزاج کو خیال رکھیں گا تے غزل ناؤں رس کے نہیں بیس جاسیں۔ ذرا کجھ اک نمونا دیکھو:

ق: اینویں کینویں رو نہیں سکتو تیرے ہاروں ہو نہیں سکتو
جے نہ تڑکے دل کو ڈھارو نیناں کو چھت چو نہیں سکتو رفیق شاہدؔ

ے ہو تو میرو عشق وی اچو جے سولی پر چڑھیو ہوتو جاوید راہیؔ

ے میرے اگے ہر کوئے چڑھیو کوئے نہ چڑھیو اکھاں اگے لطیف فیاضؔ

ق: جت دل کا محرم یار بسیں اُت میری تاہنگ ہزار بسیں
اس دل دکھیا ماں ہر ویلے نت سکھیا تھارا پیار بسیں یونس ربانیؔ

تیری قسمیں دینہہ کی رسمیں نکی لو، اتھرواں کے نال نہا کے ڈیکوں تھو گلزار تبسمؔ

ق میری آس نمانی آس تڑفے بھکھی بھانی آس ریاض
چھوڑ کے بُوہو آس تیری گو کرنی کے بیگانی آس صابرؔ

بہر حال غزل کا اس مطالعہ تے تجزیہ تیں ثابت ہوئے جے غزل، گوجری شاعری کی سب تیں ترقی یافتہ صنف ہے جس کا، حکیم، ، زاہد، صابر، تبسم، حیات، سحر، تے زمزم جیہا باصلاحیت نو جوان لکھاڑی اس کا روشن مستقبل کی ضمانت ہیں۔

چنام غزل

میا ں نظام الدین لاروئیؒ

غزل:

اس جا مانھ وی لگیں ہوئیں تھا تھارا ڈیرا کدے کدے
خوشیاں کی کئیں رات گذاریں ہویا سویرا کدے کدے

کئی کئی روز اِت رل کے ہسیا کئی کئی روز اِت رُنا وی
وصلاں کا کئی دور لنگھایا، غم کا نہیرا کدے کدے

ہون شکاری روز ات رل کے باز تے تِتر اُڈیں تھا
میل ہوئیں تھا اس چمن مانھ، میرا تیرا کدے کدے

آس مِلن کی پاس امانت اج توڑی میں رکھی ہے
پر تم اس مانھ کیوں کر جائیں ہیرا پھیری کدے کدے

بُھل کے وی توں اج نظامیؔ ناں نہیں لیتو میرو کیوں
نِت ہوویں تھا میرا مِلن نا تیرا پھیرا کدے کدے

احمد الدین عنبرؔ

غزل۱:

نہ دِل دیتو تِناں نہ ناکام ہوتو
نہ لوکاں کی نظراں مانھ بدنام ہوتو

محبت نہ کرتو کدے نال تیرے
جے معلوم محبت کو انجام ہوتو

دل میراں مانھ گھر نہ وہے آ جے تیرو
وظیفو نہ تیرو صبح شام ہوتو

گیو سڑ ہے عنبرؔ جُدائی مانھ تیری
عمر ساری نوکر وہ بیدام ہوتو

غزل۲:

وِرد تیرا ناں کو کروں گُفتی گُفتی
محبت مانھ تیری مروں گُفتی گُفتی

خدا جانے کد تک ملاقات ہونی
خبر خیر پُچھتو رہوں گُفتی گُفتی

میرا کر ختم دن جدائی کا یا رب
دُعا دل ہی دل مانھ کروں گُفتی گُفتی

مصیبت کا دن میرا مُک جانا اک دن
وصل کی اڈیک ہوں کروں گُفتی گُفتی

غلطی میری کوئی دسو نا کھڑی
عنبؔر نا کیوں تنگ کروں گُفتی گُفتی

محمد اسرائیل اثؔر

غزل۱ :

بیتی عمر توں دل میرا ماں درد کا دیا بالؔ گئی
جت تک غم کی لو لگے تھی، تاہنگ اک میرے نال گئی

پت جھڑ کی بے رحمی اُپر اُڈتا پنچھی روئیں تھا
پتر پھُل نہ چھوڑیو کوئے جت یاہ ظالم بال گئی

دل کا جانی ٹرگیا ہانئی، جا ملاپ کی خالی ہیں
خبرے ٹھنڈیاں مرگاں تیں کیوں اجھاں نہیں میری بھال
گئی

دل کی دھڑکن پر اج شاید نظر کسے کا پہرا ہیں
حسن کی شوخی طلب میری نا ہستاں ہستاں ٹال گئی

چیر سمندر دھرتی بندو چن مریخ اُلاہنگ گیو
اثؔر دماغاں کی یاہ قیمت دل نا کر کنگال گئی

غزل ۲:

کجھ راز چھپا کے رکھیا تھا ویہ اکھاں نے سمجھا چھڑیا
کجھ درد تھا دل کیاں گُٹھاں ماں ویہ گیت بنا کے گا چھڑیا

ویہ لکیاں تیں نامحرم تھا تے مناں جھلیو کہیں وہیں تھا
میں سیک محبت اپنی کا ان لوکاں مانھ برتا چھڑیا

دُکھ اپنا بھور پپیہا نا تیں ہولیں ہولیں دسنا تھا
اوہ پنچھی یوہ کے ظلم کیو راہ جاتاوی تڑفا چھڑیا

تاثیر دعا کی ہوگئی کسے چنگے بیلے منگی تھی
میں اس کا آون تیں پہلاں ارمان اپنا بدلا چھڑیا

وہ بچھیو ہر شکاری تیں ہر وار پراں کا زوراں پر
اُت اثر نے ہستاں ہستاں اج بھر پُور نشانا لا چھڑیا

غزل۳:

تڑف کے کریا نیناں بچوں موتی تھا جے تارا دو
عشق کو سیک انوکھو یارو اکو سوز اشارا دو

زندگی اک بجھارت اس نا برتیں سارا بُجھے کون
اتوں لیکے اس جا توڑی پیہنگ ہے اک اُلارا دو

درد میرا نا سُن کے ات کی پڑی بھی رُٹھی میرے نال
میری اک فریاد تھی لوکو، بجتا رہیا نقارا دو

ٹبر تیر سمہال ات سارو اُت کی چھوٹ بھی بھر بھر بدھ
لکھیا لیکھ نا پچھے کہڑو، ایکن سر پر آرا دو

پیار کو گاہک تے تناں شاید ڈھونڈن نال بھی تھا سیں نہیں
اثر نا پچھیئے لے گیو کہڑو، دل تے جگر ادھارا دو

غزل۴:

گراچھاں کی رت ہے سہانی سہانی
ہوں ڈھونڈوں وہ یہ سنگت پرانی پرانی

توں پُچھیئے نویں بن کیاں ڈالیاں نا،
تھیں اس جا کسے کی نشانی نشانی

پئی ہوتی رہیں جھڑی ہونی ہیں باندے
واہ اک رمز من کی چھپانی چھپانی

میری زندگی ماں بڑا پھیر آیا
یہ کس موڑ کی ہیں گھرانی گھرانی

آخر عرش اعظم کا کنگراں مانھ دیکھی
پیاراں کی بکھری کہانی کہانی

غزل۵:

تیرا غم ماں آکے میں دنیا بساری
میرا ماہی کد تک کروں انتظاری

میرا نقد اتھروں تھا لعلاں کا مُل کا
تیری اک ملاقات اج تک ادھاری

ہوں دیکھوں تھو دل کیاں ویرانیاں نا
تیرا پیار کا غم نے فر کُوک ماری

ادلتی بدلتی وی دنیا کا مالک
میرا دکھ کا بدلن کی دس کد ہے باری

چلو راہیو اگلی منزل نا دیکھاں
نبھی جس قدر نبھ سکی تے گذاری

غزل۱:　مولاناعبد الرحیم ندیؔم

تیرا غم کو کنڈو اڑکے
کھڑو ہیرے اندر بڑھ کے

دُنیا سوٹی نالوں مِناں
مٹھا غم کی اگ ماںھ تڑکے

چھپ کے بیٹھاں کُجھ نہیں بنتو
حق تھاوے میدان ماںھ لڑکے

مرد میدان کے اندر نکلیں
بُزدل بیسیں گھر ماںھ وڑ کے

خامی کھاسیں نہیں توں کدے
گل ندیؔم کی رکھیئے مڑھ کے

غزل۲:

زُلف کو قیدی چھٹے نہ　دل پیو جکڑُٹے نہ
گوڑی یاری توڑ نہ پوچھے　یاری سچی ٹُٹے نہ
عشق بھی ہے بیماری لیکن　یوہ بیمار نکھُٹے نہ
جاگ کے راکھی دل کی کریئے　کوئے خزانو لُٹے نہ

سرورؔ کساناؔ

غزل ۱

رات کلکھنی بال رکھوں میں
من کو دِیئو جال رکھوں میں

رُت نا رنگن دین کی خاطر
رت کو چھل اُچھال رکھوں میں

کُوڑ اگے میں جھک نہیں سکتو
سچ کو پلے مال رکھوں میں

سُکھ اپرادھ کو نہ مُنجھ بھاوے
دُکھ نا واقف حال رکھوں میں

رت کے اکھریں لکھن کو پیشو
کانو قلم کو نال رکھوں میں

چن کو دیس جاگیر بنا کے
فضلؔ کو دیس پنجال رکھوں میں

فتح علی کد ملے پریمی
اُس کی یاد سمہال رکھوں میں

غزل۲:

لمڑا راہ ادھ مانے قدمیں
ٹُرنو پے نمانے قدمیں

انھیاں اوپریاں گلیاں نچ
جھلیو پھرے اُباہنے قدمیں

سب سنسار تلاشن ٹریئے
زخمی چال اباہنے قدمیں

میری گور سرہانے آیئے
بان کی ٹور پچھانے قدمیں

کڑکؔ وفا کے اوکھے پینڈے
لوڑ نشان پرانے قدمیں

غزل ۳:

دل کی جھگی انجھ آیو
میں سوچوں جے کنجھ آیو

دُکھ پرایا جے سہنا تھا
میں دنیا پر تنج آیو

مریاں نوں تیں مار مکایو
رحم نہ اڑیا تنجھ آیو

میں مریو تے قبر سرہانے
سنجھن کڈھتو سنجھ آیو

ڈھنکی ڈاھڈی یاد کی تندی
کڑکؔ کلیجو پنج آیو۔

رانا فضل حسین راجوروی

غزل:

پیر پنجال راجوری کا پھُل چُن چُن پویو ہار غزل کو
خابیں آوے گو نِت سوہنو گاٹے گھلوں ہار غزل کو

نال ادا رسیلی گاؤں، چھیڑوں گو سُرتال رسیلی
مِٹھڑا مِٹھڑا بال سُناؤں، جے لبھے کوئے یار غزل کو

آتھرواں نے چُغلی کھاہدی، عشق تے مُشک چھپان نہ ہویا
ہومڑ ہومڑ کے سدھرایو، چارے کونٹ ہُبکار غزل کو

مہر محبت پیار کے اکھریں اک سوغات بنائی میں
ہوں جانو تھو ہاڑا ہتہ دکا یار کرے بڈیار غزل کو

عرش کا باسی کہتا سُنیا شعر فضلؔ کا سُن سُن کے
سُندر سوہنا رُوپ کو سائیں، ہو گیو تابعدار غزل کو

غزل ۲:

اوہ خبرے کس حال بسے رے اس بن ہوں رنجور اتیراں
یاد کچے برچھی مارے دل میرے ناسور اتیراں

توڑ دتو رے بے پرواہ نے پاج نہ لگے جوڑ نہ پوئے
جس شیشا ماںھ دیکھ سکوں تھو،ہو گیو چکنا چور اتیراں

درد نے ترکھی کھنبر چوبھی دردی اکھ پرت نہ دیکھے
دل کا زخم دکھاوے چھلے لُون بروُر بروُر اتیراں

آپ ہنڈاوے جرگا جرگا منا رکھے پرے پریڑے
ہے کس کاری سانجھ سنجھیالی ہوں ترسوں اکلور اتیراں

بے پرواہ نا بھلی بسری میری بیتی درد کہانی
دل تیرا تیں ہو گیو اڑیا فضل نمانو دور اتیراں

غزل۳:

پھلاں کی رت فر مڑ آئی مڑیو اپنوں یار نہ ایسوں
خوشبو چٹی چوسی دکھ نے پھلاں مانھ ہبکار نہ ایسوں

رکھ رکھ ڈالی ڈالی دکھ دکھ مچ مچ سوگ بہاراں نا
آس کا بوٹا چھانگ کے چھوڑی چھاں کائے ٹھنڈی ٹھار نہ ایسوں
بے پروائیاں کی دنیا مانھ کون کسے کو کرے خیال
پے گیو کال وفا کو سارے ان کے نگر پیار نہ ایسوں

ہجراں کا سنگھیٹ نہ لانا سوہنیا میری ہے درخاس
مہارے پاسے آپے آیئے زندگی کو اعتبار نہ ایسوں

عشق ہوراں کے مہابے جیئے فضل ہمیش اڈیکاں مانھ
یاد کا بھانبڑ سڑتا بلتا لگیں تتڑا تار نہ ایسوں

غزل۴:

پیر پنجال کی ٹھنڈی مٹھڑی چانن رات بسار نہ چھوڑوں
روح نت حاضر ناظر اُتے ہوں سوہنو سنسار نہ چھوڑوں

سندر سوہنا روپ رتاں گا حسن کا پھُل گواچ گیا
پت جھڑ سموں کلکھنو فر وی آس اڈیک بہار نہ چھوڑوں

جندڑی کو نذرانو دے کے لاج وفا کی رکھتو رہوں
کل جگ بھاویں چھوڑ دیوں پر اپنو سوہنو یار نہ چھوڑوں

یاد اچھی آوے مترا مرتاں مرتاں جین سکھاوے
توں وی رکھیئے میرو چیتو ہوں زندگانی ہار نہ چھوڑوں

گل مانھ باہ غماں کو پھندو ریت پریت نبھانی پئی
نگری نگری پھروں تپوشوں لوڑوں فضل پیار نہ چھوڑوں

غزل۵:

نوروز کی سیمی جھڑیاں جئ دو نیناں کی بدلار وی ہے
فر گیت سنایا بلبل نے پھل اتھروں کری بہار وی ہے

جے درد کا منتر پھُو کے گو دلگیر نا جھانبا دے دے کے
تاں تیری پیڑ پچھانوں گو توں بن میرے لاچار وی ہے

کیوں چیتا میرا آتا نہیں کے ہو گئی شوخی سجنا رے
کیوں پیار کا لارا لارا ماں توں آپے یار بسار وی ہے

تھی کھری کھری بڈیار کی گل یا ہاں کہتو یا نہ کہتو
دل توڑ کدے دلدار بنے اقرار وی ہے انکار وی ہے

نامید نہ ہوئیے عشقا رے ہن فضل کی باری آوے گی
بے مہر سجن بٹ مہرا کے دل بسیو میرو پیار وی ہے۔

غزل٦:

غزل سلونی چھیڑ رکھی میں
پیڑ پرائی سہیڑ رکھی میں

سانجھو درد خمیر کے پیڑے
مٹی آپ اکھیڑ رکھی میں

صبر کا تندو توڑ تروپا
دل کی سیڑ ادھیڑ رکھی میں

پھُرنے مٹھڑا لاڈ پھُلیں گا
دور ہوتاں مچ نیڑ رکھی میں

آس فضل پگرے گی اوڑک
اوکھت آپ چمیڑ رکھی میں

چودھری نذیر احمد نذیرؔ کالا کوٹ

غزل

گیو چھوڑ پردیس مانھ منا آ دلدارا کدے کدے
یاد آویں تے خوشی نہیں رہتی یار پیارا کدے کدے

تھک گئی یاہ جان بچاری پھر پھر کے ان گلیاں مانھ
جن گلیاں مانھ ہوئیں ہوئیں تھا تھارا نظارا کدے کدے

بولیں تے کئی طعنا جھلیا، جھلیا بول شریکاں گا
دکھاں مانھ کئی رات گذاریں ہویا سویرا کدے کدے

اُجڑ گیو وہ میلو ربا گئی بہار بیساکھی وی
کنگا گئی واہ پینگ وصل کی کھاں تھا لارا کدے کدے

اجکل سینو تھارے پاسے گاہک پھریں گُل لالاں کا
مھارے دیس وی آویں ہوئیں تھا ویہ بنجارا کدے
کدے

ڈاکٹر صابر آفاقیؔ

غزل ا:

اُٹھیں گا ہن جواں پر ہوں نہیں ہوسوں
مڑے گو کارواں پر ہوں نہیں ہوسوں

ترس کھائے گو اوڑک اک دھیاڑے
یوہ ظالم آسماں پر ہوں نہیں ہوسوں

بدل جائے گو ہے امید پکی
گوہاڑی کو گراں پر ہوں نہیں ہوسوں

بنڈیں گا لوک مٹھیائیں کے بدلے
میری مٹھی زباں پر ہوں نہیں ہوسوں

کوئے ہووے تھو صابرؔ لوک کہیں گا
میرو جیئے گو ناں پر ہوں نہیں ہوسوں

غزل۲:

سینو زخمی روز ازل تیں مُنڈوں ہی دِل یار غزل کو
پیار کو پھل دے سکتو نہیں تاں تیر ہی کوئے مار غزل کو

لفظ کی سُچی ڈور مانھ پویا معنا کا ان ڈِٹھو لعل
جے توں پھیرو گھلے اِیاں، گھلوں تِتا ہار غزل کو

فن کی جڑ مانھ ٹیپو ٹیپو خون چوانو پوئے گو
آپے جھڑو ڈُبیو اُس نے بیڑو دِتو تار غزل کو

موسم مٹی وچوں کڈے، رتا نیلا پیلا پھُل
گرمی کی رُت آئی تے فِر گرم ہُؤو بازار غزل کو

اگلیں ویلیں میرؔ ہوئے تھو، جس نے گھلی جان غزل ماں
اجکل چلے آفاقیؔ کا سِر پر کاروبار غزل کو

غزل۳:

ہوں غماں کی پنڈ لے کے آیو توڑوں کے کروں
اے دلا دس عشق نا چھوڑوں نہ چھوڑوں کے کروں

لہو کی لذت ہے میرا شعراں ماں نہیں شیر کی
مغز کی دن رات ہوں اوڑھی نچوڑوں کے کروں

عشق کے مہابے میرو دل شیر ہے بے خوف ہے
سینہہ کی ہوں اے سنگیو نلہڑی مروڑوں کے کروں

ہوں کھلو ں تاں قافلو نکھڑے چلوں تاں تم ہٹو
تم ہی دسو سنگیو بیسوں کہ دوڑوں کے کروں

گم گیو قوماں کا بن ماں لال صابؔر قوم کو
بوٹا بوٹا کے تلے پھر پھر کے لوڑوں کے کروں ۔

غزل۴:

اک جذبو لے کے جلیاں مانھ
فر جوگی آیو گلیاں مانھ

ہتھ مل مل گھسیا نوں میرا
اک لیک نہ رہی تلیاں مانھ

تک تک کے دیدا ساڑ نہ توں
نہیں بارش ہوتی ملیاں مانھ

کے ڈھو سیانف آلی نے
جا شامل ہوئی جھلیاں مانھ

کے جینو موا ماضی نے
کے ہمت ہڈیاں گلیاں مانھ

غزل۵:

لنگھیاویہ دن مہارا یارا
ہن کت ویہ لشکارا یارا

بن بھی بسیو شہر بھی ڈٹھو
دوئے جگ کوکارا یارا

چا نہیں سٹو سٹ نہیں سکتو
بھار پیا سر بھارا یارا

تیرے باجھ کرے گو کہڑو
میرا غم کا چارا یارا

کنیں دیسیں بسیو جاکے
آفاقی سردارا یارا

مِلکھی رام کشانؔ

غزل:

چنبو چمن کو بہاراں نے لٹیو
یوہ کلو کلاپو ہزاراں نے لٹیو

رہیو دشمناں توں میں چوکس بہتیرو
میرو قافلو میرا یاراں نے لٹیو

منگھتا کا راکھا یا دھرماں کا آگا
ہم بھولا بھالاں نوں ساراں نے لٹیو

مِنوں ہریاں باغاں کا دیکے بھلیکھا
کئی مہرباں ظاہر داراں نے لٹیو

کشانؔ دم بھریں تھا پیاراں کا جھڑا
ان بھروسہ شکن سیواداراں نے لٹیو

شاہبازؔ راجوروی

غزل۱

بستیاں کا گیت رُٹھا فر بہاراں نا بُلا
لُٹ گیا ہیں نہیریاں مانھ راہکاراں نا بُلا

دیا دیو کد ہسے گو ڈیکتی یاہ رات ہے
میں بلایو اتھرواں نا توں ککاراں نا بُلا

وقت کا سارا سمندر ریت مانھ ہیں سوگیا
پچھ ڈُنگا ہور منگیں لہو دھاراں نا بُلا

تِس اتنی پتھراں کے ہتھ ہے ساری تریل
ہے کہڑو درداں کو سانجھی رازداراں نا بلا

گل کائے، لفظ ہے شہباز مُنہ مانھ پا گئی
کے پھرولیں لوک سارا ڈھیر ساراں نا بُلا

غزل۲

روتی رات کے متھے لکھیو
سجرو پر ان دیکھ تماشو

شہر تے سارا تڑفیں کُوکیں
کوئے کدے انسان وی دِستو

منا لوڑو جاڑ بناں ماں،
ہوں تے اپنا آپ تیں گُمیو

کل مکلو رہ کے سوچے
اس نا لوڑے روز تماشو

میرا وس کی گل جے ہوتی
پلو پاٹو ہوں کیوں لیتو

لفظ کی صورت اِت وی اُت وی
دُنیا کو شہبازؔ تماشو

غزل۳:

نواشیں میرے بوہے پکھنو اڈارے
کھڑو آکے خاباں کا لتا اتارے

واہ سجری سویلی بناں کی جوانی
یوہ شہراں کا زہراں نا کھڑو ہلارے

ہواواں کے مونڈھے چلیں ککھ بھولا
ان آتی رتاں نا کدے وہ سمارے

ہوں صدیاں توں ہیروں اڈیکوں کسے نا
چیتو وہ آوے تے نیزا ہی مارے

تلاشاں مانھ شاہباز دن رات رہ کے
اجیں جاڑ بستی ماں کوکے پکارے

اقبال عظیمؔ چودھری

غزل:

لُکھیں لُکھیں رات ہِجر کیں پھِکا سنجھ سبیلا
یاد کسے کیں آس کسے کیں، کیوں اج موڑ مہار گئیں

کچئیں تندیں لمیں لاریں، چکنا چُور جوانی
میریں آس کوراس کوچجیں، جِتی بازی ہار گئیں

اتھروں پینو مر مر جینو اوکھت رنگ برنگیں
پر میریں اکھ بھار یہ بھارا لکھاں وار سہار گئیں
ڈاروں بِچھڑی ربا میرو میل محال ہمیشاں
سنگن ساریں مار اڈاریں، میرو درد بسار گئیں

ہوں گھر آیا شرد کو لِیو چھوڑ نہ سکیو ورنہ
مار کے جھاتی میرے بُو ہے کِتنی وار بہار گئیں

غزل۲:

آس کو دِیو بُجھتو بُجھتو، تانگھ کی جھولی سکھنی سکھنی
چھاڑ غماں کو گھنو گھنیرو، فر بھی تیری یاد سُلکھنی

آپنی جا پر ہر اک رانجھو، ہر اک ماہیو ہر اک مجنوں
کس نے سیک ہجر کا سہنا، کس نے درد کی لذت چکھنی

جا جا کیوں کھلیارے جھولی، کس کی غیرت کون خریدے
بولاں کو سوداگر ڈُبتو، پانی منگے ڈھکنی ڈھکنی

یار نا پرکھوں سُوں سیانوں، پیار نا تولوں لا تر کھڑی
لاف کوچجی، بول کوقتا، جانوں ساری جھاڑی دکھنی

صدیاں لمیں رات کلکھنی، موت جیہی خاموشی بھوگو
نیلامی نہیں راز چڑھانا، دل کی دولت دل مانھ رکھنی

غزل۳:

تیرا خیال نے جے ہسایو تے ہس پیو
ہوں اپنی بے بسی نا غماں نا بسار کے

دل کی لگی بجھا کے نہیں جینو سواد کو
اتھروں میں جتیا کدے ہاساں نا ہار کے

غیرت کو روگ بن گیو غم روزگار کو
ہوں سر پیو رہیو سدا پروردگار کے

میں گگن تے پاتال کی دُوری منی سدا
اک رات غم کی دیکھ لے توں بھی گذار کے

میری دعا ہے شرد نہ آجائے دو گھڑی
ہوں ہار گھل لیوں زری آتی بہار کے

غزل۵:

جھوٹھا قول قرار نہ کریئے
سکھنے ہتھ بپار نہ کریئے

رب نا رب کر منیئے ہر دم
اس گل ماںھ بڈیار نہ کریئے

آتی برہیا فر مُڑ آیئے
دل نا فر بیمار نہ کریئے

جے نہیں لانی بازی سر کی
سوکھو رہیئے پیار نہ کریئے

نقدیں کریئے دل کو سودو
اس ماںھ نیس ادھار نہ کریئے

غزل۶:

نج آئے بہار ایسی فر زخم دکھا چھُڑیا
برساں کا سُتا وا کجھ درد جگا چھُڑیا

قربانی کے دیتو میں تیریاں خوشیاں تیں
امید گھما دتیں ارمان گھما چھڑیا

ارمان وصالاں کا تے درد جدائیاں کا
اس دل کیاں گٹھاں مانھ لوکاں تیں لکا چھڑیا

وبہ ریت کی ڈھیریں تھیں بتلاں کا بنگلا تھا
تیں ٹھیک کیو بھُل کے سب نقش مٹا چھڑیا

انگ آیا زخماں نا تیزاب دوا دسے
اس نیم حکیمی نے او یار مرا چھڑیا

فضل حسین مشتاق

غزل

جتنی طاقت کا ویہ وار کرتا رہیا
تیر کھا کے زخم دل کا بھرتا رہیا

راہ کی مٹی وی چاکے ملی اکھاں پر
جاں وی ان کی گلی تیں گذرتا رہیا

دیکھ سکیو نہ مجنوں کی اکھیں کوئے
گیسو لیلی کا اکثر سنورتا رہیا

کدے بھُل کے نہ تکیا گناہ آپنا
شکوہ ان کی وفا کا ہی کرتا رہیا

جذبا دل مانھ دبایا بہتیرا مگر
مسئلا ارمان کا نت ابھرتا رہیا

ڈاکٹر غلام حسین اظہرؔ

غزل:

جس کی خاطر دُنیا چھوڑی، رُلتو گیو بن کے
اج اوہ میرے کولوں لنگھے اُچو گاٹو تن کے

اوہ بے مہرو میت نہ بنیو، نیت نہ میری پرکھی
پیار کے بہڑے جھوروں بیٹھو، گل ہوں دِل کی من کے

جس کی خاطر جھگو سڑیو، اُس نا دھُوڑ نہ لگے
سڑکے جان سہاگو ہوئی، لانی نام سجن کے

دل کی دھڑکن بن کے تِنا سدا حیاتی بخشے
روح میرو ہے روپ سجن کو، من کے شیشے چھن کے

اوہ نظراں توں اوہلے اوہلے بھاویں مُنہ نہ دسے
میں تے درشن کرنا اظہرؔ، چڑھ کے سنگر چن کے

سرور حسین طارق

غزل۱

اک پیاری نظر پیاراں گی کر دل کا ٹوٹا چار گئی
اک بجلی دل پر آن پئی تے ساڑ میرو سنسار گئی

اس پیت نگر کی بستی مانھ، ہر شخص منا مجبور دسے
کت آن پھسایا ہم دل نے جت قسمت بازی ہار گئی

یہ نازک تندو اُلفت کا،گیا اُلجھ پیار بھلیکھاں مانھ
واہ صورت دل مانھ آن بسی فِر چیتاہور بسار گئی

اس عشق پیار کی منڈی مانھ،مُچ مہنگو دل کو مال بکے
جس نگری مانھ دلدار بسیں، اکھ اُس پاسے ہر بار گئی

غزل۲

رات ہجر کی مُجّ ستاوے دس ہن کیاں جاؤں
دسوں پاڑ کلیجو کس نا کس نا گل سناؤں

دل مانھ اگ بچھوڑا آلی بھانبڑ نت بھکھاوے
آوے یاد تیری جد سجنا بلیں بلیں گاؤں

ہمت کرکے آ اکواری تک جا زخم دلاں گا
تک لیوں رج کے مُکھڑو تیرو فر بھاویں مر جاؤں

کول میرے اج توں نہیں بھاویں دل مانھ یاد بسائی
پھُل کلیاں مانھ لوڑوں تنا خواباں وچ بلاؤں

طارقؔ تیری خاطر ہم نے تن من ساڑ مکایو
ساری دُنیا بھیت یوہ جانے کس تیں راز چھپاؤں

غزل۳:

دل پر غم نا چھاپ گیو ہے پہلو اتھروں برہیا گو
اکھ میری تیں اج بگیو ہے پہلو اتھروں برہیا گو

چن تارا تے جگنو شبنم پھُل ست رنگیا تے خوشبو
کتنی بولیں بول رہیو ہے پہلو اتھروں برہیا گو

دُکھیا چھوڑ کے جاتا سجناں، چھپ کے دل بانھ بستا راہیا
یاد تیری نے تحفو دتو ہے پہلو اتھروں برہیا گو

ساون کی اج دھند ہے چھائی ان دناں کی فریاد آئی
دل میرا پر آن پیو رے پہلو اتھروں برہیا گو

ہر دکھ طارق یاد آیو رے اکھ ہوئی ہیں رتیں رو رو
میرا دکھیا دل کی صدا رے پہلو اتھروں برہیا گو

چودھری نسیمؔ پُونچھی

غزل:

ہستیں محفل نگر نگر کیں میرا گیت بسار گئیں
اُتنی وار یاہ اُجڑی بستی جتنی وار بہار گئیں

نچن کھیڈن کا ویہ میلا مڑ نہیں آتا مڑ نہیں لبھتا
آئیں ساعت ہستیں ہستیں برچھی سینے مار گئیں

ایکن پل کو اک نظر کو اک ڈوری کو یوہ جھمیلو
انکی نظراں کے ہوں صدقے میریں اپنی ہار گئیں

یاداں کا موڑاں پر آکے دل کے اپر کے کے گذری
سب دتیں سوغات اس ظالم دل نا آپے دھار گئیں

نستوں نوں نسیم نا ڈوری چھِک چھِک کے پچھتاوے ہے
ٹِکیا سر ما مار کے تاری کتنی ہی جنج پار گئیں

غزل:

ہنگلا گیا خوشی کا سویرا کدے کدے
چمکا گیا دلاں نا اندھیرا کدے کدے

مندراں تے مسجداں نے اُڑ اڑ کے دیکھیو
بدھتو تے کھولتو وہ سہراکدے کدے

ڈُلہا ہیں فرن فرن جیہا اکھاں تیں آتھروں
آیا ہیں بس خیال جد تیرا کدے کدے

پتھر ہے میرے سینے ہر وار میں کھیو ہے
روا گیا خزاں کا یہ پھیرا کدے کدے

پھلاں کا ہار چاڑھیا میں جا کے اس جگہ
لایا تھا جِت بہار ماں ڈیرا کدے کدے

غزل:

چھوڑ گیا تم اوڑک منا میخانہ کے نیڑے
ہستی آجا ظالم دنیا دیوانہ کے نیڑے

میرے دیسوں موڑ گیا کجھ بیری چور دلاں کا
اکھاں ما ارمان بسن کو ویرانہ کے نیڑے

مُڑ گیو رخ نیناں کو جد مشرق تیں مغرب در
دنیا میری بس گئی آپے پیمانہ کے نیڑے

ظالم رات کلکھی سوئے کنڈوں کی موہری ما
روح کو بھنور پھرتو دسے مہماناں کے نیڑے

اُجڑ گیا نسیم نگر تیں ہاساں کا سب میلہ
بستا بستا بس گیا جاکے رُخسانہ کے نیڑے

پروفیسر محمد رفیق بھٹی

غزل: ا

آخر دم تک لڑتو رہیو اوڑک بازی ہار گیو
کُجھ دِن ہور وی جی لیتو پر شوق سجن کو مار گیو

گِٹے گِتے پانی تھو جد اس دریا مانھ ڈُبیو تھو
چڑھتی کانگ مانھ کھلو کھلو ہوں کِتنی واری پار گیو

کِس نا کوئے سنگی سمجھے کس نا دُشمن جانے
سجن بن کے ڈوبن آلو، دُشمن بن کے تار گیو

چپے چپے سجدا کرکے ذری برو بر بھُلیو جد
کی کرتائی کھُوہ مانھ پے گئی، جو کُجھ تھو بیکار گیو

اج تک کس نے جان سکی ہے اس دُنیا کی چال
ہستو ہستو آون آلو روتو زاروزار گیو

غزل: ۲

بستو رستو شہر مانھ کلو جنگل ہاروں ڈرتو رہوں
جین کو کوئے حال نہ دِسے جین کا ہاڑا کرتو رہوں

کل کلوتر اکھ تیری نا دوجو چنگو لگے گو
شوق کو سجنا مُل نہ کوئے شوق تیرا تیں ڈرتو رہوں

رکھ خیال مانھ کانگ کی شونکر تک نہ میرا سوکا نا
ہوں برساتی نالو بن کے موسم موسم چڑھتو رہوں

ہونی آخر ہو جائے اِت سوچ کو چارو چلتو نہیں
رات دھیاڑی ہوں کیوں سنگی سوچ کی سُولی چڑھتو رہوں

دوزخ کی اگ کے ساڑے گی لوکو میرا جُسا نا
ہوں تے عشق کی ٹھنڈی اگ مانھ شام سویرے سڑتو رہوں

غزل۳:

سُکھ آوے تے اس نا اوکھت اوکھت ویلے یاد کراں
ہم وی کدے کدائیں لوکو گھر اپنا نا یاد کراں

ڈُنگو سوچ وچارو کرکے یاہ گل سمجھ ماں آئی
جس ماڑی ماں بساں پہلاں نیں اسکی آباد کراں

دِل کا بندی خانہ اندر لکھاں رِیجھ ہیں قیدی
دِسے کائے نہ پُوری ہوتی کس کس نا آزاد کراں۔

اناالحق کو نعرو لاکے سولی لیاں گل ماں پا !
کد تک جھوٹھا لارا لاکے دِل اپنا نا یاد کراں

یوہ تے پک یقین ہے منا اج مقدموں ہاراں گا
اُسے ظالم نے لُٹیا تھا جس اگے فریاد کراں

عبدالغنی عارفؔ

غزل ا:

گُجھ یاد تھیں دل کا بہڑا مانھ، گُجھ درد ہجر کا ڈیرا تھا
چُپ نال شریکاں تیں اوہلے، میں سارا آپ چھپا چھڑیا

گُجھ ہاسا کھیڈ پرانا ہیں مُڑ کھیچل کریں ٹٹولیں دل
ہوں صدقے آتا راہیاں کے، سوواری ہتھ گُھما چھڑیا

کائے سانجھ تھی دُکھاں سُکھاں مانھ، رل بیس کے درد بنڈاواں تھا
اس آتا شرد کا پھانڈا نے، ویہ سجرا پھُل کھنڈا چھوڑیا

دل اُجڑی پجڑی بستی مانھ، کوئے رستا تکتو رہیہ تھارا
اُڈیک مانھ آتا راہیاں کے، میں کتنا کاگ اُڈا چھوڑیا

ہوں جھڑی نظراں کی خاطر اج توڑی جعفر جالوں تھو
ہوں انکے صدقے جے میں اپنا سارا درد بھُلا چھوڑیا

مُخلصؔ وجدانی

غزل ا:

کس کس درتوں ہو کے پوچھے اُت تاثیر دواواں کی
اِس دھرتی پر منی پوئے کتنا ایک خداواں گی

اُٹھ کے فِر ہوں جا نہ سکیو، نوں کو آ کے بیٹھو ہوں
دسوں بِتا کے وے لوکا، غم کی گھنیاں چھاواں کی

شہراں کو فِر ناں نہ لئے جے کدے اکواری توں
لبھتی رسمیں دیکھے شخصا آ کے شان گراواں کی

رگاں وِچوں لہو سکایو، اکھاں وچوں گئی لو
جاتے وقت جوانی ظالم کر گئی جڑی پچھاواں کی

یوسف کھُوہ مانھ سٹیو پر بھگیاڑاں نانہیں دتو کھان
اتنی جے ہمدردی ہوتی مُخلصؔ اج بھراواں کی

غزل۲:

کس کس درتوں ہو کے پوچھے اُت تاثیر دواواں کی
اِس دھرتی پر منی پوئے کتنا ایک خداواں گی

اُٹھ کے فِر ہوں جا نہ سکیو، نوں کو آ کے بیٹھو ہوں
دسوں تیتا کے وے لوکا، غم کی گھنیاں چھاواں کی

شہراں کو فِر ناں نہ لئے جے کدے اکواری توں
لبھتی رسمیں دیکھے ٹھٹھا آ کے شان گراواں کی

رگاں وِچوں لہو سکایو، اکھاں وچوں گئی لو
جاتے وقت جوانی ظالم کر گئی جڑی پچھاواں کی

یوسف کھوہ مانھ سٹیو پر بھگیاڑاں نانہیں دتو کھان
اتنی جے ہمدردی ہوتی مُخلصؔ اج بھراواں کی

غزل۳:

نہ درویشی راس آئی نہ اُٹھکل سکھی شاہی کی
اکھاں کا کشکول ہیں خالی در در میں اگراہی کی

جہڑا نا تریاکل کریئے اوہی پلے اسکی گل
کہڑو میری گل کرے ہے خلقت چڑھتی باہی کی

جسکو جتنو بادر ہوئے اتنی اچی اسکی سوچ
نکا جاتک کی ہے خواہش نکی جیہی چاہی کی

تیری پوجا کرنی پئی چنگو وردی آیو توں
الٹی ڈاہی ٹھمنی پئی لوڑ تھی منا ڈاہی کی

اتھرواں کو سگ میں لایو مخلص دل کی باڑی نا
کیوں نہ غم کو فصل ہوتو بتر مانھ میں راہی کی

غزل۴:

مُخلص یار پرانا لوڑے
پوہ مانہہ بِچ بھکانا لوڑے

کہڑی دنیا ماں توں بسے
کہڑا اج زمانا لوڑے

اپنا یار نا دیکھن کا
کے کے دِل بہانا لوڑے

بھکھ دپاہر ایانی دنیا
دِیا نال ٹٹانا لوڑے

دھیاڑی پھِرتو رہیو مُخلصؔ
آئی رات ٹھِکانا لوڑے

غزل۵:

تیری جس کے نال یاری لگ گئی
اُس کی سمجھو عمر ساری لگ گئی

زِندگانی کا منافع کی نہ پُچھ
یاہ رقم ساری ادھاری لگ گئی

دِل تے اُس پر دیکھتاں ہی ڈھل گیو
اِس نا صورت جس کی پیاری لگ گئی

آ گئی ہِزمان بن کے یاد فِر
میرا دل ماں دھواں دھاری لگ گئی

اِتنا جوگی تے بیہہ تھی یاہ زندگی
قیمت اسکی جتنی بھاری لگ گئی

میرو ناں ہی لین کی بھڑیاند تھی
یار نا مُخلصؔ کیاری لگ گئی

غزل۶:

ساریں گل ہیں ساہ کے نال
بُوہو ہے درساہ کے نال

ڈریو وو ہوں دنیا تیں
نِکلے جان تراہ کے نال

آتاں جاتاں ہوتو جایئے
میرو گھر ہے راہ کے نال

گھانی مانی پھِرتاں پھِرتاں
عمر گزاری گاہ کے نال

گھر کو راہ بھُل گیو ہوں
ہو کے اک گمراہ کے نال

جہڑو دردی بن کے آیو
لے گیو اوہی چھاہ کے نال

غزل ۷:

اپناں نال بکھوئیں ہوئیں
کھُلیا ہار پروئیں ہوئیں

راتیں جھڑا روئیں جاتک
لو ہوتی ناں سوئیں ہوئیں

تیرا جیہا لوک اس جگ ماں
کہن لگو جی! ہوئیں ہوئیں

اپناں کولوں جھلیا کدے
دِل کا پھٹ لکوئیں ہوئیں

سوکھا نہیں یارانہ ہوتا
ہوتاں ہوتاں ہوئیں ہوئیں

ارماناں کا موتی مُخلصؔ
اتھرواں ماں پوئیں ہوئیں

ق:

جے احسان مکانو چاہوے تاں اس نا زندگانی دے
جس بُوٹا کی چھاں بیٹھو ہے اس بُوٹا نا پانی دے
پھٹ جے گھلیا ہیں تاں ان پرلُون وی اپنے ہتھیں لا
جِت یہ درجا کھٹیا ہیں اُت ہور اِتنی قُربانی دے

ق:

ہوں ایکلسر بھار غماں کو چکے کون چکاوے کون
خوشیاں کا تھا سارا سنگی، غم مانھ پُچھے بھالے کون
کس کو بندیوان ہے ٹھا ہُن تے سا جا چھٹ گھڑی
کس نا دیکھے اُٹھ اُٹھ بہڑے، اُنھیں راہیں آوے کون

ق:

میرا ارماناں کا اجڑ چھڑ گیا دل کا جنگل مانھ
دھُند غباری، سینہ کو خطرو، اُپروں بارش ساون کی
اپنی قسمت مانھ تھو رُلنو رُلیو جگ کا پیراں مانھ
کون سرہانے رکھتو مُخلصؔ رسی تھو ہوں داون کی

ق:

زمانو تے تھو میرو ازلاں تیں بیری
توں کس گل کا گن گن کے بدلا مکاوے
خفا نہیں طبیعت ہی ایسی ہے مخلصؔ
مزا مانھ ہوئے تے بڑیں گل سناوے

طربؔ احمد صدیقی

غزل ا:

یاد سجن کی دل نا چوبھا لائے رے
راتؔ وے تے نیندر کس نا آئے رے

جے اک گھتی نظر وی اس نا دیکھ لیوں
دنیا کے کے بھُل بھلیکھا پائے رے

دل تیں نقش محبت آلا نہیں مِٹنا
جندڑی بھاویں پل پل سنگ بٹائے رے

اپنا جمیاں اپنے ڈِھڈیں پالیا رے
دھرتی سپنی ہاروں بچہ کھائے رے

دل ڈُبے رے اج طربؔ جی خیر نہیں
اکھ کی پھڑکن کائے گل جتائے رے

غزل۴:

ڈھیری ڈھا جو بہہ جائے رے
راہواں کے بچ رہ جائے رے

سچ تے گور ازل کا بیری
نال اک دوجے کھہہ جائے رے

کدے کدائیں جھل بللو
کم کی گل وی کہہ جائے رے

پوہ پھٹے تے دیہنہ چڑھے رے
نھیرو قبر ماں لہہ جائے رے

لِسا کے گل جھڑو پوئے
ڈاہڈا اگے چھہہ جائے رے

سپاں ڈنگیو ڈرتو ہی رہے
رسیں تک تریہہ جائے رے

اوہی رے سُکھ جھولی پائے
دُکھ طربؔ جو سہہ جائے رے

ڈاکٹر صابرؔ مِرزا

غزل ا

سُکو بوٹو ڈھٹھا پتر سنگی ٹالُو ٹال گیو
روئیں مُڑ مُڑ بھور بچارا اگ ہجر کی بال گیا

دل دُکھڑا نا مُڑ مُڑ سدے درد بلاویں درداں نا
اکھ نمانی ڈوہلے اتھروں، ہستاں روتاں سال گیو

تسیا سُنگر، رویا پکھروں، برف کا بیڑا ہسیا فیر
بُھل بھلیکھاں کو یوہ بیلو، کس کے نالو نال گیو

رنگ ہیں سارا کچا پکا، سوچ سمجھ کے چُنیئے توں
ہیرا موتی سنگ جواہر مہنگو مہنگو لال گیو

ہتھ پیراں نا بھانبڑ دسوں، نالے جاوُں رِکت
جس کا گھر کی آس تھی صابرؔ آخر وہ بھی ٹال گیو

غزل۲:

رُت جھلیں بوٹیں پیہنگ پئیں دینہ چن ہلاریں کس کس نا
ہر یاد مراد کی آس دِسے توں بول بساراں کس کس نا

چو مُکھی پھُل گلاباں کا، چو بکھیئیں لشک ہیں شیشاں کیں
اس پتھر دل کا واراں سنگ توں دسیئے ماراں کس کس نا

سب طوطا مینا چوگ چگیں، اج گھگی بولیں مٹھڑا گیت
آساں کی بستی باساں تیں ہن دور اڈاراں کس کس نا

خوشیاں کی آس مانھ ہر کوئے جِند جان گمان تیں تلیو ہے
پر غم کا گھُمن گھیراں تیں دس پار اتاراں کس کس نا

تھی صابرؔ جن کی آس منا ویہ رانجھن ماہی مڑ چلیا
ان ماہلیں تلاں بیلاں مانھ، دس ہور سنگھاراں کس کس نا

نذیر حسین فِداؔ

غزل:

وبہ درد خزاں کا کے جانیں ہیں مالک مست بہاراں کا
پھُلاں کی جھوءلی پلیا ہیں کد چوبھا لگا خاراں کا

کیوں اگ گھسیریں دبی وی یاہ دِل میرا مانھ صدیاں تیں
مت ہتھ سڑ بل جائیں لُوہے جائیں جے لگا تت انگاراں کا

اک کیہر ہمیشاں رہے بھکھتو، نِت اندرو اندر ہر بیلے
دِن دھکھتا دھکھتا گذر جائیں، کوئے پیش نہیں حیلاں چاراں کا

نہیں پیڑ کسے کے ہتھ آئی، رُچ اوہل ہے ڈُنگا درداں کی
یوں کسر کسے نے نہیں چھوڑی، احسان کرم ہیں ساراں کا

نذیرؔ ہجر کا پھٹاں کی بے قدر زمانو کے جانے
اِن زخماں نا کد انگ آویں، اُن بے درداں کی ماراں کا

خوش دیو مینی

غزل ا

اس برہیا جد کوئے گیت سناوے گو
یاد تیری کی برچھی سینے لاوے گو

رات اُڈیکے گی گہلاں مانھ لوڑے گی
شنگراں پر چن اپنی چادر ڈاہوے گو

جھڑو چھوڑ گیو اکواری کد مِلیو
پر بنجارو بہڑے بہڑے گاوے گو

سینہ اندر جھڑو ہر دم ساڑ کرے
اتھروں بن کے آخر باندے آوے گو

رتیں رتیں کھِنڈی وی ہے آس تیری
کے جانو تھو اس راہ وی ترساوے گو

ہم سارا کھڈیالاں ہاروں ٹُٹاں گا
کہڑو اس بستی توں سالم جاوے گو

غزل:۲

ڈنگ بچائیے زہر تیں ڈریئے
سپاں کا اس شہر تیں ڈریئے
ا
پھل بُوٹا کم آویں گا
بیلا کی دوپہر تیں ڈریئے

دھرتی بچوں رت دھرسے
تیراں ربی قہر تیں ڈریئے

لارا پر نہ گھول گھمایئے
دل ٹھگنا بے مہر تیں ڈریئے

باندے باچھڑ کُجھ نہیں ہوسیں
چُپ چپیتا بیر تیں ڈریئے

غزل:۳

باس تیرا جُسا کی میرا ساہواں اندر
توں بیٹھو ہے دل گیاں درگاہواں اندر

رات انھیر ی واقف کار نے دھوکھو لایو
گھل مکلو ڈابو کھاؤں راہواں اندر

عشق ملاوے رب نا فر بھی خورے کیوں
گنیو جائے یوہ وی نیچ گناہواں اندر

یاس کا اتھروں ڈلکیں نین نشیلاں تیں
آس کو بھانڈو سکھنو دل دریاواں اندر

منزل آخر پیر نا چمے چڑے گی
چلتو رہے گو جیکر تیز ہواواں اندر

لعل حسین پرواؔز

غزل۲:

سجری جئ رہ دل ماں پر یاد پرانی ہے
آواز بٹائی ہے، فریاد پرانی ہے

درداں کی گٹھڑی نا جے یار توں ساہنی دئے
آساں کی تیری بستی آباد پرانی ہے

سجی ہُوا سڑ بل کے ارمان میرا دل کا
یاہ تیری امانت ہے، سوغات پرانی ہے

مِٹھی جئ خوشبو ہے، ٹوہنا میری آساں کا
سڑ سڑ کے مکّی ہے جائداد پرانی ہے

اس اوکھت زہدی تیں پرواؔز کے ہتھ آیو
ہے سجری سویل تیری، میری ریت پُرانی ہے

پروفیسر یوسف حسن

غزل ا:

بول کہیا وی بول اندر بِس نہ گھول
لبھ چنگیاری کوئی ساس سواہ پھرول
اپنا لیکھ پرکھ رُڑھتی ریت نہ رول
ہن تون اپنی سوچ سدھراں نا نہ گھچول
ہر شے نچ ہے کھوٹ بس اک درد نرول
اڑی تے اڑیو دل اک بالک ان بھول
کہہ گئی تیز ہوا بیڑیا بوہا کھول
پڑرے خالی خالی بجیں سکھنا ڈھول
سچ کو ساتھ امر جھوٹھ ہے ڈانوا ڈول
کھپ ماں کھُب نہ جا بہہ چھٹ اپنے کول
دل کیسو منگتو ککھ نا پائے جھول
یوسفؔ پڑھ کوئے اسم در جندرایا کھول

غزل۲:

تاریک مکان ماں نہ آیو
توں میرا جہان ماں نہ آیو

اُبھری نہیں لیک چانناں کی
جد تک توں گمان ماں نہ آیو

ہر شے نا نظر لا کے تکیو
انسان ہی دھیان ماں نہ آیئو

چورو چور کھِلر گیو میں
پتھر کی امان ماں نہ آیو

دھمیاں تے بڑی سنی تھی یوسفؔ
دینہہ میرا مکان ماں نہ آیو

غزل۳:

دھرتی کیوں دلگیر تھی
جندڑی مچ زہیر تھی

سفنو تے سالم تھو پر
کرچ کرچ تعبیر تھی

نواں نکور وجود ماں
روح کیوں لیرو لیر تھی

ساگر بچ سماونو
دریا کی تقدیر تھی

کون سواد پچھانتو
جیبھاں پر کریر تھی

جگ ماں اپنی جندڑی کے
کھیڑاں کے گھر ہیرؔ تھی

غزل۴:

جیون کیکن جریو میں
ریت سمندر تریو میں

پھٹ لگا تھا دھرتی نا
لہو رو رو کے مریو میں

توں تے میرے کولے تھو
فر کیوں ہو کو بھریو میں

نوری ناری جو وی تھو
دھوؤں پھک پھک مریو میں

یوسفؔ انھاں گلیاں ما
چانن سفنو دھریو میں

احمد شناسؔ

غزل

وے یہ حور پریاں کا دیس جیسی خیالی بستیں
بسائیں ہم نے وی کیسی کیسی خیالی بستیں

وے یہ جن کا بارا ماں گیت لکھیا تھا شاعراں نے
کدے کتاباں ماں دب گئیں وے یخیالی بستیں

سوائے واویلا شور کے ہور کجھ نہیں لبھتو
یہ شہر نگراں ماں آ بسیں کیسی خالی بستیں

مکان دولت کا بے بہا حسن کا نمونا
یہ انکے اندر عجیب نادار کالی بستیں

یہ لوک اپنا وجود توں بچھڑیا وا سایا
سفر کے دوران لُٹ گئیں یہ سوالی بستیں

سکندر حیات طارقؔ

غزل:

درد چھپاؤں ہاساں ماتھ پر اتھروں فر وی ڈُلیں
زخم سینہ کا کھِڑ کھڑ ہسیں پھُل غماں کا پھُلیں

خوشی کا میلا کدے کدائیں غم کا نِت نت پھیرا
ہجر کا سودا کر کر اتنا جھولا فر وی جھُلیں

یاد بہاراں گذریاں کیں درد چھلوریں کتنا
نین تسایا نیلے نملوں بھر بھر اتھروں ڈوہلیں

ہجر وچھوڑا غم کا بھانبڑ ساڑیں کالجو سلیں
دے کے ابھاری رگ رگ بچوں رت کا موتی ڈلیں

جیکر محرم دل کو تھہاوے دُکھڑا کھول سناؤں
طارقؔ بِن دردی کے کد یہ بھیت دِلاں کا کھُلیں

منیرؔ حسین چودھری

غزل۱:

یاداں کا دل دِل دیا ٹمکیں آساں کا دِل سُپنا
سنگیاں کا کجھ گیت پرانا یاراں کا کُجھ سُخنا

چارے کونٹ اندھیر پھریا رُٹھا راہ نہیں دستا
اپنا ہاڑا کون سنے گو کون سنے گو دُکھنا

چڑھیا ہڑھ سیلاب ماں سٹ کے آپے ہویا کنارے
ہن کیوں رُڑھتو دیکھ کے نم ہیں تھارا نین سُلکھنا

ہوں بے دوس نمانو فر وی تم نا دوس نہیں دیسوں
ہتھیں دِتیں دندیں کھولوں دُکھڑا دسوں کس نا

بند زبان ہوئی ہن گُنگی بند منیرؔ کا ہاڑا
ہوٹھیں چاڑھیو چُپ کو جندرو گوڑ کریں اِت سچ نا

غزل۲:

جاگ اکھاں بچ رات گذاری
تارا لے گیا نیند ادھاری

چن کا چانن کی آساں ماں
بیت چلی کائے رُت بہاری

مِٹھیاں مٹھّیاں خاباں کے بچ
من اندر کائے صورت پیاری

دل کا کھُوہ ماں درد چھپایو
فر وی جانے دنیا ساری

مرن تے جین منیؔر بروبر
اس کے صدقے زندگی ہاری

غزل۳:

شیری بھریا اکھر جوڑوں
ہوں درداں کا دفتر جوڑوں

لِکھیں کراماً کاتب دوئے
اُن کا لکھیا پتر جوڑوں

کھبے ہتھ ملے گی پوتھی
نِت عملاں کا نمبر جوڑوں

سجے ہتھ لِکھت مت لبھے
لوڑ نصیب کی سدھر جوڑوں

دُکھ درداں کی سیجل سیجل
جوڑ جکاڑ سمندر جوڑوں

گگن پاتالاں کی ہتھ پے گئی
کیوں رے دھرتیہ انبر جوڑوں

نفرت کا پندھ لم لمیرا
کاہناں سپنا سُندر جوڑوں

لعل الدین مظلومؔ

غزل ا:

قسم قول اقرار نا سہکوں
دل کا ہوں اظہار نا سہکوں

بچ کی گل ہے کوئے نہیں دستو
خوشیاں کا بازار ر نا سہکوں

ہو گئیو دل نا خبرے اج کے
سجنا کا اعتبارر نا سہکوں

بسئیا ویہ رقیب کے نیڑے
ورکے ہوں دلدار ر نا سہکوں

ہیں مظلومؔ یہ لیکھ متھا گا
ٹٹی آس ہیں پیار نار نا سہکوں

غزل۲:

ہن متھو بھارو کس کاری
جد اجڑیو ڈھارو کس کا ری

جد دھرتی بوند نے سگی نہ
نو نہہ چکڑ گارو کس کا ری

جد دل ماں اُن گا پڑیا نہ
تاں جھوٹھو لاروکس کا ری

جد دل کو زنگ ہی لتھو نہ
فر منہ کو نعرو کس کا ری

بے شک مظلوم جے بکھ تہ نہیں
ور سودو دھارو کس کا کاری

محمد امین بانہالی

غزل: ا

ان کا دھوکھا مہارا دھوکھا
اک دوجا توں پیارا دھوکھا

جھانسا مانھ نہ آیئے بالکل
جھوٹھی نظر نظارا دھوکھا

ان تیں چنگیں مہاریں گُلیں
اچا محل منارا دھوکھا

کامل ذات خدا کی بندیا
سورج چن تے تارا دھوکھا

ہن کوئے رانجھو ہو نہیں سکتو
اج کا تخت ہزارا دھوکھا

غزل: ۲

مہاری خاطر کال برابر
باقی سب خوشحال برابر

سارا چنگا ہم ہی ماڑا
گھر کی ککڑی دال برابر

وہی چہرا وہی لٹیرا
بدلیو نہیں کجھ بال برابر

میرا شعر تے ہو نہیں سکتا
غالب یا اقبال برابر

ساتھ امینؔ اگر نہیں دیتو
فر وی تھارے نال برابر

غلام سرور چوھان

غزل ا:

آپے بول پیا اتھروں
بھیت کھول گیا اتھروں

یہ اتھروں نماناں ہیں
جِند رول گیا اتھروں

اتھروں نہیں موتی ہیں
انمول گیا اتھروں

اتھروں تیری یاداں کا
گول گول گیا اتھروں

جہڑا نہیں ڈُلیا آپے
غم گھول گیا اتھروں

غزل۲:

سوہنی رُت بہار نا ترسے
میرو دل وی یار نا ترسے

ایکلاں جینو اوکھو دِسے
بچھڑی کونج اڈار نا ترسے

کوہِ طور نا مُڑ مُڑ دیکھے
عاشق یوں دیدار نا ترسے

دُنیا کی تصویر کو رنگ ہے
بوہٹی ہار سِنگار نا ترسے

سینے لاوَن مر مر جاوَں
سجن مِتر یار نا ترسے

ہوں بھی ترسوں حبیب اُسے نا
جسراہ گُل گُلزار نا ترسے

غزل۳:

نہیں مریو شیطان میرے اندر گو
کے ہویو انسان میرے اندر گو

کِت کِت پُجیں لاٹ تیرا لشکارا گی
بُت ہویو انسان میرے اندر گو

کُجھ ہاڑا کُجھ ساڑا تیری یاداں گا
یوہی تھو سامان میرے اندر گو

کے پئی نظر چھوہاتی اُس پاسے
دِل ہویو بے ایمان میرے اندر گو

اک لحظہ ماں کُنجی حوالے چوراں گے
کر گیو نادان میرے اندر گو

کیوں سوالیں سُتی وی حیاتی نا
جاگے گو انسان میرے اندر گو

کر کر انکی صفت لوکاں ماں حبیبؔ
اُچو کیو مان میرے اندر گو

انور حسین انورؔ

غزل ا

کھلی اکھیں نظر نہیں آتا، خواباں مانھ تڑفاویں لوک
ہور بدھاویں بیتابی نا، ایسو دِل پر چاویں لوک

پہلاں اپنو میت بناویں فر دیں داغ جدائی کا
خورے کس تقصیر کو بدلو مہارے نال مکاویں لوک

بھاویں اکھاں کی بولی مانھ اک اک گل سمجھا
چھوڑیں
دل کو حال زبانی اپنی، دسن تیں شرماویں لوک

یوہ ان کو دستور سہی پر اپنا بس کی بات نہیں
ہم انھاں نا بھُل نہیں سکتا ہمنا لکھ بھُلاویں لوک

ڈُبن چلی آپ تے دسے ترنو آنڈھ گماںڈی نا
اپنی ہوش وی نہیں کر سکتا، ہمنا کے سمجھاویں لوک

غزل۲:

بھروسو تک لیو یاراں کی یاری دیکھ لی ہم نے
محبت دوستاں کی بار باری دیکھ لی ہم نے

سماں کے نال بدلن آلیو یارو بدل جاؤ
دھیاڑا چار تھاری چاریاری دیکھ لی ہم نے

جنہاں نے جان وارن کی قسم کھاہدی تھی مہارے
تیں
ضرورت پین ور انکی عیاری دیکھ لی ہم نے

بڑو ارمان تھو اک دن خوشی کو دور دیکھاں گا
مگر اس آس مانھ ہی عمر ساری دیکھ لی ہم نے

پتو نہیں ہور کے کجھ دیکھنو باقی ہے قسمت مانھ
بتھیری زندگی مانھ خواری دیکھ لی ہم نے

غزل۳:

یاری بھاویں کھیر تے کھنڈ ہے
منہ پھِر منہ ہے کنڈ پھر کنڈ ہے

حِرص کو پالو کس نے پٹیو
جِتنا پلا اُتنی ٹھنڈ ہے

اپنو محرم حال نہیں ملتو
نوں تے یاراں کو ترنڈ ہے

پلو اپنو سام کے رکھئیے
یاہ دُنیاں بیری کو جنڈھ ہے

خواب ماں دیکھوں ہوں محشر ماں
سِر پر پاپاں کی اک پنڈ ہے

ابرار احمد ظفرؔ

غزل ا:

ستھرا ہی رہ گیا ہیں ڈیرا چلے گیا
دل مانھ میرے تھا جنکا بسیرا چلے گیا

ہوں رہ گیو تھو سکھنی گٹھڑی نا توستو
سرمایو سارو لیکے لٹیرا چلے گیا

میرا نصیب مانھ رہی یاہ شام غم کی شاید
سنگ اپنے لے خوشی کا سویرا چلے گیا

میرا خلوص کو منا انعام کے دتو
دے کے دیہ غم گھنیرا گھنیرا چلے گیا

ہوں دے نہ سکیو کائے ظفر بد دعا بھلیں
عاجز وہ کر کے بھاویں خصیرا چلے گیو

غزل۲:

بیتیا وقت بھُلا نہیں سکساں
جاغ نویں بھی لا نہیں سکساں

ہوں مجبور تے توں ہے بے بس
کھُل کے باندے آ نہیں سکساں

جگ بیری ہے پیار آلاں کو
جگ کے سنگ ٹکرا نہیں سکساں

ہم رسماں کا قیدی دوئے
قسم نا توڑ نبھا نہیں سکساں

آس کی کشتی نازک بودی
پار ندی تیں جا نہیں سکساں

اِتنو لموں چھیڑ نہ چھِڑیئے
مُڑ کے بہکیں آ نہیں سکساں

ظفرؔ کہانی توڑ نہیں چڑھنی
گیت خوشی کا گا نہیں سکساں

غزل۳:

میری دھڑکن میری صدا بن جا
میری چاہت میری وفا بن جا

پُوچھ اتھروں تے میری کاری آ
میرا درداں کی توں دوا بن جا

کانگ دُکھ کی تے دور ہے ساحل
میری کشتی کی ناخدا بن جا

بن جا میرو نصیب میری خوشی
میری کرنی کی نہ سزا بن جا

میرو ارمان بن کے جی غزلے!
میرا ہوٹھاں کی توں دعا بن جا

غزل۴:

تُخفو یوہ زنجیر مِلی رے
ہوں سوچوں جاگیر ملی رے

خواب اک ڈِٹھو جاگتی اکھیں
اُس کی یاہ تعبیر ملی رے

جس کی خاطر بھیس بٹایو
مِنان میری ہیر ملی رے

ملیو تیرو پیار غزل جی
کیا سوہنی تقدیر ملی رے

جس جنت نا ہوں طلبوں تھو
دوزخ بھوگ اخیر ملی رے

غزل۵:

غم اتنا توں جریا نہ کر
دُکھ کو پانی بھریا نہ کر

لیکھ کو لکھیو ہو کے رہنو
سوچ متی مُچ کریا نہ کر

بھوگوں گو ہوں آپے ہونی
رو رو کے توں مریا نہ کر

نہیں مرتو کوئے ہجر مانھ اڑیئے
دوری تیں مچ ڈریا نہ کر

نہ ملیا ات حشر ملاں گا
دل چھوٹو توں کریا نہ کر

غلام سرورؔ صحرائی

غزل:ا

نویں نروئی سجری یادیں
ویہ بسیا وا سدھری یادیں

آساں کا پھُل دل کے باغیں
پھُلیا کس کی ہگری یادیں

اُنکا چیتیا رُت مُشکاویں
ویہ لُکیا من سِنجری یادیں

لاڈ اُنھاں سنگ پال کے رکھیا
بچپن کی بے فِکری یادیں

پھُلے بیل وفا کی سرورؔ
گندل پیار کی پنگری یادیں

غزل:۴

پہلاں ویہ ارمان بنیں تھا
ارماناں کا مان بنیں تھا

جے ہُن اکھ پرت نہ دیکھیں
فر کانہ نا دل جان بنیں تھا

اُف کروں تھو تاں ویہ سوہنا
آپے دردی آن بنیں تھا

لوڑ پئی تاں ڈُڈو دسیو
ایویں نین پران بنیں تھا

اوپریاں اکھاں تیں صدقے
دیکھ مناں انجان بنیں تھا

غزل:۵

خبرے خابیں کون آیو رے
جاگ آئی تے رون آیو رے

دے گیو تھو کوئے پیار کا لارا
ایویں دردی ہون آیو رے

یاداں کی اک برچھی ترکھی
دل نا سل پرون آیو رے

تج دتو اس بے پرواہ نے
نین سڑیں لہو چون آیو رے

ہوں سرورؔ ہنگلاتو جاگوں
من میرے کوئے سون آیو رے

اشتیاق احمد شوقؔ

غزل ۱:

چن کے نال یہ تارا چمکیں خوش اج دُنیا ساری ہے
اتکی وی کیوں دل میرا مانھ ایک غماں کی آری ہے

مِنا بُھل کے کے کُجھ تھایو بہانو پیار کو جھوٹھو تھو
یاد توں جد جد آیو سجنا دُنیا اک بساری ہے

ٹُٹ پوئے اسمان ہی بھاویں ایسو وی ہوں سوچوں تھو
ہُن اِس پیار کا ٹُٹا بُت پر چن کی لوء وی بھاری ہے

دھوکھو کھا نہ جایئے صدقے رُت کُجھ ایسی بدلی ہے
پھُلیں تھا جِت پھُل خوشی کا غماں کی پھُلواری ہے

تاراں کی لو پھِکی پھِکی چن بھی شوق انگلایو ہے
رات نہیں گذری گویا سجنا عُمر ایک گذاری ہے

غزل: ۲

نظراں نا یار تیری تد تک تلاش ہے
مونڈھاں پر زندگی کی جد تک یاہ لاش ہے

منا ہجر کی دھُپ بھلا ساڑے گی ہور کے
ڈھکی وی غم کی چھاں بِچر یوں آس پاس ہے

تصور مانھ توں نظر مانھ توں ہر ویلے کول ہے
فر تیرے میرے درمیاں کیوں لفظ کاش! ہے

راتاں کلکھیاں نا توں مِنا ہی سونپ دے
سرگی کا خوف تیں میرو دِیو اداس ہے

اتھروں مانھ شوقؔ ڈھال کے اکھاں تیں کیر نہ
ہر غم نا سہن واسطے ٹھنڈی جئی ساس ہے

غزل۳:

رہیو راز دل مانھ ہوں اج تک چھپاتو
کہڑو میری سنتو تے کس نا سناتو

ہتھ دل پر رکھ کے توں اتنو ہی کہ چھوڑ
کدے بھی نہ آتو،توں جد جد بلاتو

توں پیارو تھو تاں ہی خدا کی قسم
رہیو تیرا زخماں نا اج تک کھڑاتو

زمانہ کا ٹھہلا نے کت لے پہچایو
اگیرے پھلاں تیں یوہ کنڈاں کو احاطو

تناں نہیں تھو آنو تے نہ آیو شوقؔ
صبح شام ایویں رہیو کاگ اڈاتو

منظور حسین گُلشنؔ

غزل

محبت کا میرا خیالاں مانھ آیئے
گھڑی واسطے فر وصالاں مانھ آیئے

کد تک ہوں بیسوں تے جھلوں تسیا
توں اتھروں تے درداں کا نالاں مانھ آیئے

اس بستی توں راہاں گا دوئے کنارے
توں ٹھنگراں کی جھولی پنجالاں مانھ آیئے

ہوں ڈیکوں تے دیکھوں ہاں رستا وی یہ تیرا
توں بہکاں تے ڈھوکاں کی ماہلاں ما آیئے

اُن رستاں نا مانجیں گا گُلشنؔ کا اتھروں
توں مندر مسیتاں شوالاں مانھ آیئے

چودھری عبدالرشید نازؔ

غزل:

سجناں کے خط لے جا میر ڈاکی بن کے کاگ نا کہیئے
ترسیں اکھ نمانی دوئے موڑ اِنگا ہن واگ نا کہیئے

اوپرو دسے منا اجکل اپنو دیس بیگانو
تِس بھُکھ مُک گئی کے کرنو ہن روزی ساگ نا کہیئے

لِکھ گیو وہ لِکھن آلو لیکھ میرا مانھ دُوری
دس اڈیک لمی کیوں ہوئے، سُتا وا اس بھاگ نا کہیئے

جھولی وچ چھپا کے رکھیا بھیت تیرا میں اوہلے
ڈنگ چلیا تے ہائے نہیں کی میں ہجر کا اس ناگ نا کہیئے

سُکھ آرام نصیب تیرا مانھ ، میرے بے قراری
اپنی اکھیں دیکھ لے بھاویں، سینہ کے بچ داغ نا کہیئے

عبدالرشید فدائیؔ

غزل:

دیا بال دیکھوں ٹٹولوں تلاشوں
منا زندگی پھر بھی تھا تے نہیں سکسیں

سروں بے وفا ہاں جے پُچھ بھی نہیں سکتو
کدے مڑ کے پھر بھی توں آ تے نہیں سکسیں

ہوں بھولو ہاں پھر بھی بھروسو ہے یارو
منا زندگی یاہ بھلا تے نہیں سکسیں

پیاراہیں منا یہ کنڈا بھی سجنو
نرا پھُل میرو ہأ گما تے نہیں سکسیں

یاہ اپلے دلوں پئی ستاوے رے دنیا
فدائی نا جیتاں گما تے نہیں سکسیں

غزل:

کدے دل کا پردا واہ چاتی ہوئے گی
میری یاد سینے جگاتی ہوئے گی

نصیباں کی تسبیح کا گِن گِن کے تارا
کدے کاگ پھر واہ اڈاتی ہوئے گی

خیالاں ماں میری واہ بستی بسا کے
نواں نت بھلاوا واہ کھاتی ہوئے گی

میری یاد کا چھاملا لے کے اوہلے
اندھیرا ماں بانھ پھر گھماتی ہوئے گی

کائے یاد کیوں اج فدائی نا چھیڑے
یاہ اس نا وی جا کے ستاتی ہوئے گی

نذیرؔ دُرانی

غزل:

کسے نہ پُچھیو میرو حال
مر مٹکیو ہوں غم کے نال

ہوں اک لسر کے کر سکوں
سر پر بھارو پیو جنجال

پلے نہیں اے پیسو دھیلو
منا جانے سب کنگال

غم کی دھُپ ماں ایسو سُتو
گذر گیا کتنا سال

دنیا ماں جد سُکھ نیہہ ملیو
کے ہوے گو اُت کو حال

محمد قاسمؔ بجران

غزل:

جوانی چنویں ہے بہاراں کے اوہلے
کدے بیس گیو ہاں نظاراں کے اوہلے

تیرے کول بس کے ہاں فر دور اتنو
بیٹھو رہوں ہاں انگاراں کے اوہلے

دُنیا کو جینو تے مرنو وی کے ہے
ہزاراں کی بستی ہزاراں کے اوہلے

عشق نے حسن کی منزل نہ طے کی
دینہہ ڈُب گیو ہے چناراں کے اوہلے

قاسمؔ خیالاں خواباں ماں ڈُبیو
ساراں کے باندے تے ساراں کے اوہلے

فضل حسین کوثؔر

غزل

دھیاڑا آتا جاتا تکیا
سجناں نا ازماتا تکیا

دوہرو روپ بناتا تکیا
جھوٹھا گھول گھماتا تکیا

جہڑو جان کو صدقو دیں تھا
کے کے گل بناتا تکیا

کُجھ اک آیا حق کی خاطر
زیادہ آتا جاتا تکیا

قسم خدا رسُول کی کر کر
ہوراں سنگ ٹُر جاتا تکیا

خلیلؔ احمد بجاڑ

غزل

درداں کی کائے کاری نہیں تھی
دنیا تھی بیزاری نہیں تھی

سُچا پیار کا ٹُٹا ناطا
یار تے تھا پر یاری نہیں تھی

آئی مصیبت آپے ٹل گئی
میں تے ہمت ہاری نہیں تھی

سو باری میں لیکھا دتا
اجاں اس کی باری نہیں تھی

لکھ خلیلؔ وسیلا ڈھونڈے
اج واہ شب بیداری نہیں تھی

محمد منشاء خاکؔی

غزل:۱

رُنو وقت اخیر نا رُنو
متھا کی تقدیر نا رُنو

آخر گل تیں لاہنی پے گئی
ہوں اس پاٹی لیر نا رُنو

سارا منا ہستا دسیں
ہوں کھڑا دلگیر نا رُنو

بُو ہے بوہے بجیو پھریو
ہر حیلہ تدبیر نا رُنو

ساراں کا دُکھ سانجھا میرا
ہوں غریب امیر نا رُنو

غزل:۲

دل کو ساز بجا لے بھاویں
آ منا وی گا لے بھاویں

ہوں کد ہلوں اپنی گلوں
سو باری ازما لے بھاویں

بس اکھاں مانھ یا پھر یاہ کر
دل مانھ ڈیرو لالے بھاویں

پیس کے منا سُرمو کر کے
اکھا مانھ توں پا لے بھاویں

منتو نہیں تاں یاہ کر منا
دل مانھ یار بسا لے بھاویں

غزل۳:

بھُل بھلاوے کوئے آوے گو
منا اپنے گل لاوے گو

آتی رُت بہار مُڑے گی
گُمیو جو کُجھ فِر تھاوے گو

دور کِتے پردیسیں ڈیرو
نہ مُڑیو تاں خط آوے گو

بلتی اگ مانھ سٹ کے منا
چِر لایو تے پچھتاوے گو

میرا خط نا پڑھ کے خاکی
پاڑ سٹے گو فِر چاوے گو

غزل:۴

تگھتو نہیں بیمار نظر کو
کون بنے دلدار نظر کو

خوف اکھاں تیں ڈھلتو دِسے
اُٹھ گیو اعتبار نظر کو

کس نا دیکھے کون سیانے
کُجھ نہیں کہتو یار نظر کو

اتھرواں کی کوٹھی بچوں
کریو میں دیدار نظر کو

سجن پرکھ پریت کی اوکھی
کون پچھانے پیار نظر کو

غزل:۵

دیکھ کھیو تھو باہر نہ جایئے
ماہلی کے اس پار نہ جایئے

روئے تے پچھتاوے گو توں
زندگی ہے دن چار نہ جایئے

تیرو اُنگا دل نہیں لکسیں
توں میرا دلدار نہ جایئے

کوئے لٹیرو ٹھگ لئے گو
بیچن دل بازار نہ جایئے

صدقے ساری زندگی یارا
میری گل بسار نہ جایئے

گلاب دین جزاؔ

غزل

دیو نہ باندے توں بال اج بھی
ہجر کی راتاں نا ٹال اج بھی

میرو یوہ اتھروں اثر تیں خالی
ہوا توں لے جا سوال اج بھی

پیراں ماں بیڑی گھلیں ہیں اس نے
آنو ہے میرو محال اج بھی

میری اکھاں ما آیاوا اتھروں
غماں کی زندہ مثال اج بھی

جزاؔ یہ دل کا میں آلنہ مان
ناگ رکھیا ہیں پال اج بھی

غزل۲:

سینے چوٹ کراری دے جا
یا اک غزل ادھاری دے جا

کھِلتا پھُل کی روک لے خوشبُو
بھور نا چار دیواری دے جا

سہن نہیں ہوسیں تیری جدائی
وصل کی اک چنگاری دے جا

بستو رہے گو شہر حسن کو
عشق نا خود مختاری دے جا

گوڑا قصہ مہر وفا کا
پنڈ غماں کی بھاری دے جا

اتھروں بارش سیک ہجر کو
توں منا اس واری دے جا

ہس کے سب کجھ سہتو رہوں گو
پیڑ جڑا مچ ساری دے جا

عبداللطیف فیاضؔ

غزل

جھولی ڈاہ کے بھُکھاں اگے
سر تلی پر رکھاں اگے

سُکھ بھی کجھ نہیں میرے اگے
ہوں بھی کے ہاں سُکھاں اگے

میرے اگے ہر کوئے چڑھیو
کوئے نہ چڑھیو اکھاں اگے

بھانے بھانے ٹُٹ پوئیں گا
سو نہیں سکتو رُکھاں اگے

میرے پچھے لکھ ہوئیں گا
ہوں نہیں ہوسوں لکھاں اگے

محمد رفیق سوزؔ

غزل

اک واری توں ہاں کر لیتو
تِتاں دل تے جاں کر لیتو

سیک ذرا نہ لگن دیتو
ہوں پلکاں کی چھاں کر لیتو

سدھراں نا نہ رہتی سدھر
ناں اپنو بدناں کر لیتو

جِت کوئے بندو ہور نہ ہوتو
ہوں کائے ایسی تھاں کر لیتو

جے توں پیار کو بدلو منگتی
زندگی تیرے ناں کر لیتو

نریندر سنگھ آوارہ

غزل

گیت وصل کا جد وی کوئے گاوے گو
ہجر کے بوہے روح پنچھی کرلاوے گو

ہیر تڑف کے رانجھو رانجھو کُوکے گی
جد کوئے جوگی بیلے بین بجاوے گو

ہن ساحباں کا ویراں کی وی لوڑ نہیں
مرزو اپنی موتوں ہی مر جاوے گو

بدل گجے بجلی کڑکے سیالو ٹھنڈ
پیار کو پٹُو نِنگو کون کراوے گو

عشق ندی کی بازی بڑی انوکھی ہے
جو ڈُبیو نریندرؔ وہ تر جاوے گو

ارشاد احمد قمرؔ

غزل:۱

اُن ماہلاں پر بول رے پنچھی جن پر درد بنڈایا تھا
ات کتے تھیں آس کیں ڈھیریں سدھراں نے سمجھایا تھا

روپ نگر ما پیار تیرا نا کت کت ڈھونڈن جاؤں
لماں لارا یار کسے کا سجرا بول گھمایا تھا

کوئل بولے قمری گائے کوک دلاں کا ہاڑاں نا
اوہ نہیں آیو، مڑ نہیں ڈٹھو جس کا نقش بنایا تھا

ساون مکو آس وی گئیں پچھ لے بھاویں بستی نا
پچھلی برہیا آن کسے نے میرا درد جگایا تھا

تیں کد نال نبھائی میرے اوکھی منزل لماں پھیر
بول ندی توں باندے بول تیرا بول ازمایا تھا

غزل۲:

جوگی پھل نا ڈھونڈن جوگی کن کن پٹنیں پار گیا
لگ ملگی پئی کرلاؤں میرا بچھڑ ڈار گیا

آتی رت مت نال لیائے کھل کھل دیکھوں راہاں نا
اس تیں اگے سکھنا سارا کتنا بار اتار گیا

دور کتے کوئے جا ٹھکانو پچھ پپیہا بازاں نا
بستی آلا دس نہیں سکتا مچاں گا ادھار گیا

آس نراس تے ریجھ کولیں کس کس سانجھ نا لوڑوں پئی
تاہنگ نمانی توں ہی دسیئے رٹھو وا دلدار گیا

پوٹوں درد تے سوز ہجر کو میری کجھ نشانی تھیں
بے پرواہ نا ترس نہیں آیو میرا اجڑ سنسار گیا

گلاب دین طاہرؔ

غزل:

عمر حیاتی یار نا ترسے
بچھڑی کونج اڈار نا ترسے

شرداں کا تت سہ سہ روئی
رُت نمانی بہار نا ترسے

نت بھلیکھا کھا کے سجن
جان پچھانی نہار نا ترسے

بیراں کا کئی فصل پچا کے
پئی ہن بستی پیار نا ترسے

اُگڑئیں اکھیں حرص نہیں مٹتی
فر طاہرؔ دیدار نا ترسے

ڈاکٹر رفیق انجمؔ

غزل: ا

دو اتھروں اک خواب کا ہوتا دو اتھروں ارمان کے ناں
دو اتھروں اُس بُت کا ہوتا دو اپنا ایمان کے ناں

وہ تے اوس وی دے نہ سکیو مُچ تسائی دھرتی نا
اُڈتا پنچھی لیتو جایئے دو اتھروں اسمان کے ناں

ہوں دوہاں نا دیکھ دیکھ کے اندرو اندری سڑتو رہیو
دو گھر کی ویرانی جوگا دو اتھروں ہِزمان کے ناں

خواباں کی تعبیر وی جانے، یاداں کی جاگیر وی توں
گیت غزل تے شعر میرا سب تیرا اک احسان کے ناں

نیزا کپ کے تیسا جھل کے جس نے توڑ نبھائی رِیت
ہوتھیں سُکتا حرف وفا کا، انجمؔ اُس اِنسان کے ناں

غزل: ۲

ان اکھاں نے تارا دسیا دل نے قہر گذشتہ رات
بگیں پیو تنہائی گو سارو زہر گذشتہ رات

درد فراق دلیل ہزاراں اُلجھی تانی بسریں یاد
کس کس حال گذاری ہم نے تیرے شہر گذشتہ رات

اتھرواں کا موتی رُلیا گئی رات شریکاں مانھ
نین سمندروں یاد تیری نے کڈھیں نہر گذشتہ رات

پیت نگر ویران بنا کے جاتی ہیر تمنا نا
اک سودائی رہیو بلاتو پچھلے پہر گذشتہ رات

دل پاگل کی ٹھگتاں ٹھگتاں کُوک سمندروں پار گئیں
تھارے مہابے اس نے کی عرشاں کی سیر گذشتہ رات

غزل:۳

میری مرضی ہے جو رضا اُسکی
میں قبولی ہے ہر سزا اُسکی

حرف ہوٹھاں کو ساتھ کے دیتا
دل تے میرو تھو پر دعا اسکی

موم کا پر تے دینہ کے سنگ یاری
خواب میرا تھا کے خطا اُسکی

اُس نے بھُل جان کی دعا کی ہے
لاج رکھیئے توں یا خدا اسکی

دل نے انجم ضرور کہنو ہے
اج تے کائے غزل سنا اسکی

غزل۴:

سو درداں کی کاری لے جا
لے جا عشق بیماری لے جا

اُت یہ بنج بپار نی چلسیں
بھاویں دُنیا ساری لے جا

اتھرواں کو مُل پوئے گو
ہاسا تج کے زاری لے جا

اجاں نی دُنیا نکلی دل تیں
اُچی ہور اڈاری لے جا

دل کی جھگی بستی رکھیئے
بھاویں محل اٹاری لے جا

میری قسمت کولوں انجم
لے جا نیند اُدھاری لے جا

☆

غزل۵:

کسے رنگ کی لوڑ نہ رنگیاں نا
نہ ہی ہار سِنگار کی چنگیاں نا

اک وار پردیسیا دیس آکے
آپے لاہ جایئے سُولی ٹنگیاں نا

تیری آس کی مرگ ہیں سرب نیلی
ڈالی دِتی نہ چرن میں تنگیاں نا

لگیں جد وی تیری ہسیر، سجنا
سکاں ہار تکوں تیرا سنگیاں نا

آیو عجب وفا کو دور اجکل،
ہسیں،اِل وی بھور پتنگیاں نا

اکو حرف وفا کو یاد رکھیئے
کدے تجیئے نہ موہوں منگیاں نا

قمرؔ جنتی کہہ گیا خوب انجمؔ
'لگتا نہیں انار بٹنگیاں نا'

عبدالرشید شبنمؔ

غزل:

او صدقے یاہ ساری لے جا
لے جا اکو واری لے جا

میرے کولے بچیو کے ہے
جِند غماں کی ماری لے جا

رہن دے مِناں سادپونا ماں
توں اپنی ہوشیاری لے جا

میری سب عمر کی گوچھی
آیو تھوک بپاری لے جا

وس لگو تے موڑ کے دیئے
اپنی یاد ادھاری لے جا

سنگت اکلاپا کی دے کے
رہتی دُنیا ساری لے جا

تاج تخت کے بدلے شبنمؔ
میری اک لاچاری لے جا

شیخ ظہور احمد

غزل ا☆:

کد وِسرے واہ تیری صورت یار مِناں
وہ چہرو ویہہ متھا کا لشکار مِناں

سہی لگے تھو چاندی کو پیکر ہریو
ڈُنگھو ٹویو ٹھوڈی کے بشکار مِناں

آن ویلا کی مستی تیری نہیں بھُلتی
نہیں بھُلتو وہ پچھنو جاتی وار مِناں

کھیڈن مانھ تیرے سنگ میرو رُس جانو
فِر ٹھگی سنگ دینی دوھری بار مِناں

تیری یاری تیری فرمانبرداری
تیرا خون کی رکھے تابعدار مناں

اپنے جوگی دو گز جاگ سنبھالی تیں
دے کے ٹرگیو،موٹر کوٹھی کار مِناں

گرداباں کے اندر کشتی آن پھسی
کرے خدا وند سچو اِتوں پار مِناں

☆(نِکا بھائی کی وفات پر لکھی وی)

غزل۲:

سچو بنو سکھلو نہیں سچائی بول کے تک لے
ہزاراں جھوٹھ تیں بھارو ہوے سچ تول کے تک لے

گھٹی ہے نہ گھٹے گی میرے اندر کی یاہ بیبا کی
ہزاراں پھیر لے پھانڈا تے جھکھڑ جھول کے تک لے

سچا کے سامنے شکر تے پتھر جھوٹھ کے اگے
لے آ! پانی تے انگلی نال مِناں گھول کے تک لے

نکھڑ سکتو نہیں جو موتیاں بچوں ہوں وہ کچ ہاں
پکڑ شیشہ کو چھج بھاویں، دھیاڑی رول کے تک لے

سخاوت واسطے وی لوڑ ہوے کردار حاتم کو
بِنا کردار رستہ مانھ توں دولت ڈوہل کے تک لے

یوہ اک جھولو تے گُجھ منکا، یہ گل مانھ لیر پاٹی ویں
سویرِ اس تیں میرو اعمال نامو کھول کے تک لے

غزل

جس دل ماں محبت نہیں اس دل نا مٹا چھوڑو
اک بستی وفاواں کی کوئے تے بسا چھوڑو

کرسیں نہیں کدے شکوو تتلی یاہ نمانی ہے
ہے شرط مگر اتنی نوڑو تے اڈا چھوڑو

رہسیں نہیں سدو موسم ان ٹھنڈی ہواواں کو
کجھ بوٹا چناراں کا رستہ ماں لوا چھوڑو

پوچھے نہ کدے کوئے کل سیریاں رسماں نا
گھر گھر ماں خبر اپنی سُولی کی سنا چھوڑو

الفت نا ظہورؔ اپنی نفرت وِیہ پیا سمجھیں
وِیہ اپنی نبھا چھوڑیں تم اپنی نبھا چھوڑو

پرویزؔ ملک

غزل

ایسوں سخت سیالو دِسے
رُڑھتو آل دوالو دِسے

سِل کے اُپر ٹھک کھا لیئے
جے گُجھ دال ماں کالو دِسے

لکھ دوپٹاں بچوں مِناں
تیرو کھیش نرالو دِسے

کوٹ آلاں نا میری کُوتی
گھا کے بچ سرالو دِسے

رات بنداں تیں مچ ڈر لگے
بھاویں بھائی، جمالو دِسے

پنچھی مُڑ پرویزؔ نہیں آیا
خالی ٹاہلو ٹاہلو دِسے

محمد اشرف پردیسیؔ

غزل ۱

دیکھ کدے اعتبار نہ کریئے بھاویں کتنو بھاویں لوک
جھوٹھی شان تے عشرت دس کے اینویں یہ للچاویں لوک

کر کر میں بھی تلخ تجربہ زندگی کا یہ دور لنگھایا
چڑھتے پاسے ہر کوئے دوڑے سچ نا ات چھپاویں لوک

کئیاں کی میں مجلس دیکھیں کئیاں کو اعتبار کیا
کئیاں کے کجھ دھکا ماریں کئیاں نا ترساویں لوک

کُوڑی دنیا جھوٹھا وعدا کُوڑ بکے ہر شہر بازار
سچ کو ات کوئے راہ نہیں دستو سچ کہتاں شرماویں لوک

پردیسیؔ اک عاجز تیرے شہر تیرو مشتاق پھرے
ہر کوئے جانے منزل میری، جان کے جھلیا لاویں لوک

غزل۲:

جے اشمان کی بدلی ہوتو ہر ساون ہوں برھتو
تیرا نین سمندراں اندر ڈبکی کھا کھا مرتو

جے توں بند تلا اک ہوتو لاتو بنڈھ چوفیری
پھُل کنول تے نرگس بن کے کنڈے تیرے ترتو

جے مزمان حقیقی بن کے قدم روا فرماتو
نیناں کی ہوں سیج سجا کے رستے تیرے دھرتو

جے پٹوار حکومت ہوتی مِثل اندراج کراتو
قلم بن کے خالی خانے ناں تیرو لکھواتو

وطن میرا کی ماہلیاں اپر چن بن کے جے چڑھتو
تیری لو پردیسی رب کی رات عبادت کرتو

نُور محمد مجروحؔ

غزل ا:

غم ڈٹھا غم خواری ڈٹھی
حب ڈٹھی لاچاری ڈٹھی

کر کے پیار کوسودو آخر
پل پل بے قراری ڈٹھی

مکر فریب تے دھوکھاں آلی
ہوتی میں سرداری ڈٹھی

یاد کے بوہے ڈیرو لاکے
خالی آس کی ڈھاری ڈٹھی

ظالم درد وچھوڑا جیسی
نہ کائے ہور بیماری ڈٹھی

غزل۲:

بدلیں رت نظارا کتنا
موسم پیارا پیارا کتنا

زندگی مانھ کے کجھ نہیں ڈٹھو
گھمن گھیر کنارا کتنا

رو رو کتنی رات بتائیں
لگا زخم کرارا کتنا

درداں کا اس عالم کے بچ
راتیں گنیا تارا کتنا

کتنا پھیرامار گیا ہیں
ان گلئیں بنجارا کتنا

کتنا لوک زمانا بدلیا
چھٹا سنگ سہارا کتنا

کتنی بستیں اجڑیں مجروحؔ
خالی ہویا ڈھارا کتنا

محمد ادریس شادؔ

غزل ا:

نہ ویہ چن نہ تارا دِسیں
نہ ویہ روپ نظارا دِسیں

خالی نگری آس میری کی
سکھنا محل چوبارا دِسیں

رات دھیاڑی دل پرچاتا
تیز ہجر کا آرا دسیں

دِل کی گُٹھیں چھپیا لُکیا
کئیں ارمان کوارا دِسیں

اج بھی اُنھیں راہیں رُلتا
میرا نین آوارہ دِسیں

بسے شادؔ یاہ اُجڑی بستی
جے ویہ رُوپ دوبارہ دِسیں

غزل۲:

تِناں خط ہر وار لِکھوں گو
تیری انتظار لکھوں گو

عیش آرام ماں دُنیا ساری
ہوں مچ بے قرار لکھوں گو

بھکھے سینو گوہٹا ہاروں
یاداں کا انگار لکھوں گو

تیرا ہاسا رات دھیاڑی
اپنا اتھروں چار لِکھوں گو

تِنا چِت کی ہوئے مبارک
اپنے ناتویں ہار لِکھوں گو

تاج دین تاجؔ

غزل

تیر نظر کو پار نہ کریئے
دل کو ایڈ شکار نہ کریئے

دل لیکے دل دینو سِکھ
او بے دردا بھار نہ کریئے

جے لڑنو تاں باندے لڑیئے
کنڈ پر مڑداوار نہ کریئے

اُس جگ کی ہوں لکھ نہیں کہتو
اِس دھرتی پر خوار نہ کریئے

پل کی گُمیں صدی بھُلتیں
ایسو کوئے اقرار نہ کریئے

محمد طارق فہیم

غزل:ا

تیرے کول ہوں بیسوں تے کہانی سناؤں
کدے نین ڈوہلوں تے تِنا رواؤں

کسک دل کی ڈُنگھی کنارو نہیں لبھتو
محبت کا درداں نا کِنگا لے جاؤں

چکوری دیوانی وی پچھے تھی چن نا
میرا یار کس نا ہوں سنگی بناؤں

پپیہا نے وی سوز میرو چھپایو
لگیاں کی سانجھاں نا سر کس کے لاؤں

تیرا سر تیں سدھراں کی دولت گھمائی
نذرانو تحفو ہوں کے لے کے آؤں

محمد خاقان سجادؔ

غزل

تندو تندو کرکے لوئی بیٹھو ہتھ مروڑ نہ یار
بے قیمت ہن سمجھ کے اس نا رستا کے بچ چھوڑ نہ یار

کے ہؤو جے کسے دھیاڑ یراج کرے تھو موجاں مانھ
قسمت کا یہ لیکھ سمجھ کے اپنو رستو روہڑ نہ یار

عاجز تنا جد وی دیکھوں پیڑ جیہی اک جاگے دل مانھ
ہینے ہو کے سر دب چلتاں سینے برچھی پوہڑ نا یار

اکھ جاں میچے بے بوجھی مانھ منڈی گوتوں مال گنوائے
کھول اکھاں نا دیکھ چوفیرے میچیں میچیں دوڑ نہ یار

سفر لمیرا ڈاہڈا اوکھا جیکر رہیو اڈیک کسے مانھ
وقت دوپہر سجادؔ آیو ہے، بیٹھن کی ہن لوڑ نہ یار

ریاض احمد صابرؔ

غزل ۱

رِیجھاں کا پھُل پھُلیں گا پر ہوں نہیں ہوسوں
بھاند کا قصا جھُلیں گا پر ہوں نہیں ہوسوں

یہ امید کا ساوا پتر گلیاں ماںھ
پیلا ہو کے رُلیں گا پر ہوں نہیں ہوسوں

ہٹ جائے گو پردو اس بربادی گو
راز بہتیرا کھُلیں گا پر ہوں نہیں ہوسوں

بے عدلی کو طور زمانو چھوڑے گو
مُل وفا کا تُلیں گا پر ہوں نہیں ہوسوں

تیری اکھ بھی پانی صابر ہوئے گی
پل پل اتھروں ڈُلیں گا پر ہوں نہیں ہوسوں

غزل۲

میری آس نمانی آس
تڑفے بھکھی بھانی آس
ا
پنے پلے سام کے رکھی
تیری اک نشانی آس

چھوڑ کے ہُوہو آس تیری گو
کرنی کے بیگانی آس

جد جد شاخ امید کی پنگری
پھلتی رہی پُرانی آس

صدیاں تیں یاہ رُٹھی صابر
کس نے فیر منانی آس

ڈاکٹر جاوید راہیؔ

غزل:ا

وہ بدل جے برہیو ہوتو
آس کو بھانڈو بھریو ہوتو

ہوں دُکھ مانھ نہ ڈُبتو جیکر
اُن اکھاں مانھ تریو ہوتو

ہوتو میرو عشق وی اُچو
جے سُولی پر چڑھیو ہوتو

جے اشانوں اگ نہ برھتی
آس گو بُوٹو ہریو ہوتو

مرن تیں بعد ہوں سوچن لگو
تیرا در پر مریو ہوتو

غزل:۲

کیسی آفت آن پئی ہے
گل بستی سنسان پئی ہے

جد توں تم میرے گھر آیا
تد جسم مان جان پئی ہے

ہوں تے چُپ ہاں فر کیوں پھاہی
میرا گل مانھ آن پئی ہے

اک دنیا مانھ جاۂ نہیں لبھتی
اک دُنیا ویران پئی ہے

کون سیانے لاش وفا کی
رستا مانھ انجان پئی ہے

غزل:۵

مُڑ مڑ اپنے اندر دیکھوں
کتنی وار سمندر دیکھوں

ہوں سودائی اپنا دل نا
تیرے ہاروں کر کر دیکھوں

توں تے بس میرے گھر آیو
تیری خوشبو گھر گھر دیکھوں

ہوں منصوؔر نہیں ہاں فر وی
کیوں نہ ہوں سولی چڑھ دیکھوں

کد تک تیری آس کو رستو
زہر پیالا بھر بھر دیکھوں

جان محمد حکیمؔ

غزل:ا

نفس کی خاطر کُجھ وی کرنو چنگو نہیں
اپنا آپ تیں مُچ ہی ڈرنو چنگو نہیں

کس مانھ جانے سپ ہوئے گو بیٹھو وو
ہر اک نہر مانھ ہتھ وی دھرنو چنگو نہیں

راہ بشکاریں سنگت چھوڑ کے ڈُبے گو
چن کے نالو نال گزرنو چنگو نہیں

ریس دوجاں کی کرنی رِیت زمانہ کی
پیر بیگانے پیر وی دھرنو چنگو نہیں

کنداں کی وی نظر سٹکر لگے جانؔ
ہر اک شیشے بن سنورنو چنگو نہیں

غزل

میں تے روتاں عُمر نبھائی میرو کے
دیتو رہوں ہوں دل نا ساہی میرو کے

ہم نے آنڈھ گمانڈھ ہے رکھیو درداں سنگ
غم میرو ہوں غم کو بھائی میرو کے

اُنکو پل پل گزر رہیو ہے ہاساں ماں
میں بھی روتاں عُمر نبھائی میرو کے

آتھرواں کا دریا بگیا اکھاں تیں
غم کی گٹھڑی دل نے چائی میرو کے

تم نا وصلاں کی سوغات مبارک ہے
حصے رات غماں کی آئی میرو کے

غزل

تیرے آکے مُڑ کے جانو تیرے بس
اُلجھی تانی نا سُلجھانو تیرے بس

کِس نا بُکیں دےئے، کس نا پیانہ سنگ
سب میخانہ کو میخانو تیرے بس

یار کی بستی اک غیبی آواز سُنی
اس نگری ماں اک دیوانو تیرے بس

جاں تک اپنو مِناں نیہہ توں کہہ سکتو
دیکھ ہوؤ ہوں اک بیگانو تیرے بس

موڑ کے جانے کھڑے رستے لاوے جانؔ
پیار نگر ماں انھوں کانو تیرے بس

غزل

اکھاں بچوں اتھروں آتا تیرے ناں
میری راتاں کا جگراتا تیرے ناں

تیرا ناں پر نیند کروں تے جاگوں وی
میرا پلسیٹا، انگھلاتا تیرے ناں

میں کے دینو اتھرواں کا ہار بِرا
تکیا پُٹھی کھل لہاتا تیرے ناں

تیرا ناں کی شام پوئے تے سرگی وی
موسم سارا آتا جاتا تیرے ناں

اس نگری ماں وارد ہو اک بار یرا
جانؔ دِلاں کا ہار بناتا تیرے ناں

یونس ربانیؔ

غزل: ا

جھلتی واء وصلاں کی لے کے پھلاں کا ہبکار ماں آیئے
اس برہیا ہوں گیت لکھوں گو بولاں کا ٹھنڈیار ماں آیئے

دھُندلی رات غماں کی کالی، من کو ساون یاد کرے
اتھرواں کے برھتے بدل سیویں بوند پھوہار ماں آیئے

راہیں پہرے دار بنا کے رکھے گو دل آساں نا
جند سو وار گھماؤں سجناں، سوہنی رُت بہار ماں آیئے

تاہنگ تیری تڑفاوے ہر پل ساعت صدیوں لمی دِسے
نین ہسیریں، دل بھکھیا لو، سہکوں انتظار ماں آیئے

بوٹے بوٹے گاویں پکھنوں، دُکھیا اک اک بول کرے
سبز پنجال پہاڑیں بگتا، چھمراں کا شونکار ماں آیئے

غزل۲

جِت دل کا محرم یار بسیں
اُت میریں تاہنگ ہزار بسیں

اس دل دُکھیا ماں ہر ویلے
نِت سُکھیا تھارا پیار بسیں

اک پریت کو بوٹو دل میرو
ہر ڈالی پر گُل خار بسیں

اک دِل میرا کا ٹاپُو ماں
کئی دُکھ سُکھ بن کے یار بسیں

ات سیال ربانیؔ آنو ہے
جس باغ ماں تیری بہار بسیں

غزل:۳

جیتاں قسمیں دل سڑے گو
موئی مٹی نا تاپ چڑھے گو

گھُٹ کلاوا لا کے ملئے
میرے سنگوں جد بچھڑے گو

سارو جگ ہنر نے تجیو
آزر کتنا بت گھڑے گو

اتنی لمی فرصت لے کے
کہڑو چٹھی روز پڑھے گو

بکیو وہ اک اتھروں پیارو
سُسر ماں یوہ لعل جھڑے گو

محمد رفیق شاھدؔ

غزل ا:

اینویں کینویں رو نہیں سکتو
تیرے ہاروں ہو نہیں سکتو

جے نہ ترڑکے دل کو ڈھارو
نیناں کو چھت چو نہیں سکتو

تیرو داغ جدائی آلو
ایسو ہے کہ دھو نہیں سکتو

تیری یاد چبھاوے کنڈا
رات دھیاڑی سو نہیں سکتو

دِل گنوایو لیکن اپنی
جِند نمانی کھو نہیں سکتو

غزل۲:

میری نگری آتو کوئے نہیں
اپنے دار بُلاتو کوئے نہیں

پہلاں تے اِت میلو رہ تھو
اجکل آتو جاتو کوئے نہیں

مُشکل ویلو رب نہ آنے
کم کسے کے آتو کوئے نہیں

ڈُنگھی ڈاب عشق کی ڈاہڈی
غوطا اس مانھ لاتو کوئے نہیں

شاہدؔ چُبھی مار گیو تھو
اس نا آن بچاتو کوئے نہیں

جاوید سحرؔ

دل وی مرن گی کار کرے تھو
جد تیرے سنگ پیار کرے تھو

اُس دشمن گوہوں کے کر تو
سینے لگ گیہ وار کرے تھو

اکھاں ناں دیکھن گی ہیکھی
دل اپلاتا پہار کرے تھو

اس نے میرو تے نیں پچھیو
کے کج میرو یار کرے تھو

خاب انگورن پے جائیں تھا
وہ جد جد اقرار کرے تھو

چوہدری معراج نسیمؔ

چھوڑ گیو دلدار پرائی بستی مانھ
کون کرے اعتبار پرائی بستی مانھ

طعنہ معنا سُن سُن میری جان ہُٹی
کوئے نی اپنو یار پرائی بستی مانھ

رُلنو پے گو شام سویرا گلیاں مانھ
مت کر یے اقرار پرائی بستی مانھ

رکھ لے اپنا درد چھپا کے دل اپنے
کون تیرو غمخار پرائی بستی مانھ

ہوجیں گی مُچ رات لمیری ہجراں گی
نہ کریئے اکھ چار پرائی بستی مانھ

ایاز احمد سیفؔ

غزل ا:

حال میرو بے حال اتیراں
رو رو کڈھیو سال اتیراں

سُکھ نصیبو سنگ نہ تکیو
دکھ ہے میرے نال اتیراں

حُسن کا تاجر لُٹّاں لُٹّاں
لے گیا دل کو مال اتیراں

ہسن کھیڈن بھُلیو مِناں
غم نے لایو جال اتیراں

سیفؔ ہجر کی گل جے مُکتی
ہوں ہوتو خوشحال اتیراں

غزل:۲

آ سجناں اکواری آجا
کر کُجھ دل کی کاری آجا

لاغر جان تے درد انوکھا
ہجر کی ڈگی بھاری آجا

دید تیری اس دل کو داروں
لکھ واری جند واری آجا

توں رُسیو اس راہ سئی لگے
رُس گئی دنیا ساری آجا

حدوں بدھ کے سیف کا دِل ماں
تیری یاد پیاری آجا

مشتاق خالدؔ

غزل:

نیند ہے اکھیں سو نہ سکوں
اکھ ڈبلاویں رو نہ سکوں

سُچو موتی ہتھ مانھ لے کے
کنڈھی مانھ ہوں پو نہ سکوں

شیشو شیشو دل بنایو
داغ ہجر کا دھو نہ سکوں

درد بھلیٹ کے کتنا رکھیا
عشق کی مشک لکو نہ سکوں

تیرو ہو اکواری خالدؔ
ہور کسے کو ہو نہ سکوں

گلزار تبسمؔ

غزل ا:

ڈُکھتا بانبھل سیج سجا کے ڈیکوں تھو
اتھرواں کو ستھرو ڈاہ کے ڈیکوں تھو

تیری قسمیں دینہہ کی رسمیں ، نکی لو
اتھرواں کے نال نہا کے ڈیکوں تھو

ہوں چناں اشنان کھلو نہ کر سکیو
لکھاں کی گُلی بنا کے ڈیکوں تھو

ہوں کوہ طور گے کول نہ بھاویں پجُ سکیو
دل ساگر کے کنڈے جا کے ڈیکوں تھو

دس ہوں کس را آتو تیری محفل مانھ
رستہ مانھ جے نین بچھا کے ڈیکوں تھو

تیری خاطر دل کو باغ سجایو میں
کلی کلی پر شبنم لاکے ڈیکوں تھو

سولی چڑھ کے پچھوں تھو جے وہ کت ہے
پریت کی سجناں ریت نبھا کے ڈیکوں تھو

غزل۲:

باجھ تیرے ہوں نت ہسیروں
روپ تیرا نا جا جا ہیروں

بہڑے بہڑے سیج سجاؤں
رستے رستے موتی کیروں

ریزہ ریزہ دل ہے میرو
اٹھروں ہو گیا کھیروں کھیروں

آس تیری مانھ پل پل جیوں
پونی کتوں سُوت اٹیروں

فال کڈھاؤں منت منوں
حیلہ کر کر تسبیح پھیروں

تاراں مانھ لوڑوں تھو چانن
لاٹ لگی پر گھُمن گھیروں

ہوں تبسّم ہجر نا روؤں
روئیں کیوں یہ پنکھ پکھیروں

غزل: بشیرؔ لوھار پُونچھی

زخمی دُکھیا نیہہ بِکیا تیرا شہر ما،
سادا سادا نیہہ بکیا تیرا شہر ما

بین باجاں کی، ہر جا ما چرچا ہوئی،
روتا گاتا، نیہہ بکیا تیرا شہر ما

ہاسا مستی تے خوشیاں کی محفل بِکیں،
ہاڑا ترلا، نیہہ بکیا تیرا شہر ما

تیری نظراں ما قیمت لباساں کی تھی،
پاٹا چیڑا، نیہہ بکیا تیرا شہر ما

ان کی قیمت ہے اللہ کا بازار ما،
جھڑا جھڑا، نیہہ بکیا تیرا شہر ما

تیری گلیاں تے کُوچاں ما رُلیا بشیرؔ،
رب کا پیارا، نیہہ بکیا تیرا شہر ما

غزلاں کا چنام شعر:

شکر پارا

اسرائیل آثرؔ

- کس نے دِل کی دولت سامی کس نے سامی دُنیا کی
کون مسافر جتیو راہیا بول خسارا کس کا تھا
- اُن گلیاں مانھ آثرؔ دیوانو یاہ گل کہتو جائے تھو
سانوریا رے تیرا سر پر تیرا عہد پیمان کی پے
- وے پتھر وی دھوئیے تے بیلا وی چُمیئے
تنا تھائیں سجناں کی جِت جِت نشانیں
- ساون کی دھُند اسُو کو چن کے کے موسم بیت گیا
آثرؔ کا دل کیں دل مانھ رہیں قسمت نال نہیں چلیو زور
- خوشیاں نا لیکھے نہیں غم اپنو دیتو
یاہ تن کی کہانی وہ دل کو فسانو
- غم کی بولیں مٹھیں مٹھیں اِس کا شعر سلونا
بے درداں کیں گل وی لکھیں سُخن کلام الونا

رانا فضل حسین

ـ آپ ہنڈاوے جرگا جرگا منا رکھے پرے پریڑے
ہے کس کاری سانجھ سنجھیالی ہوں ترسوں اکلورا تیراں

ـ پھلاں کی رُت پھر مُڑ آئی، مُڑ یو اپنو یار نہ ایسوں
خوشبو چِٹی چُوسی دُکھ نے پھلاں مانھ ہُبکار نہ ایسوں

ـ لاج رکھی میں عشق ہوراں کی پال رواج وفا کا
ہوں یہ رسم نہیں ٹُٹن دیسوں بھاویں میت نہ جانیں

ـ گوریا چِٹیا چاندی چِنا، ڈاہڈیا باٹیا پتھرا
رُٹھیاں چانٹیاں کے بٹے پیں منا کے تھایو

ـ کُٹھو ہجر کو خبرے کا نہہ نا موت سرہانے زِندو ہاں
اوہ سجنا اس موت کے ہتھوں مُچ ڈاہڈو شرمندو ہاں

ڈاکٹر صابر آفاقیؔ

ق:

جد صورت دس کے یار گیو — بُھل ہوں سارو سنسار گیو
ہم جس نا بھولو سمجھاں تھا — اوہ آخر ہم نا چار گیو

ق:

تیریں چھیڑیں کس نے میلیں نونہی ٹھگاوے مِنا
تیرا آتاں آتاں مٹی ہو جاؤں گو سڑ کے
رو رو ہسوں، ہس ہس روؤں پاگل ہووَ ایسو
جس رہیا بدل چیت کی رُت مانھ برہتو رہ اڑاڑ کے

ق:

ترس کھائے گو اوڑک اک دھیاڑے — یوہ ظالم آساں پر ہوں نہیں ہوسوں
بنڈیں گا لوک مٹھیائیں کے بدلے — میری مٹھی زباں پر ہوں نہیں ہوسوں

؎ یوہ بھیت ہے میری خوشیاں کو — مُچ کھاتو نہیں غم کرتو نہیں
؎ میرا نواں خیال نہیں قید ہوسیں — اُچی کرو تم ہور دیوار کانہ نا
؎ نکل آوے گو کوئے انگار صابرؔ — ذری سُسر نا ہور پھلور سنگی
؎ لگیں سُولی تے کالجو کھان ہوئے — گھولی چھیڑ نہ ہور توں یار کی گل
؎ کیسا کیسا ان اکھاں نے منا دتا دھوکھا — دوروں کھوڑی نظر آوے تھی پر نکلی تر کنی
؎ دین نا دے کے دُنیا لینی چنگو نہیں یوہ سودو
سِنگاں آلی مہیس کے بدلے لوک نہیں لیتا کھنڈی

اقبال عظیم

ق:

دھرتی تیں اُٹھ میرے کولے رازاں کا سوداگر آیا
درداں کو کے چارو کرتا دھوڑ بٹیلی زخم دُکھایا
جا چکور نا طعنا دتا تیرو چن اک ویرانو ہے
تیرو پیار وی گوڑ ہے شاید چن کو سوجھ اک افسانو ہے

ق:

دل کی لگی بجھا کے نہیں جینو سواد کو
اتھروں میں جتیا کدے ہاساں نا ہار کے
تیرا خیال نے جے ہسایو تے ہس پیو
ہوں اپنی بے بسی نا غماں نا بسار کے

ق

کوڈیاں کے مُل نہیں بکسیں وفا کا شہر مانھ
یار کو نقشو دھیاناں تیں گُما بیٹھا کدے
تُوں شریکاں مانھ نہ ہولا کر گناہ بھارا سہی
دو گھڑی تیری گلی مانھ یار آ بیٹھا کدے

ق:

اس درد کو خبرے کے ناں ہے پر جان تیں چوکھو پیارو ہے
اک مُدت گذری سینہ مانھ اک اک مٹھو مٹھو درد پلے
ویہ یار تھا آتی برھیا کا رُت بدلی سارا بدل گیا
پر آس کو دِیو سرگی تک ہر موسم مانھ ہر رات بلے

ق:

پہروتاراں کو بدلاتو رات کی رات   میری بستی چن آجا تو رات کی رات
ست سمندر پی جائیں گا نین میرا   یار نبھا میرو جگرا تو رات کی رات

ق:

نہ ہو جاؤں مُلزوم ہوں ناشُکریاں کو   عنایت کسے نا قضا کہتاں کہتاں
ذری دُنیاداری ناتج رل کے بیساں   اِتے رہ گو سب کُجھ ریار ہتاں رہتاں

گوجرا شعر

ق

اتھرواں کی عام معافی ہونی تھی
ہوں قیدی پر قیدی گویا چھوڑوں تھو
منا ڈیرو چاتاں تھوڑی دیر لگی
یاد رکھوں تھو آس مِلن کی چھوڑوں تھو

ہٹی اُپر رکھن جوگی میلی شے نہیں ہوتی
نیلامی پر شہر تیرا مانھ بِک جاتی جِند کھوٹی

سینہ کو داغ درد کی لذت کسے کی یاد
ہوں کے رکھوں تے کے دیوں غم کا بھیال نا

میرا دل کی دنیا نا اوہ جھونی لاون آلیا ربا
تیری دنیا اک دن ہوئے گی ڈھاکا ڈھیری میرے باندے

اُداس رستاں کا کنڈا پلو پکڑ کے اکثر سوال پُچھیں
توں اِیکلو کیوں ہے ساتھی کت ہے بے حال دیکھیں تے حال پُچھیں

یہ دُنیا آلا سوداگری تیں کدے نہیں رجیا کدے نہیں رجسیں
رکھیں زلیخا کا دل کا مالک نا کھوٹیں سِکیں چُکا چُکا کے

قُربانی کے دیتو میں تیریاں خوشیاں تیں
امید گھما دِتیں ارمان گھُما چھُڑیا

بھاویں فتوئیٰ لیکے آؤ بھاویں پھانسی چاہڑو
ہوں تے عرش عظیم کھوں گو یار اپنا کی بلیاں نا

چِر تک ہوا مانھ درد کی سیجل کو بھار تھو
چُپ نال اُٹھ گیو کوئے اتھروں نچوڑ کے

کے دسوں ہوں جینو کے ہے خاب مانھ ٹُرنو کھُلئیں اکھیں
لکھیں چُکنو شہرِ وفا مانھ فِر بِک جانو کُوڑیں لکھیں

نسیم پونچھی

ہوں زندگی نا ہیں کے جِت جِت اڈیکیو
اُت اُت ہوں تاج محل کا نقشا بنا گیو

چڑھتے لہتے گہلیں گہلیں پیو بھلاوا کھاتو چلوں
میری چار چوفیری تیری باہیاں کو بس گھیرو دِسے

نین اداس بناتے ویلے وہ بھی رُنو ہوئے گو
ساساں کی جھولی تیں چا کے رِکت بسایو گیو ہاں

اس نگر مانھ ساری دولت بِک گئی تیری نسیم
گیت تیرے واسطے لکھیا تھا ویہ بھی ٹُل گیا

اپنا نے تیرے نال جو رِکیو بُرو کیو
کچا گھڑا نا فِر تیرے ہتھیں تھما گیا

دل کی اڑی تھی ایکا دوئے غم نا ہیں بنڈتا
تم بن گیا کسے کا ہوں کسے کو ہونہیں سکسوں

میرا زخم ڈُنگا تے کھچل کسے کی
کئی وار دُکھیا نہ انگ آتاں آتاں

مخلص وجدانی

ق شہراں کو فرناں نہ لیے جے کدے ایک واری توں
لبھتیں رسمیں دیکھے ٹھٹھا آ کے شان گرانواں کی
یوسف کھوہ ماں سٹیو پر بھگیاڑاں نانہیں دتو کھان
اتنی جے ہمدردی ہوئی مخلصؔ اج بھرواں کی

ق میرا محبوب کی ہے ٹور بانکی چال مستانی
میرو سوہنو نظر آوے گو لکھاں ماں ہزاراں ماں
کوئی نیکی کرو اج موڑ کے مناں لیا دیتو
اُڈا بیٹھو ہوں آپنا دل کا پکھنونا بہاراں ماں

ب بھاند آئی تے دل کا اک اک پھٹ نا لگا سو سو پھُل
سریاں پھُلن تک ڈوگی مانھ باندے ہرا سہاڑ رہیو

ب نہ درویشی راس آئی نہ اُٹھکل سکھی شاہی کی
اکھاں کا کشکول ہیں خالی دردر میں اگراہی کی

ب اُٹھ کے مِلوں تھو تے کہیں تھا اپنا کم نا کرے سلام
اُٹھن کی نہیں ساہی رہی تے سارا کہیں مغرور ہے یوہ

ب کے کے اپنی اوچر دسوں کے کے دسوں اپنا غم
رنگو رنگ ہیں قضیا میرا، میرا روگ ہیں گونا گون

ب کیوں مخلص جھلو ہؤو ہے، کیوں پلا لیرو لیر کیا
وہ یہ پلا پکڑیں گل پچھیں، ہوں پلا کھسوں کے دسوں

ے اینویں توں دل رکھے میرو دل نا ہووے دکی بھُوم
مِٹھیں نچھ آ جاتیں منا لگتیں میریں ہسیر کدے

ے زمانو تے تھو میرو ازلاں تیں بیری
توں کس گل کا گن گن کے بدلا مکاوے

ے منا مندرو ہیر کے مخلص اُچو ہور اشان ہؤو
غم وی آویں رات گذارن دینہ نا ہوجائیں اکو اک

ے خفا نہیں طبیعت ہی ایسی ہے مخلص
مزا مانھ ہوئے تے بڑیں گل سناوے

ے کسے موسم مانھ نہیں جاتی رونق میرا باغاں کی
بھاندآوے تے پھُلیں بُوٹا،غم مانھ کھِلیں میرا شعر

ے بِکاوَ مال اگر ہوتو تے کد مخلص کے ہتھ آتو
خدایا شکر تیرو عشق بکتو نہیں بزاراں مانھ

ے قھیئے زد انسان ہیں جتنا اُن سب کی ہے ایکا گوت
ے جس نا حال سنایو میں اپنو بھاء گمایو میں
ے پنجاں مانھ نہ پنجاہ مانھ ہوں آپے بال تے آپے سیک
ے اُچو ناں اشماناں کو سارا کم زمین کرے
ے کے ہوئے گو جگ کے نال دُنیا کھیڈے اگ کے نال

ے مِنا مندرو ہیر کے مُخلصؔ اُچو مچ اشمان ہوۓ
ے تیری جس کے نال یاری لگ گئی اُس کی سمجھو عمر ساری لگ گئی
ے مُخلص یار پرانا لوڑے مانہہ پوہ بِچ بھکانا لوڑے

اُٹھ کے مِلوں تھو تے کہیں تھا اپنا کم نا کرے سلام
اُٹھن کی نہیں ساہی رہی تے سارا کہیں مغرور ہے یوہ

آٹھرواں کو سگ میں لایو مُخلص دل کی باڑی نا
کیوں نہ غم کو فصل ہوتو بتر ماں میں راہی کی

ے برف کی چادر تان کے ستا
پربت کتنا دکھنا ہیں

ے تارا دُور اشماناں پر ہیں
اُڈ تو کوئے ٹٹا نو دیکھ

ے بوٹا بوٹا نا گل لا کے
رووے پِٹے آتی بھاند

ے رینگتی آجائے مُخلص اپنے آپ
شاعری کی مھیس جس پر بن گئی

ق: امین بانہالی

مر کے جیتو رہیو جی کے مرتو رہیو — ہوں تیرا غم مانھ کے کُجھ نہیں کرتو رہیو
پنی کرنی تے بھرنی تھی سجنا مگرا — ہوں تیری کرنیاں نا وی بھرتو رہیو

ق: امین بانہالی

نہ رستو ملے گو نہ منزل گھٹے گی — ہے تقدیر میری سفر زندگی بھر
میرو کُب نہ دیکھو میری چال دیکھو — نہ کر پایو سِدھی کمر زندگی بھر

ے یارو کرو نہ مان کہ دُنیا کسے کی نہیں — ٹر جائیں گا سارا چار دِن اپنا گذار کے

ے اپنی کمزوریاں نا گن بے شک — خوبیاں گو مگر حساب نہ کر

ق: یاہ میری نیک نیتی ہے جے تیری آس پر جیوں
نہیں تے ہوں وی دُنیا مانھ ہزاراں آسرا رکھوں
تیرا سینہ مانھ کے ہے، وہ خدا جانے یا جان آپے
ہوں اپنی صاف کہ چھوڑوں جے ہوں سینو صفا رکھوں — ماسٹر عبدالغنی

ڈاکٹر رفیق انجمؔ

؎میرو کم ہے دُعا کرنی دِلوں لیکے زباں توڑی
نِکل کے میرا ہوٹھاں تیں دُعا جانے خُدا جانے

؎اِس زمانہ نے میرا اک درد کی کاری نہ کی
ہوں تے لکھاں واسطے کے کے دوا لِکھتو رہیو

؎جا جا سِر نیووں نہ رکیو،دُنیا کا احسان نہ لِیا
اِس درویش نے عُمر گذاری داتا کے دربار ہمیشاں

؎دُشمن لکھ ہزار وہیں بھاویں
سجن بس دوچار بہتیرا

؎دل درویش نہ راضی ہویو
اُٹھیں خیر بہتیریں اکھ

کسے اگے اڈیئے نہ جھولی بندیا
منگیئے تے رب کی ضا منگیئے

کُوڑ کا پکا بنگلا تکیا
سچ کو ڈھارو چوتو ڈِٹھو

خواباں کی تعبیر نہ دتی ہور نوں کوئے خواب سہی
جاتاں جاتاں جاتا سنکیا نیند میری تے دیتو جا

اپنے نیویں آتا جاتا، ملتا گلتا سینے لاتا
ایسوں عید محرم بن گئی،سجن دل تیں دور اتیراں

اپنی جا پتھر وہیں بھارا سچی کہہ گیا لوک سیانا
جاجا سجدا کر کے انجمؔ اپنو آپ گھٹائیے نہ

اتھرواں کا موتی رُلیا گئی رات شریکاں مانھ
نین سمندروں یاد تیری نے کڈھیں نہر گذشتہ رات

اج تک فضل خدا کو انجم دشمن اکھ اٹھا نہیں تکتا
اسمتراں نا چھلتا رہیا ہیں اپنا سجن یار ہمیشاں

اتھرواں کو پانی لاکے ارماناں کی بُوٹی نا
سرگی نال کدے تے کریئے دل کو سیک دعا کے حوالے

ایک دل کس کس کا جانیں درد کی کاری کرے
اس قیامت مانھ وی تیرا پیار کی اپنی جگہ

آ بھلا چھوڑاں وفا تیں کس نے کیو سر کھلا
تیری توں جانے میری دیوانگی اپنی جگہ

خورے کون میں روتو ڈِٹھو
اج تک فیر نہ آیا اتھروں

جگہ جگہ انسانیت کی قبراں کا کُجھ ائیر دسیں
کسے زمانے یاہ وی شائد بستی تھی انساناں کی

جیتاں جی کوئے ناں نہیں لیتو اسمتر اس دیوانا کو
جاتی واری نیکی ساری آویں یاد زمانا نانھ

جے تیری کائے نشانی لیکے اج وی عزرائیل آوے
یاہ جان تیری امانت ہے ہوں دے چھوڑوں اشارا پر

چن کی گوگی سینے لا کے تاراں نال بھروں گو گوجھا
دِل پاگل نا روز،اولیں پات یہ لاوے خورے کون

دُنیا مانھ کوئے اک نہ لبھو جس نا اپنو کہہ لیتا
جاتاں مانھ ہُن چھیکا لاویں کتنا تندُو رشتاں کا

درداں کا میوا دُنیا توں، اِک عُمر اُدھارا کھاہدا تھا
اللہ رکھے غم کا ہم نے، ہُن اپنا بُوٹا پال لِیا

تیری گلئیں جے نہ رُلتا
کتنا شہر بسایا ہوتا

ٹھنڈی تے بیشمار وہے محبتاں کی چھاں
اس روگلا چنار ناہ کوئے پالتو نہیں

جس کے ہوتیں قول کیا تھا
اسے نال شکایت میری

جے تیرے تیں چنگی کی قربان نہ کی
یارحیاتی کہڑے مُجرے آوے گی

حرف ہوٹھاں کو ساتھ کے دیتا
دِل تے میرو تھو پر دُعا اُسکی

خالی دیکھ حویلی دِل کی
اُس نے آن بسایا اتھروں

خواب مانھ آکے جے مِل جاتو
لگتی نہ دوانی تیری

سرگی نال بھیال غماں کا دل مانھ کدے نہ آیا
پچھلے پہر تریل بڑی وہے اس بستی کا رستاں مانھ

کائے حکیمی نہ راس آئی یوہ درد تیرو نہ جان لے لے
میں صدئیں رکھی ہیں کالجہ نال روز گھٹیں تپا تپا کے

کس کس حال زلیخا کولوں دامن آپ بچا کے رکھیو
کوئے معصوم تے شہادت دیگو سچا کی سرکار کے باندے

کل جے کوئے کما دوی لاوے فر نہ روئے دھوئیے
آپ بسالی ہے تیں دل کی پاجا آلی ڈوگی

کم پیارو چم نہیں اس نا یاہ دنیا دورنگی
اس نے تنا بھاء نہیں پچھنو اوڑک اک دھیاڑے

کے ہوؤَ جے ناں نہیں لیتو قلم دوات سیاہی تیری
غزلاں مانھ تیرا پرچھاواں، گیت مانھ تیرو پیار ہمیشاں

گھڑی بھاویں نزع کی وہے لفظ میرو بدلسین نہیں
توں اج وی آکے جانیں زندگی میری لکھا لے جا

خوشی مل نہ جائے کائے گذر گیا زمانہ
زمانہ تیں اتھروں چھپاتاں چھپاتاں

صدی گذاریں سکھنے ہتھیں اس راہ کدتک آوے گو
روز کا چناں میرا چن نا، اکدن نال لیایئے توں

دِل دریا نے آس کا ٹاپُو
کِتنی وار ڈبویا وہیں گا

دل درویش نہیں خالی دامن
اُجڑی دیکھ نہ حالت میری

میرے نال وفا نہ کی جے ہور کسے نال کرنی کے
یارا جان سلامت تیری میرو پیار خدا کے حوالے

میں تے دُنیا جہان نانھ دسیں تیرا ناں کی یار غزل
کاش کدے توں اپنو کھتو مِنا وی دو چار کے باندے

میں تیری ہر سورۃ آیت رکھی ہے تعویز بنا کے
فر کیوں میرو حرف حرف تیں غیراں مانھ برتایو چن

میری اکھاں کی تِس نانھ تیرو ساون نہ پرکھ سکیو
نہ مِنا جاچ منگن کی نہ تِنا دین کی آئی

وہ ساون کا جھولا مانھ وی تنگیں پیریں آوے تھو
خورے کن اکھاں نے کھاہدو اجنک فیر نہ آیو چن

یہ درد محبت کا لیکے دو چار قدم وی خاصا وہیں
منزل نہ لبھی عمراں تک جس نے یہ سنگی نال لیا

یہ دُنیا کا دھندا سجنا کدے نہ مُکا، کد مُکیں گا
ہوسکیو تاں فِر اکواری مِل جائیے قُربان اتیراں

گال چھوڑی دشمناں کی دال وی
خوب تیں رِشتا نبھایا ایدکی

مجبوری اُنھاں ساراں کو واحد جواب تھو
پچھے تھی جتنا میرے توں سوال زِندگی

میری وفا کو اج تم حساب کے کریں
پتھر وی پوجیا تے خدا کر کے چھوڑیا

میریں اکھ سجنا کا گھر دار
اُن کی ڈنی دھار اتیراں

یار کی دعوت کرکے انجم
بس ہم نے برتایا اتھروں

یاہ مِٹی کی ڈھیری کے بڈیار کرے
نیس ہوا مانھ اُڈے گی مُڑ آوے گی

نیلے نِملوں اوس کی بارش تیرو آنو ایسوں برہیا
پہلا تھا تیں ہوروی کِیا کیوں اتنا احسان اتیراں

آ بھلا چھوڑاں وفا تیں کس نے کیو سر کھلا تیری
توں جانے میری تیریں توں جانے میری دیوانگی اپنی جگہ

جان محمد حکیمؔ

ق:

بھاویں سنگی یار تیرو ہے اپنو راز نہ یار نا دسیئے
کے بھروسو دل کسے کو اندر کی گل باہر نہ دسیئے

آ خرید لیجا ہُن مِناں نیلامی کی قیمت پر
اک پرانی میلی شے ہاں مِناں کھول بازار نہ دسیئے

ق

ڈوبے اپنو، اپنو تارے
جد وی مارے اپنو مارے

سچی کہہ گیا لوک سیانا
گھر پھٹے تے بازی ہارے

غیر کسے کو کجھ نہیں کرتو
بیری ہو جائے اپنو آخر

اوہاں مھاری تاہنگ نہیں تھی
اک اک دن کو سال تھو ہوٹھے

پڑھ پڑھ میری اکھ وی تھکیں
درداں کی کلیات نہ مکے

ہم نے ہی دشوار کیو ہے
جینو تے آسان تھو شاید

سینہ ماں اک شہر بسے
جھلیئے اندر چل تے سہی

اپنا نا کجھ بھیت نہ دیئے
گل دسوں اک اپنی تھاں کی

میں کے دینو اتھرواں کا ہار بُرا
تکیا پُٹھی کھل لہاتا تیرے ناں

سچ ہوٹھاں کا دندا پر ہے
اندروں باہر لیاوے کون

تیرا ہتھ ہیں خالی مُولی
بے ہتھیارو مار نہ کریئے

ہوں کوٹھو توں بدل، میرے اُپر برھ
چھت میری ہر موسم برتاں چوتاں رکھ

☆☆☆

گوجری کاادبی مسائل

انسان کائینات کی واحد مخلوق ہے جس نا احساس تے جذبات کی دولت میسر ہے اور میرے نزدیک یا ہی شعوری دولت انسان نا اشرف المخلوقات کو درجو دوائے۔ انسان کا ماحول مانھ روز روز بلکہ گھڑی گھڑی تے پل پل ہونڑ آلی تبدیلیں توجہ کی مستحق ہیں تے انھاں تیں لاپرواہی بلاشبہ انسان نا اپنا منصب کو حقدار نہیں رہن دیتی۔

بلکہ سائنسی دنیا کی اک ثابت شدہ سچائی ہے کہ وہ یہ تمام مخلوق دنیا تے ناپید ہو رہی ہیں جہڑی وقتی تقاضاں کو حق نہیں رکھ سکیں۔ یا اپنا آپ نا ماحول کے نالؔ نہیں ڈھال سکیں۔ اس سچائی کو لحاظ اس طرح کسے بھی تہذیبی یا سماجی گروہ واسطے بھی اتنو ہی اہم ہے۔ ادب کیونکہ کسے بھی قوم سماج یا تہذیب کو عکاس ہوئے۔ لہٰذا تہذیبی تے ثقافتی تبدیلیاں کو اظہار ادب ماں ہونو قدرتی بھی ہے تے ضروری بھی۔ عام فہم زبان ماں چنگا کھانؔ لانؔ آلا انسان نا ہی کھاتا پیتا گھر کو فرد سمجھیو جائے۔ گویا کسے کی بھی مالی حالت اُس کا لباس تے ظاہر ہوئے اور جس نا کھانؔ لانؔ کو سلیقو نہ ہوئے۔ اس نا کوئے بھی سلجھیو ؤ نہیں تسلیم کرتو، بھانویں اُس کی مٹھی ماں قارون کی کنجی کیوں نہ ہوئے۔ زبان تے ادب بھی قوماں تے تہذیباں کو لباس ہوئے اور اس ماں شعوری تے لاشعوری طورر پر ہونڑ آلی تبدیلیاں کو اظہار ہوئے۔

ایک ہور اہم گل اس سلسلہ ماں یاہ ہے کہ کسے بھی سماجی گروہ یا سوسائٹی کا رسم و رواج بول چال ثقافتی تعلیمی تے اخلاقی پہلو مجموعی طور پر ادب بنیں۔ اور صحیح معناں ماں ادب وہی ہوئے۔ لیکن وقت کا طویل سفر ماں یوہ سب کجھ باقی نہیں رہتو۔ اس کی بقا کی ذمہ داری ساراں کے بجائے اُن چند حساس لوکاں کے سر آوے، جہڑا ان روایتاں نا چھٹ چھہیر کے سلیقہ کے نالؔ دنیا کے سامنڑے پیش کرن کو شعور رکھیں، گویا کسے بھی سماج یا قوم کی تمدنی زندگی نا

دنیا کے سامنے پیش کرن تے آئندہ نسلاں تے زماناں تک محفوظ رکھنؔ کی بنیادی ذمہ داری اپناؔ اپناؔ وقت کا ادیباں، شاعراں، قلمکاراں، اہل علم لوکاں تے فن کاراں پر آوے۔

ہنؔ اس گل کو اندازو آسانی نالؔ لایو جا سکے جے ان ادیباں یا فنکاراں کو اپنا ماحول ماں آنؔ آلی تبدیلیاں تے تقاضاں تے واقف رہنؔو کتنو ضروری ہے۔ یا دیکھنؔ تے لکھن کے بچ مطابقت کی کس قدر ضرورت ہے، اس نکی جئی مثال تے سمجھ آ سکے کہ پردیس ماں رہنؔ آلوؔ ایک شخص اپناؔ وطنؔ کی خیر سکھ ہر آتا جاتا تیں پچھے لیکن سب توں زیادہ قدر وہ اس شخص کا بیان کی کرے گو جہڑو مساں مساں وطن تے آیو ہوئے۔

اس کو دوجو پہلو یوہ ہے کہ جد وقت کا طویل سفر ماں صدیاں تک کی تہذیب مٹ جائیں تے یوہی ادب اپناؔ اپناؔ وقت کی نشانی (Code) بن جائے جس نا سلجھا کے یا پھیلا کے اس سماجی یا تہذیب نا پوری طرح سمجھیو جا سکے ہنؔ اُس گل کی وضاحت آپ ہو جائے کہ اگر اَج کو اک گوجری ایسو ادب تخلیق کرے یا اپنی تحریراں ماں ایسی جگہاں یا رسماں کو ذکر کرے جہڑیں بارھویں صدی ماں دکنی ہندوستان ماں موجود تھیں تاں آئندہ صدیاں کو محقق اس ادب تیں کس زمانہ اور کس قوم کی سماجی زندگی نا سمجھنؔ ماں مدد لے سکے بلکہ یوہ وی مشکل ہو جائے گو کہ وہ اس ادیب کا آپناؔ زمانہ یا دورِ زندگی کو بھی پورا وثوق نالؔ تعین کر سکے۔ ہوں دراصل یاہ چیز واضح کرنو چاہوں کہ ادب وہی تخلیق ہونو چاہئے جہڑو اپناؔ اپناؔ وقت کا جدید تقاضاں نا پورو کرتو ہوئے۔

جدید گوجری ادب کی اپنی تاریخ زیادہ طویل نہیں تے قدیم دور کی اگر تھی وی تے واہ محفوظ نہیں رہ سکی۔ موجودہ گوجری زبان کی تخلیقات صدیاں نہیں بلکہ سالاں کی نمائندگی کریں۔ اس نویں بلکہ باصلاحیت تے زرخیز زبان تو پورا آفاقی تے عالمی ادب نا سمیٹ لینؔ کو تقاضو تے نہیں کیو جا سکتو لیکن اتنو ضرور ہونوؔ چاہئے کہ گوجری کا ادیب اپناؔ آپ نا موجودہ عالمی ادب کا بدلتا رجحان تیں واقف رکھیں تا نجے آئندہ نسلاں نا اپنوؔ حق ادا کرن کو دعویٰ عملی طور پر بھی ثابت کر سکیں۔

گوجری اَجاں وِی اپنا بنیادی مرحلاں ماں ہے تے اس کی تخلیقات ماں زبان کی ہر ایک صنف پر اتنا تجربا نہیں ہویا جتنا دوسری زباناں ماں کیا گیا ہیں۔ مثلاً گوجری کہانی سوائے چند ایک مثالاں کے عام طور پر (روایتی بیانیہ) انداز ماں ہے جد کہ عالمی ادب ماں کہانی بے شمار تجرباں تیں بعد اس ویلے منی (Mini) کہانی تک جا کے واپس ہوگئی ہے۔ گیتاں ماں لوک گیتاں نا چھوڑ کے تخلیقی ادب ماں یوہ سرمایو وی بہت کم ہے۔ شاعری ماں بیت، سری حرفی، باراں ماہنہ تے پابند قسم کی روایتی صنفاں تیں علاوہ غزل ماں بھی زیادہ تر روایتی رنگ تے موضوع ہی دیکھن ماں آنویں۔ ڈرامہ یا تھیٹر کو رواج گوجری ادب ماں بہت گھٹ بلکہ نہ کے برابر ہے اور جو کچھ تخلیق ہویو وہ بھی اَج توں کجھ عرصہ پہلی عکاسی کرے، جد کہ گوجری انشائیہ نگاری، مضمون نگاری تے آزاد نظم اجاں تجرباتی مرحلہ ماں ہیں۔

عالمی ادب ماں تے اس قدر تبدیلی آئی ہیں کہ اُن کو ذکر چھیڑنو وی ایک وسیع سمندر ماں چھالؔ مارن کے برابر ہے۔ ہر زبان تے صنف ماں بے شمار نواں تجربا ہوا۔ کجھ عوام نے قبول کیا کجھ رد کیا۔ باقی تبدیلیاں کے نالؔ نالؔ اک واضح اور حوصلہ افزا گل یاہ باندے آوے کہ پراسرار تے فکشن (Fiction) پر مبنی الجھیا وا موضوعات کو دور گھٹ گیو ہے۔ جد کہ حقیقت نگاری تے سائنٹی علوم تے ایجادات پر مبنی تحریر زور پکڑ رہی ہیں۔ یاہ ہوں لکھن آلاں کی نہیں بلکہ پڑھن سنن آلاں کی پسند کی گل کروں۔ اس ماں حوصلہ افزا پہلو جس در میں پہلاں وہ اشارو کیو تھو یوہی ہے جے عالمی ادب صدیاں کا بے شمار تجربات تے تبدیلیاں تیں بعد واپس حقیقت نگاری تے صاف گوئی آلے پاسے مڑ آیو ہے اور اگر اَج کو گوجری ادیب اپنی ذمہ داری محسوس کرتاں ماں اپنا اکھ کن کھلا رکھ کے اپنو فرض ادا کرے تاں وہ اتنا لماں پھیر آلا رستہ پر چلنؔ توں بغیر ہی حقیقت نگاری تک پہنچ سکے۔ یوہ وہ مقام ہے جہڑو مھارا بنیادی تخلیقی رجحان تیں زیادہ دور نہیں اس تیں میری مراد ہرگز یاہ نہیں کہ مھارا ادیب نانواں تجربا کرن کی اجازت نہیں بلکہ ہوں یوہ مشورو دیوں کہ صرف وہ یہ تجربا دوہرایا جائیں جہڑا عالمی ادب کی

تاریخ نے صحت مند ثابت کر چھوڑیا ہیں۔ تے غیر ضروری ناکام تجرباں ناہم بھی پاسے پھینک سکاں۔ اس طرح مھارا ادیب عالمی ادب کا کسے بھی فنکار کے نالؔ موہنڈ وجوڑ کے چل سکے گو، نہ کہ اُس کا نقشِ قدم پر، یاہ بھیڈ چال کی روایت قائم رکھی جائے جھڑی بے فائدہ ہونؔ کے نالؔ نالؔ بہت سارو وقت بھی ضائع کرواسکے۔ مثلاً اگر اَج ہم انگریزی یا جاپانی ادب کی کائے صنف اختیار کراں جھڑی ناہم ایک یا ڈیڈھ صدی کا تجربہ توں بعد غیر موزوں قرار دیاں تے اس توں ہزار درجہ بہتر ہے کہ ہم عالمی ادب کا مطالعہ واسطے کجھ وقت لا کے اُس صنف کو انجام اَج ہی دیکھ لیاں۔ اُن تجرباں کی بناء پر جھڑا پچھلی صدی ماں کیا گیا تھا۔ اس صنف کا بارہ ماں عالمی ادب کا تقابلی مطالعہ واسطے ہم ناہو سکے زبان کا لحاظ نالؔ اردو کو حوالو دینو پوئے۔ جھڑی گوجری کے زیادہ قریب ہے اور خصوصاً گوجری شاعری کی تمام صنف، بیت، سی حرفی تے بارہ ماہنہ نا چھوڑ کے جن کو رواج گوجری تیں پہلاں پنجابی زباں ماں عام تھو، غزل تے نظم وغیرہ کی تحریک اردو تیں ہی گوجری کا ادیباں نا حاصل ہوئی۔ بلکہ مستقل رہنمائی کو ذریعو وی ہیں۔ جد کہ کہانیاں کا سلسلہ ماں اردو کے نالؔ نالؔ انگریزی تے روسی کہانیاں کو مطالعو گوجری ادیب واسطے فائدہ مند ثابت ہو سکے۔ عالمی ادب ماں مقبولیت اُنھاں ہی کہانیاں نا ملی ہے جھڑی صاف سادہ زبان تے قدرتی پس منظر ماں دلچسپ انداز ماں لکھی گئی تھیں۔

مثلاً اردو ماں کرشن چندر کا افساناں جھڑا اکثر مھاری ریاست کا پس منظر ماں لکھیا گیا تھا، جن ماں پونچھ کا مقامات تے ''سمبلو تے متّوں'' کا بوٹاں کو ذکر ہے روس ماں بے حد پسند کیا جائیں۔ حالانکہ اگر کرشن چندر کوشش کرتو تے اپنی ساری کہانیاں ماں پیرس تے جاپان کی منظر کشی کر سکے تھو، لیکن اُس نے اپنا ماحول کی نکی نکی سچائیاں کو اس خوبصورتی تے ایمان داری نالؔ ذکر کیو کہ اس کی تحریر اُس نا اک لافانی کردار کی ضمانت دے گئی۔

شاعری ماں غزل ہمیشاں توں محبوب صنف رہی ہے۔ غزل کا بنیادی تقاضا اَج وی ویہی ہیں۔ لیکن وقت کے نالؔ نالؔ ہونؔ آلی تبدیلیاں نے نواں موضوعات شامل کر چھوڑیا

ہیں۔اردوغزل ہن محفلِ حسن وعشق،شمع، پروانہ گل وبلبل تیں بہت اگے چلی گئی ہے اور اس مانھ بے شمار موضوعات شامل ہو گیا ہیں۔مثلاً جدید دور ماں نفسیات، غیر عشقیہ شاعری، نواں اسلوب تے اشار،اجد کہ گوجری شاعر اَج وی وہی موضوع کے کے چلے۔انھاں تیں علاوہ ڈرامہ تے ناول نگاری کا شعبہ ماں بھی گوجری ادیب نا قدم رکھن کی ضرورت ہے۔جہڑو سرمایو گوجری ماں نہ ہونؔ کے برابر ہے۔

مختصراً میرے نزدیک گوجری ادیب تے اَج یاہ توقع رکھنی چاہیئے کہ وہ تخلیق کرن کے ناںؔ ناںؔ عالمی ادب پروی نگاہ رکھے۔نویں نویں ہونؔ آلی تبدیلیاں تیں اپنا آپ ناوی با خبر رکھے، تے قاری نا بھی لیکن اس کے ناںؔ ناںؔ اپنو رشتو اپنا ماحول تے دھرتی تیں وی نہ توڑے۔گویا زمین پرقدم رکھتاں واں تاراں نا ہتھ لانؔ کی اک کوشش کی جائے۔

ہنؔ اگر ہم عالمی ادب کا نواں رجحان آنے پاسے دھیان دئیاں تے اس نتیجہ پر پہچاں گا کہ عالمی ادب ماں ادب برائے ادب، ادب برائے مقصد تے ادب برائے زندگی تیں لنگھ کے اس ویلے خالص ادب برائے ادب کی وکالت شروع ہے اس دلیل کے ناںؔ کہ ادب برائے مقصد اصلی ادب ہی نہیں اور یاہ بھی ضروری نہیں کہ ادب برائے زندگی ہوئے، بلکہ ادب وہی ہے جہڑو خالص ادب ہے اور ہر قسم کی تحریر لافانی ہویں۔گوجری ادب واسطے اس رجحان کی رہنمائی ضروری ہے۔اور اگر اس پاسے تجربا کیا جائیں تے چنگی گل ہے لیکن گوجری ادب اپنا سماجی تے اپنا تہذیبی تقاضاں تیں بھی اک دم اکھ بند نہیں کرسکتو۔گوجری زبان تے ادب اَجاں اس مرحلہ ماں ہے کہ کجھ لکھنؔ آلاؔ موجود ہیں، پر پڑھن سنن آلاؔ اَجاں وی پیدا کرنا باقی ہیں۔اور پڑھنؔ آلاں کی دلچسپی واسطے قدرتی تقاضو ہے کہ ایسا موضوع ہویں، ایسی چیزاں کو ذکر کیو جائے تحریراں ماں، جہڑا اُنھاں کی دلچسپی کو باعث ہیں۔گویا گوجری ادب مقصدیت نا اَجاں نہیں چھوڑ سکتو، کیونکہ گجر قوم کی سماجی زندگی ماں ایسا پہلو موجود ہیں جہڑا توجہ کا محتاج ہیں۔مثلاً تعلیم کی کمی وغیرہ۔اور گوجری ماں اَج توڑی جہڑا ریڈیائی

یا اسٹیج ڈراماں سامنے آیا ہیں۔ ویہ اِسے پس منظر ماں لکھیا گیا ہیں۔ مثلاً اے۔ کے۔ سہراب کا ریڈیائی ڈراماں، بابو نور محمد یا گلاب الدین طاہر کا سٹیج ڈراماں اپنا سماجی تقاضاں کو لحاظ رکھیں۔

ڈراماں کا سلسلہ مانھ اک تے سراتے ہی سرمایو گھٹ ہے لہٰذا ضرورت ہے کہ اس میدان ماں کوشش کی جائے اور عالمی تقاضاں کو لحاظ وِی رکھیو جائے تے تھیٹر کا (Trends) تے ایسا ایسا موضوع چنیا جائیں جہڑا مھارا سماج ماں نواں نواں داخل ہو رہیا ہیں۔

افسانوی ادب ماں عالمی سطح پر جن دو قسم کی کہانیاں نے مقبولیت حاصل کی ہے اُن ماں اِک سدھا سادا تے قدرتی ماحول کے بیچ پلن آلی دل نا چھو جان آلی کہانیں ہیں جہڑی عام انسان کی زندگی نا زبان بخشیں تے دوجے علامتی کہانی بلکہ عالمی ادب کو جدید ترین رجحان کہانیاں کا سلسلہ ماں (Symbolic) یا علامتی کہانیاں کو ہی ہے۔

یاہ الگ گل ہے اجاں توڑی کہانیاں کی کجھ اک کتاب ہی باندے آئی ہیں لیکن اتنو ضرور ہے کہ اگر کافی نہیں تاں وی گوجری ماں بچ ساری کہانیں لکھی گئی ہیں اور مزید حوصلہ افزا گل یاہ ہے کہ مھارو گوجری کہانی کار عالمی رجحان کی جانکاری رکھے۔ مثلاً پہلی قسم کی اس طرز کی کہانیاں کو روپ دیکھنو ہوئے تاں امین قمر کی کہانیں دیکھی جاسکیں۔ جد کہ دوجی قسم کی یعنی علامتی کہانیاں کی نمائندگی شریف شاہین، غلام رسول آزاد تے اقبال عظیم کریں۔

مزاح نگاری، مضمون نگاری تے انشاء پردازی گوجری زبان ماں اجاں توڑی تجرباتی مرحلہ ماں ہیں۔ لیکن اس نا ہوں اس زبان کی پسماندگی نہیں سمجھنو بلکہ گوجری کا تہذیبی تے لسانی ارتقا نا سامنے رکھ کے وقت کو تقاضو ہی ایسو ہے یا گوجری زبان جت تک پہنچی ہے۔ اس تیں اتنو ہی تقاضو کیو جاسکے، اس نا ہم انگریزی روسی، یا اردو ناں بھی مقابلہ ماں اصولاً نہیں رکھ سکتا جن کی تاریخ صدیاں پر پھیلی وی ہیں۔ جد کہ گوجری نے بمشکل کجھ سالاں کو سفر کیو ہے لیکن اس کے باوجود گوجری زبان چھال مار کے اِن کے بچ نیڑے آن پہچی ہے۔ اگر سرمایہ کا حساب ناں نہ سہی تخلیق کاراں تے فنکاراں کی اڈاری کا حساب ناں ہی سہی، مزاح نگاری،

انشا پردازی تے مضمون نگاری، ماں وِی امین قمرؔ، محمد حسین سلیم تے نسیم پونچھی تیں علاوہ وی میری نظراں ماں کجھ حلیا ایسا پھریں جن ماں بہت چنگا چنگا لکھاڑی بنن کی بڑی صلاحیت موجود ہیں۔

گوجری نظم ماں اَج توڑی پابند قسم کو ہی زیادہ رواج ہے۔ لیکن یاہ صرف ہئیت (Form) کی گل ہے۔ موضوعات کا لحاظ نالؔ کو گوجری ماں وطنیت، رسم و رواج، قدرتی مناظر، سیاسی توڑ جوڑ تے زندگی کا دوجا بکھ بکھ پہلو لے کے نظم لکھی گئی ہیں اور جہڑی عین سماجی ضرورت وی ہیں تے وقت کو تقاضو وی۔ اس تیں علاوہ جدید آزاد نظم کو رواج اجاں بڑو گھٹ ہے تے شریف شاہین تے بغیر مناں کوئے ناں یاد نہیں آ تو، جس نے اس پاسے حوصلہ نالؔ قلم چائی ہے۔

شاعری ماں اردو کی طرح گوجری ماں وِی مقبول ترین صنف غزل ہی ہے۔ اور تقریباً ہر شاعر نے اس پاسے طبع آزمائی کی ہے چاہے وہ غزل کا بنیادی تقاضاں تے واقف تھو یا نہیں۔ حقیقت تے یاہ ہے کہ گوجری ماں اگر کجھ قابل ذکر ادب تخلیق ہووَ ہے تاں کہانی تے غزل کا میدان ماں کم از کم یہ دو ایسی صنف ضرور ہیں۔ جن ماں لکھنؔ آلاں نے نواں رجحانات وِی مدنظر رکھیا ہیں۔ نواں تجربا کیا ہیں۔ اوران کی کامیابی یا ناکامیابی کو اظہار پڑھنؔ سننؔ آلاں کا روّیہ تیں محسوس کیو ہے۔ اس کی اک وجہ یاہ بھی ہے کہ لکھنؔ کے نالؔ نالؔ یہی دو موضوع تھا، جہڑا سننؔ آلاں کی دلچسپی کو باعث تھا۔ لہٰذا زیادہ تیں زیادہ لکھیا تے سنیا گیا۔ غزل ماں روایتی تے عشقیہ شاعری تیں ہٹ کے بھی لکھیو گیو ہے۔ دیگر موضوع لے کے مثلاً زندگی کا درد، رشتاں کا تقاضا تے ہر پاسے پھیلی وی نفسونفسی تے منافقت، غیر عشقیہ شاعری تے تصوّف جیسا میدان ماں وِی کامیاب تجربا ہوا ہیں۔

آخر مانھ ہوں پھر ذکر کروں گو کہ بھانویں اس سرمایہ ناکافی نہیں کہہ سکتا۔ لیکن جو کجھ بھی لکھیو جا رہیو ہے، اس نا جدید تقاضاں تیں عاری بھی نہیں سمجھیو جا سکتو تے نہ ہی گوجری غزل کا شاعراں نا جدید رجحانات تیں ناواقف یا مایوس کن قرار دتو جا سکے۔

گوجری زبان کو مستقبل

صدیاں تک ادبی زبان رہنؔ توں بعد زمانہ کی بے مروّتی کے ہتھوں پچھلی دو صدیاں توڑی گوجری زبان دنیا، خاص کر تہذیب یافتہ دنیا توں اوہلے ہوگئی تے اس عرصہ ماں گوجری زبان ماں جو کجھ وی تخلیق ہو یو وہ اَج مھارے سامنےؔ زبانی طور پر لوک ادب کی صورت ماں پہچیو، جس ماں لوک کہانئیں تے لوک گیت شامل ہیں۔ اس گل توں انکار نہیں جے لوک ادب کی صحیح عمر دسنیؔ اتنو سہل کم نہیں اور لوک ادب کا بعض نموناں صدیاں پرانا وی ہوسکیں، پر لوک بارتے کجھ علاقائی تے موسمی گیتاں توں یاہ گل وی ثابت ہوئے جے اس ادب کو تعلق پچھلی دو صدیاں نالؔ ہے۔

اک لمّی نیند توں بعد گوجری زبان تے لکھاڑی موجودہ صدی کا شروع ماں دوبارہ جاگیں تے گوجری ماں فِر مٹھی تے سوہنیؔ چیز تحریر ہونی شروع ہوئیں جس نا اس ''جدید گوجری ادب'' کو ناں دِتو گیو ہے، پر کدے کوئے خالص صحت مند تنقیدی عینک لاکے دیکھے تاں مچ ساری گل اپنیؔ جا کی ہیں، جھاں پر دھیان دین کی ضرورت ہے جن گلاں نالؔ گوجری زبان کو مستقبل جڑیو وسئی لگے تے کدے اس ویلےؔ لاپرواہی برتن ہوئی تاں آنؔ آلاؔ زمانہ ماں گوجری کو حلیو اتنو بدل وی سکے جے پچھانؔ وِی مشکل ہوجائے گی۔ قدیم گوجری ادب نا پاسے رکھ کے ہم صرف بیہویں صدی کا گوجری ادب کو مختصر جائزو لیاں گا تانجے اس زبان کا مستقبل بارے کائے رائے قائم کی جاسکے۔

اِک مسلمہ حقیقت یاہ ہے کہ کسے وِی زبان نا اُس قوم توں الگ نہیں کیو جاسکتو،

تے اس اصول کے تحت جو کجھ اَج تک گجر قوم نالّ ہو یو اُس کو حصو زبان ناوی ملتو رہیو۔ جد گجر حکمرانی کرتا رہیا تاں گوجری ناوِی باقی ہندوستانی زباناں ماں علمی تے ادبی درجو حاصل رہیو تے جد قوم سیاسی وجوہات نالّ کھنڈ پھٹ گئی۔ شہراں تے جنگلاں تے پہاڑاں آنے پاسے پناہ لینی پئی تاں زبان وِی کم از کم دو ترے صدیاں توڑی دنیا کی نظرتیں اوہلے ہوگئی فر جد دنیا کا بدلیا واحالات نالّ جموں کشمیر ماں وِی سیاسی تبدیلی آئیں جِت گجراں کی کثیر تعداد تھی۔ تاں گوجری کا سکا واڈو گا ناوی دوبارہ بتر لگو تے جس جس ذہن ماں بیج موجود تھا اُتوں گوجری دوبارہ انگورن لگی۔ جہڑی دھیاڑا تیں دھیاڑا گوپھری ہوتی تے پھیلتی گئی۔

یوہ پہلاں وی ذکر ہو یو ہے جے موجودہ صدی کا شروع ماں کجھ مخلص گجر رہنماواں نے گوجرا اصلاحی کمیٹی تے گوجر جاٹ کانفرنس بنا کے گجراں کی سماجی حالت سدھارن کی کوشش کی، جس کو اک نتیجو یوہ نکلیو کہ جہڑی زبان بولتاں پہلاں لوک شرمانویں تھا۔ اُس ماں بولنؔ تے لکھنؔ کو رواج شروع ہو گئیو۔ دوجے پاسے حضرت بابا جی صاحب لاروئیؒ کی کشمیر ماں آمد نالّ روحانی علوم کے نالّ شعروادب کی جہڑی محفل شروع ہوئیں۔ انھاں نالّ گوجری کا شروع کا لکھاڑیاں کو حوصلو بلند ہو یو تے کچ ساراں نے پنجابی شاعری چھوڑ کے گوجری شاعری شروع کی تے یوہ سلسلو ملک کی تقسیم توڑی جاری رہیو۔ تنقیدی نظر نالّ کدے دیکھیو جائے تاں یوہ سچ باندے آوے کہ اس دور ماں لکھی جانؔ آلی شاعری خصوصاً سی حرفی ادبی معیار یا موضوع کا اعتبار نالّ اتنی بلند تھی کہ اس تیں بعد کی شاعری ماں واہ گل نظر نہیں آتی، گویا ۱۹۵۰ء تیں پہلاں بلاشبہ گوجری زبان ماں گھٹ چیز لکھی گئیں تھیں مگر یوہ اعتراف حقیقت پسندی کو ثبوت رہ گو کہ ویہ سب چیز معیاری تھیں۔

آزادی کے بعد ریڈیو، ٹی وی، اخبار، رسالاں تے کلچرل اکیڈیمی ماں گوجری شعبہ کا قیام نالّ گوجری زبان کی ترقی شروع ہوئی۔ اس عرصہ ماں شاعراں تے ادیباں نے

کوشش کہیں اور ر اِت یوہ اعتراف وی ہوں ضروری سمجھوں کہ گوجری زبان کی ترقی ماں بنیادی رول کلچرل اکیڈمی کو رہیو ہے۔اور اَج وی ہے، شاید ہی کوئے دوجو ادارو اتنی خدمت کر سکے پر وقت کی ضرورت سمجھ کے کلچرل اکیڈیمی کا گوجری شعبہ کا ذمہ دار حضرات نے شروع ماں یا ہی پالیسی رکھی کہ جو وی مواد جتوں ہتھ آوے چھاپیو جائے تے جد گوجری زبان ماں کافی مواد جمع ہو گیو فر اُس کا چھٹن چھیرن یا چنگا مندا کی پچھانؔ تے نکھیڑ پئی آنؔ آلی نسل کرتی رہیں گی۔ وقت کی ضرورت سمجھ کے یاہ پالیسی بھانویں درست تھی پر اس نالؔ زبان نا کجھ نقصان وی ہویو اک تے شریکاں کے سامنے گوجری زبان کی حیثیت بارے اعتراضات کی گنجائش رہی تے پچ لوک اس نا ضد کا طور پر ہی سہی زبان تسلیم کرن توں انکار کریں تے دلیل یا ثبوت کا طور پر گوجری کی اپنی گرائمر، سکرپٹ (رم الخط) تے اصطلاحات کی کمی کو بہانو دسیں تے نالؔ ہی گوجری زبان ماں چھپی وی کجھ تحریراں کا معیار پر وی معنا ماریں۔اپنی جگہ کجھ اک گل تسلیم وی کرن ماں مناں کائے عار نہیں اور کدے کوئے صحیح معنٰا ماں گوجری زبان کو درد رکھتو ہوے تاں کسے نا وی چنگی چیز دشمن کولوں سکھتاں وی عار نہیں ہونی لوڑتی۔

آؤ تسلیم کراں جے پچھلا پنجی (۲۵) تریہہ (۳۰) سالاں ماں گوجری ماں جو کجھ تخلیق ہویو اس ماں بھانویں چنگی چیزاں کو گھاٹو نہیں، پر اس گل توں وی انکار نہیں جے جس شخص نے ناں نالؔ تخلص لا لیو تے تک بندی شروع کر لئی، وہی شاعر تسلیم کر لیو گیو تے اس کی تخلیقات شائع ہونؔ لگ گئیں، بھانویں اس نا شاعری کی الف بے وی نہ آتی ہوئے۔ بھانویں اُس نا شاعری کی صنفاں کی ذرا وی بھوم نہ وے۔ بھانویں وہ بے بحری نظم لکھ کے اس کو عنوان غزل رکھ لے یا مصرعا کدے دو انچ تے کدے دو گز کا وھیں۔یاہ شاید کدے وقت کی مجبوری رہی وھے پر آن آلی صدی کو گوجری قاری یہ بہانا تسلیم نہیں کرسیں تے کدے اَج توں اس پاسے دھیاں نہ دین ہویو تے ہو سکے کل لہر نالؔ اس شاعر کے نالؔ نالؔ ساری شاعری نا وی در

یا ماں پھینک چھوڑے، جس نا ہم معیاری کہاں یا قوم تے زبان کو سرمایو سمجھاں۔

اسے طرح گوجری نثری ادب اک تے ضرورت تیں بڑو گھٹ تخلیق ہو یو اور فر جو ہو یو اس ماں وِی لکھاڑیاں نے آپ ہدرا کم کیا۔ لوازمات کو ذرا خیال نہ رکھیو۔ پلاٹ، تکنیک تے پس منظر کو خیال رکھݨ توں بغیر ہی دو چار صفحا کالا کر کے کہانی یا افسانہ کو ناں چاہڑھ چھوڑیو تے افسانہ نگار بن بیٹھو۔ تحقیقی مقالا لکھݨ آلاں نے پڑھݨ سݨݨ آلا لفظاں کا ہیر پھیر ماں یوں اُلجھایا جے پورو مقالو پڑھݨ یا سݨݨ توں بعد وی موضوع کو کوئے سر پیر نہیں لبھتو تے نہ ہی ذہن ماں کوئے مجموعی تصوّر باندے آوے۔

جھڑی تحریر مقالا یا افسانہ ماں کدے وِی فٹ نہ ہوئی۔ اس نا انشائیہ یا مضمون کو ناں دے چھوڑیو۔ حالانکہ کدے اردو کولوں ہی رہنمائی حاصل کی جائے تاں اِن ساری چیزاں کی اپنی تعریف ہیں اپنا لوازمات تے معیار موجود ہیں۔ اور جد تک گوجری زبان ماں اپنا اصول تے ضابطہ نہیں قائم ہو جاتا۔ مثاً اس ماں کوئے حرج نہیں دِستو جے کسے دوجی زبان کولوں ضرورت کے مطابق رہنمائی حاصل کی جائے پر سچ وی یو ہی ہے تے وقت کی ضرورت وی کہ گوجری لکھݨ آلا کم از کم سنجیدہ تے معیاری لکھݨ آلاں سنگ بیس کے ان مسئلاں پر غور کریں تاں جے آئندہ اس قسم کی دقت نہ رہے۔ آݨ آلا سالاں تے صدیاں ماں کدے گوجری نا باوقار بݨاݨ کی خواہش کسے کا دل ماں وسے تاں پچھلا گناہواں کا اعتراف کے ناݪ ناݪ توبہ تے آئندہ واسطے کجھ اک بنیادی گلاں آنے پاسے سخت توجہ کی ضرورت ہے۔

ا۔ محض تخلص تے جھوٹی شہرت واسطے غیر میعاری چیز لکھ کے راتو رات گوجری کا ادیب یا شاعر بݨݨ کی خواہش دِلوں کڈھ چھوڑنی لوڑیئے تے اسطرح کی کسے وی غلط فہمی کی حوصلہ افزائی سنجیدہ طبقہ داراں نہیں ہونی چاہئے ورنہ اَج کدے کہے نواں لکھݨ آلا نا کھورئیں دیکھ کے سیاناں نے نہ ٹھاکیو تے ہو سکے کل شریک اس نا دو چنڈ مارے کے ٹوکیں۔

۲۔ گوجری ادب ماں اَج توڑی تنقید نہ ہونٹ کے برابر ہے۔جہڑی کسے وی تعمیری کم واسطے بے حد ضروری ہے۔کلچرل اکیڈیمی نے کدے وقت کی ضرورت سمجھ کے اَج توڑی ایسو نہیں کیو تاں وی وہ وقت لنگھ گیو تے ہنٹ اس کی سخت ضرورت ہے کہ ہر تحریر نا ادبی ضابطاں اصولاں تے معیار کی کسوٹی پر پرکھ کے چھاپنٹ کی اجازت دِتی جائے۔تانجے صاف ستھری تے معیاری گوجری زبان دنیا کے باندے آوے۔میرے نزدیک ادب ماں تنقید کی واہی ضرورت ہے جہڑی پھلدار بوٹاں واسطے شاخ تراشی کی ہوے۔بہتر میوا حاصل کرن واسطے ضروری ہے بوٹاں نا غیر ضروری طور پر جھر نگڑ بننٹ تیں وقت پر بچایو جائے۔تے اس مسئلا پر دھیان دیتاں ماں سنجیدہ لوکاں نے ہور دیر کی تاں گوجری ادب نا اتنو بڑو نقصان ہو سکے جس کی تلافی سکھلی نہیں ہو سکسیں۔اَج کو تاریخدان بھانویں ادب تے ادیباں کو ذکر مصلحتاً یا سہواً کر چھوڑے پر کل کا تاریخدان یہ غلطی ہرگز نہیں دہرانٹ لگا۔

۳۔ گوجری نثری ادب اَج توڑی لکھنٹ آلاں کی بے توجہی کو شکار رہیو ہے اور بیہویں صدی کو ستر (۷۰) اسی (۸۰) فیصد گوجری ادب شاعری کی صورت ماں ہے۔ضرورت اس گل کی ہے جے معیار تے لوازمات کو خیال رکھ کے نثر لکھنٹ کی کوشش کی جائے اور جن لوکاں نا گوجری زبان نا نظر انداز کر کے قوم یا سماج کو بھلو کرن کو جنون سوار ہے۔انھاں ناوی تسلیم کرنو پوئے گو جے قوم کی خدمت زبان کی خدمت توں الگ نہیں کی جا سکتی۔دراصل زبان ہی قوم کی پہچان ہوے۔اور یوہ احساس وِی ہونو چاہیئے جے گوجری کی خدمت گوجری زبان نا نظر انداز کر کے ممکن نہیں۔گوجری نثر لکھنٹ آلاں نا اپنے واسطے صنف چنتاں ماں اپنا رجحان پر سنجیدگی نالؔ سوچن کی لوڑ ہے تے نالؔ ہی اپنا موضوع نال انصاف کرن کی۔کدے موضوع کو پورو حق ادا نہ کر سکے تاں وی پڑھنٹ سننٹ آلاں نا روپیا بچوں اُٹھ آناں تے مضمون سمجھ آنو لوڑیئے۔لفظاں کی کھیڈ کجھ دیر تے پڑھنٹ آلاں نا بھلا سکیں پر اس طرح کی تحریر لکھاڑی نا زیادہ دیر زندہ نہیں رکھ سکتیں۔

۴۔ گوجری صحافت کو موضوع اَج تک چھیڑن کی تکلیف ہی کسے نے گوارہ نہیں کی۔ گوجرو میر (میرٹھ) گوجر گزٹ (لاہور) نوائے قوم تے الانسان (جموں) گوجر دیس، جموں گوجر گونج (لاہور) تے آواز گرجر (جموں) کو کدے کوئے تریا کل ہی جائزو لے تاں یاہ گل ثابت ہو جائے۔ اَج توڑی ساراں ناحسبِ توفیق قوم کو ہی دردر ہیو ہے تے سیاسی تے سماجی موضوعات تیں اُپر اٹھن کی کوشش نہیں ہوئی۔ سروری کسانہ (گجر دیس) تیں بغیر تے باقی حضرات نے جس طرح اپنا پرچاں ماں گوجری نا جگہ دیئو تو ہین سمجھ لیو ہے جد کہ مولانا عبد الباقی نسیم (گجر گونج) کو گوجری زبان واسطے مخصوص اک ادھ صفحو نا کافی ہے۔ پہلے تے گوجری ماں صحافت ہے ہی نہ کے برابر اور فر کدے کسے نے کوشش وی کے تی دوجی زباناں ماں۔ اس کی اشد ضرورت ہے کہ غیر سرکاری طور پر وِی کوئے اَدبی رسالو اس قسم کو باندے آنو لوڑیئے جس ماں گوجری زبان کا ہر پہلو پر بقدرِ ضرورت بحث ہوے صحت مند تنقید ہوے تانجے گوجری اِک بولی کا مخصوص کلبوت بچوں نکل کے اک باوقار زبان بن سکے۔

یوہ کسے وِی شخص کا بس کو کم نہیں بلکہ گوجری نال متعلق اداراں نا اس پاسے توجہ کی ضرورت ہے جے وہ یہ تحقیقی نظریات آلا لوکاں نا اِس کم پر معمور کریں جے وہ یہ جموں کشمیر تیں باہر جا کے مثلاً دوجی ریاستاں یا دوجا ملکاں ماں رہن آلا لوکاں کی زبان ان کا کلچر تے رہن سہن بارے تحقیقات کریں۔ تانجے گوجری زبان تے قوم کو اجمالی خاکو دنیا کے سامنے پیش کیو جا سکے، ناں ہی گوجری زبان کی وسعت تے مختلف لہجاں نا وی تحریری ادب ماں جگہ دتی جا سکے۔ پچھلا سال توں شروع ہون آلو اخبار روداد قوم اس سلسلہ ما چنگی شروعات ہے جسواسطے شوکت نسیم، شبیر پسوال، مشتاق خالد تے شازیہ چودھری جیہا نوجوان مبارک کا مستحق ہیں لیکن اس سلسلہ نا ہور بدھان تے اگے لیجان کی اجھاں بڑی گنجائش ہے۔ وقتی تبدیلیاں نا باندے رکھتاں گوجری ای۔ جرنل، رسالاں تے ڈیجیٹل لائبریریاں کی وی سخت ضرورت ہے۔

۵۔ اک ہور اہم ضرورت اس گل کی ہے جے کلچرل اکیڈیمی سمیت گوجری ناں متعلق اداراں ناباقی اختلافات بناپر رکھ کے گوجری زبان کی خدمت کا جذبہ نامدِ نظر رکھتاں سنجیدہ تخلیق کاراں کی اس طرح کی کمیٹی تشکیل دتی جائیں، جہڑی زبان نا درپیش مسائل پر غور کریں۔اس کا رسم الخط بارے اس کی مختلف ادبی اصطلاحات بارے ضابطاتے اصول وضع کریں۔گوجری کی اپنی گرائمر ترتیب دیں، گوجری اردو، گوجری ہندی یا گوجری تے انگریزی ڈکشنری ترتیب دیں۔تانجے گوجری کی پکی بنیاد کے ناں ناں اس زبان نادوجی زبان کو بولن پڑھن آلاں تک وِی روشناس کرایو جاسکے۔

۶۔ سیاسی ٹھپری نہ ہون کی وجہ تیں تے سماجی پسماندگی کی وجہ تیں کئی صدی پہلاں یا ہی زبان ایک بار دیکھ دیکھتاں راجستھانی، گجراتی، ہندی تے اردو ماں تقسیم ہوگئی تھی تے اصل گوجری پر اردو آلاں نے اسرائیل ہاروں یوہ قبضو کیو جے اَج گوجری کوناں وِی فلسطین ہاروں دنیا تسلیم کرن واسطے تیار نہیں۔زبان ماں لفظاں کو آپسی لین دین کائے بھیڑی گل نہیں تے یاہ زبان کی وسعت کی نشانی سمجھی جائے۔اگر گوجری کو درد کسے کا وی سینہ ماں ہوے تاں اُس نا اَج توں ہوں یاہ دہائی دیوں جے آوَاِس خودکشی تیں بچو۔

اس سلسلہ ماں اِک ہور گل وی مناسب ہے اتے ہی کر چھوڑوں جے اک پڑھیا لکھیا طبقہ کو یوہ نظریو ہے جے مذہبی طور پر واحد اسلامی قوم ہون کے ناطے ہم نا اپنی اپنی ساری زبان اردو کا سمندر ماں رَلا کے اس نا مزید وسیع کرن کی ضرورت ہے، تے اس کی کوئے ضرورت نہیں جے گوجری کی کنّی ڈیڈھ اٹ کی مسجد بنائی جائے اس نظریہ کی نمائندگی ڈاکٹر صابر آفاقی ہور کریں اور اپنی اس آفاقی سوچ کو اظہار انھاں نے اپنی گوجری کتاب ''پھل کھیلی'' کا پیش لفظ ماں کیو ہے۔اور ''آوازِ گرجر'' کا جون ۱۹۹۵ء کا شمارہ ماں چھپیا وا اُنھاں کا مضمون کی زبان توں وِی یو ہی تأثر لبھے جے ویہ بی جلدی گوجری تے اردو کی یاہ

دوری ختم کرن کا خواہش مند ہیں (بھانویں اُس ناکل کے دھیاڑے اردو زبان آلا تسلیم ہی نہ کریں) سنجیدہ لوک رلّ کے اِک بار بیسو تے آ ویوہ فیصلو کرکے میرا جھیا عام آدمی نا یاہ گل سمجھا چھوڑو جے ہم مستقبل ماں گوجری نا کنگا لیجانّ کی کوشش کراں۔

مذہبی یا اسلامی طور پر ایک قوم کا تصوّر توں منّا انکار نہیں تے نہ ہی منّا آفاقی صاحب کی آفاقی سوچ توں انکار پر ہر شخص نا دوجا نالّ جائز اختلاف کو حق ہے اور دنیا خوبصورت وی اسے گلوں ہے تے قائم وی اِسے گلوں جے اِت ہر شخص ہر شئے اک دوجی توں مختلف ہے۔ اردو زبان نالّ منّا ہو سکے کسے وی دوجا شخص توں زیادہ پیار و وھے، ہوں اردو کی اسلامی خدمات توں وی بے بہرہ نہیں پر جت تک گوجری زبان تے اردو کی تاریخ تے ہیت تے ادبی لطافت کو سوال ہے یہ دو مختلف زبان ہیں اور جد تک یہ الگ الگ رہیں یہ زیادہ تیں زیادہ خوبصورت ہوتی جائیں گی۔ اور اپنی اپنی خدمات نبھاتی رہیں گیں۔ کدے صدیایاں توں لے کے سرائیکی، پوٹھوہاری تے پہاڑی زبان الگ الگ کہواسکیں تے گوجری جیسی عظیم زبان کو کے قصور ہے جے اس نا ہم کسے دوجی زبان کی ٹپ نالّ ہی کھلی کرن کی کوشش کی جائے۔

۷۔ اک ہورا اہم مسئلو ان لوکاں کو ہے جہڑا نسبی طور پر گجر نہیں بلکہ ماحول تے سماج ماں رہنّ سہنّ کا لحاظ نالّ مدت توں گوجری زبان ہی انھاں کی مادری زبان ہے۔ وقتی طور پر چند سیاسی یا سماجی فائداں نا دیکھتاں ماں اِن لوکاں نا دؤ ردؤ ر رکھنّ کی کوشش شعوری یا غیر شعوری طور پر جاری ہیں جہڑی گوجری واسطے نقصان دہ ثابت ہوسکیں۔ اک تے دنیا کو اصول ہے کہ کائے وِی زبان کسے خاص سماجی طبقہ یا گروہ کی زبان ہو وھے نہ کہ اس کو تعلق خون کا رشتاں نالّ وھے۔ جو شخص گوجرا ماحول ماں رہ گو وہ گوجری وی بولے گو۔ انگریزاں نے صدیاں توڑی دنیا پر حکومت کی، سیاسی طور پر انھاں نے اپنی پالیسی اپنی معیشت اپنی صلاحیت محکوم

قوماں ناں سانجھی نہیں کی، مگر زبان کی وسعت نا مدِ نظر رکھ کے انھاں نے اپنی زبان کدے چھپا کے نہیں رکھی۔ اور نہ ہی انگریزی سکھن پڑھن یا بولن پر کسے غیر انگریز پر اعتراض کیو تے اس کو واضح نتیجو یوہ ہے جے انگریزی اَج پوری دنیا ماں بولی جان آلی واحد زبان بن گئی ہے۔ گوجری کا خیر خواہ حضرات نا اس پاسے توجہ دین کی وِی ضرورت ہے جے سیاسی، سماجی، مذہبی معاملات نا پاسے رکھ کے گوجری نا وسیع توں وسیع تر زبان بنان واسطے ہر گوجری بولن یا لکھن آلا کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

اردو بلاشبہ کسے اِک مذہب یا فرقہ کی زبان نہیں اور غیر مسلم حضرات کی اردو خدمات توں انکار کی گنجائش وِی نہیں۔ پر ہر ایک دور ماں اردو نا مسلماناں ناں مخصوص کرن کی سیاسی کوشش ہوئیں تے آزادی توں بعد ہن اردو آلاں کو یوہ حال ہے جے وہ ہن در در اُردو کی بقا واسطے دہائی کریں تے کوئی سنتو نہیں کسے کو ایک شعر ہے۔ ؎

ظلم اردو پہ بھی ہوتا ہے تو اس نسبت سے
لوگ اردو کو مسلمان سمجھ لیتے ہیں

میرا کہن کو وِی یو ہی مقصد ہے جے گوجری نا محدود کرن کی کوشش کل اُن لوکاں ناوی اُسے موڑ ورنہ لے آوے جے گوجری ناوی گجر سمجھ کے سارا ظلم برداشت کرنا پوئیں۔ لہٰذا ضرورت اس گل کی ہے جے گوجری کی آزادی تے وسعت سلب ہون تیں بچائی جائے تے ہر فرقہ، طبقہ یا مذہب کا لوک جہڑا گوجری لکھیں یا بولیں اُن کی حوصلہ افزائی وھے۔

۸۔ اک ہور وقت کی اہم ضرورت یاہ ہے کہ دوجی زباناں کا ادبی شاہپاراں کو گوجری ترجمو کر کے گوجری ماں شائع کیو جائے تا نجے گوجری آلا وی عالمی ادب تیں واقف ہو سکیں۔ سوچ کو دائرو وسیع وھے تے یوں تحریر ماں وسعت تے پختگی آوے گی۔ کیونجے مطالعہ توں بغیر لکھن کی کوشش نوں ہے جس را کوئے اکھ کھولن تیں بغیر دیکھن کی کوشش کرتو ہوئے۔ اس

طرح کی کوشش سرکاری تے غیر سرکاری مجموعی تے انفرادی ہر سطح پر ہونی چاہئے۔ تا نجے گوجری ادب کو کٹھار بھریو سریو وو ہوے تے اَج جہڑا لوک گوجری در کنکھیں دیکھیں وِیہ کل کے دھیاڑے اس ادبی سرمایہ پر توجہ بلکہ ریسرچ کرن پر مجبور ہو جائیں۔ آخر گوجری آلا کد توڑی اڈ یکتا رہیں گا جے کوئے جی سی شرما یا کوئے وائن لیو سے یا رام پرشاد کھٹانہ آ کے گوجری لکھاڑیاں نا انگلی پکڑ کے ٹور تو رہ گو، سچائی، دوائی ہاروں تلخ ضرور وھے پر کدے سنگا توں لہہ جائے تاں فائدو وی بڑو دے۔

۹۔ گوجری زبان کو خاصو سرمایو جگہ جگہ کھنڈیو وو تے مچ سارو ضائع وی ہو گیو ہے اس کی ایک اہم وجہ یاہ ہے کہ پہلی صف کا گوجری لکھنؔ آلا اکثر دو جاں تیں لکھاویں تھا تے اس طرح اکثر شاعراں کو مچ کلام تحریر ماں نہیں آسکیو تے جو تحریر ہو یو، وہ اشاعت کی سہولیات میّسر نہ ہونؔ کی وجہ تیں اسے طرح رہ گیو، دوجو اہم مسئلو یوہ تھو جے گوجری نا کسے وِی پاسوں سیاسی، یا معاشی سہارو نہیں تھو تے نجی طور پر کتاب شائع کرنو اکثر شاعراں یا ادیباں کا بس کو کم نہیں ہو تو۔ اس طریقہ نالؔ وِی اکثر لکھاڑی اپنو کلام دنیا تک پہچانؔ ماں کامیاب نہیں ہو سکیا۔ اس طرح کا لکھاڑیاں کو مچ سارو کلام اجاں وِی اگر ڈھونڈیو جائے تاں میّسر ہو سکے۔ تے یوہ کلام گوجری زبان کو اہم سرمایو ثابت ہو سکے۔ اس ماں سائیں قادر بخش، میاں فتح محمد درہالوی تے خدا بخش زارؔ جیسا بلند پایہ شاعراں کو کلام شامل ہے۔ ہنؔ جدکہ کلچرل اکیڈیمی سمیت کجھ ہور ادارہ تے افراد گوجری زبان کی خدمت کو دعوو کریں تاں ضروری ہو جائے کہ وِیہ اس طرح کا گوجری شہپاراں کی تلاش کریں۔ بلکہ اُن تمام لکھاڑیاں کی تخلیقات نا اشاعت کی رونق بخشن ماں مدد کریں۔ جہڑا یا تے ہنؔ اس دنیا ماں موجود نہیں یا اپنی تخلیقات شائع کرن ماں مالی دقت محسوس کریں۔

۱۰۔ موجودہ دور کی اک تلخ حقیقت یاہ ہے جے بھاویں پچھلا چالی سالاں مانھ گوجری زبان نے کجھ لِکھن آلا تے پیدا کر لیا ہیں پر گوجری پڑھن آلا پیدا ہونا اجھاں باقی ہیں۔ گوجری

مانھ لکھن کو تے اشاعت کو کم کتنو مشکل ہے اسکو کجھ اندازو اس مضمون تیں ہو گیو ہوئے گو پر اس تیں بڑو درد یوہ ہے جے ان گوجری تحریراں تے کتاباں ناویہہ لوک وی اپنا گھراں مانھ جگہ دین واسطے تیار نہیں جن کو لے فحش تے واہیات قسم کو لٹریچر ہر مہینے باقاعدہ پوہچے ۔ گوجری زبان بقول خواجہ محمد یوسف ٹینگ کے واہ کشتی نوحؑ ہے جس مانھ ہر اس شخص نا فوری طور پر سوار ہو جانو چاہئے جس نا اپنا بقا کی خواہش ہوئے۔ اپنی زبان نال بے حسی تے بے مہری کو ثبوت برت کے آپ زندہ رہن کو خواب ہر کسے نا بھُل جانو چاہئے ۔

۱۱۔ آخر ماں گوجری زبان کی قومی حیثیت بحال کرن تے اس نا اپنو جائز مقام دواںؔ واسطے ملکی آئین ماں جگہ دوان واسطے تے ساہتیہ اکیڈیمی کولوں قبولیت کو در جو دواںؔ واسطے اِن ساری کوششاں کے ناںؔ ناںؔ میری ناقص رائے ماں یاہ گل وی اہم سئی لگے جے قدیم گوجری ادب کا تحریری نموناں دوبارہ تلاش کر کے چھاپیا جائیں تا نجے ان اداراں کے سامنےؔ گوجری کی پوری شاندار تاریخ آسکے۔

گوجری زبان کا ماضی تے حال کا بارہ ماں جن جن خامیاں ور اس مضمون ماں اشارو کیو گیو ہے اُس توں کسے کی دِل آزاری مراد نہیں تے نہ ہی کسے شخص تے ادارہ پر نکتہ چینی ہے۔ بلکہ یہ کجھ اک سچائی ہیں جھاں تیں اکھ میچ لینیؔ خودکشی کے برابر ہے۔ان تمام حقیقتاں تے وقتی ضرورتاں کے باوجود جد تک گوجری نا اقبال عظیم چوہدری، صابر آفاقی تے رانا فضل حسین تے نسیم پونچھی کی سرپرستی حاصل ہے منّا موجودہ گوجری ادب توں مایوسی نہیں تے نہ ہی گوجری کا چنگا مستقبل تیں ناامید ہاں۔ات یوہ اعتراف وی کرتو چلوں جے گوجری ماں چنگو تے معیاری ادب موجود ہے۔ بیہویں صدی کو زیادہ گوجری ادب شاعری کی صورت ماں ہے اور کئی شعری تخلیقات کسے وِی دوجی زبان کے مقابلے رکھی جاسکیں۔ اسماعیل ذبیح، خدا بخش زارؔ، رانا فضل حسین تے اقبال عظیم نا تم کسے وی ہمعصر کے سنگ کھلو کر کے دیکھو تاں اِن کو قد

انشاءاللہ دوجاں تیں اَچوہی ہوے گو، پر نثری ادب بہت گھٹ ہے۔ گوجری نثر ماں زیادہ تحریر افسانوی صورت ماں جہڑی ''شیرازاہ'' ماں چھپتی رہی ہیں۔ اس ماں شک نہیں جے نسیمؔ پونچھی، امین قمرؔ، غلام رسول آزادؔ، اقبال عظیمؔ تے قیصرالدین قیصرؔ کی کہانئیں معیاری ہیں۔ پر گوجری لکھن آلاں نا افسانہ، ڈرامہ، تحقیقی کماں تے گوجری زبان کا تحقیقی پہلو دروی دھیان دین کی ضرورت ہے تے اِن ساراں توں پہلا ضرورت ہے قوم ماں تعلیمی انقلاب لیاں کی اس سلسلہ ماں جہڑی کوشش ہو رہی ہیں، ویہ ناکافی ضرور ہیں پر حوصلہ شکن نہیں تے اگر سنجیدہ گوجری ادیباں نے زبان کی ترقی کو بیڑو چالیو ہے تاں گوجری کو مستقبل انشاءاللہ روشن وھے گو کیونکہ تمام خامیاں کے باوجود گوجری تحریراں کو معیار دوجی زباناں تیں گھٹ نہیں (تے کائے زبان ترقی کروی گئی ہے تاں واہ اِن مرحلاں تیں گذرے کے گئی ہے جِت گوجری اج ہے۔)

یا ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ گوجری غالبًا دنیا کی پہلی زبان ہوے گی جہڑی صدیاں تک رلتی رہن کے باوجود اَج وی اپنی اصلی حالت ماں دنیا کے سامنے موجود ہے۔ تے اَج وی برصغیر کی یاہ واحد زبان ہے جہڑی پورا خطہ ماں بولی تے سمجھی جا سکے۔ پر گوجری کی بدقسمتی ہے کہ اتنی شاندار تاریخ تے خاطر خواہ تخلیقی مواد ہون کے باوجود اس زبان کو ذکر مرکزی آئین ماں نہ ہون کے ناں ناں ''ساہتیہ اکیڈیمی'' کی قبولیت تیں وی اج تک گوجری محروم ہے۔

☆☆☆☆☆

صاحبِ کتاب گوجری لکھاڑی

شمار	شاعر/ادیب	تصنیف
۱۔	مولانا مہرالدین قمرؔ، راجوروی	گوجری ادب، نکی نکی، ۲۷ کتاب
۲۔	مولانا اسماعیل ذبیحؔ، راجوروی	نالۂ دل، انتظار، گلدستہ ذبیح
۳۔	اسرائیل مہجور راجوروری	نغمۂ کوہسار کلیات مہجور (اردو گوجری ہندکو فارسی پنجابی)
۴۔	شمس الدین مہجورؔ، پونچھی	گوجر ہوش ربا،
۵۔	محمد حسین بیدار، کھٹانہ	جلوو نورکو
٦	مہردین ڈوئی	نِگارِ مہر
۷۔	علم دین بن باسی	منزل کو نشان
۸۔	ڈاکٹر صابر آفاقی	اتھروں، ہاڑا، پھل کھیلی، کیسر کیاری، پیغام انقلاب، سانجھو کھلاڑو، بھلیں بسریں یاد،
۹۔	نسیم پونچھی	نین سلکھنؔا، چھچکیل (ترجمہ: خیام کی رباعیں، گلستانِ سعدی، مدینی قافلو (کاروانِ مدینہ)
۱۰۔	نذیر احمد انسؔ	فراقِ یار
۱۱۔	احمد دین عنبر	گوجری گیان، رموز واسرار گوجری
۱۲۔	قاسم بجران	تاہنگ رنگیلی، کلیات
۱۳۔	اقبال عظیم	ریجھ کولیّں، پیاب
۱۴۔	عبدالغنی عارفؔ	چھمر چھاں، تاہنگ
۱۵۔	رانا فضل حسین	باپھلؔ یا پھل پانی، سانجھا دکھڑا، ماہل، گوجری لوک بار
۱٦۔	مخلص وجدانیؔ	ریرا، سانجھو کھلاڑو، ابھکارا، پیہنگ
۱۷۔	اے۔ کے۔ سہرابؔ	چونؔ
۱۸۔	غلام رسول اصغرؔ	آخری سہارو (ناول)
۱۹۔	حسن الدین حسنؔ	پیام حسن، گلدستہ حسن
۲۰	حسن پرواز	گوجری ترجمہ (الفاروق، شاہانِ گوجر، گاندھی نامہ)
۲۱	امین قمرؔ	چانٹی (گوجری افسانا)

۲۲۔	ڈاکٹر رفیق انجم	دِل دریا، چٹی مٹی، گوجری گرائمر، زنبیل کہاوت کوش، بنجارا، سوچ سمندر، غزل سلونی، گوجری انگلش ڈکشنری، گوجری اُردو ڈکشنری گوجری ادب کی سنہری تاریخ (۱۰ جلد)
۲۳۔	غلام سرور صحرآئی	سجری سویلؔ، رت نروئی
۲۴	میر حسین فدآ	چنگیر
۲۵	مولوی غلام رسول	آس کی باس، انقلابی سوچ، شنگراں کی لو،
۲۶	محمد منشاء خاکی	لخت لخت، گوجری گرائمر، نثر بہار
۲۷	نور محمد مجروح	لہو کا اتھروں، سجری یاد، آس کا دِیا،
۲۸	نور محمد نور	بدلتو دور،
۲۹	ڈاکٹر جاوید راہی	گوجری انسائکلو پیڈیا، لوک ورثو، لوک وراثتی ڈکشنری
۳۰	سعید بانیا	دل کا تارا
۳۱	مختار الدین تبسم،	سانجھیالی، کوسا اتھروں،
۳۲	غلام سرور چوہان	نین کٹورا، کھوٹا سِکا
۳۳	غلام یاسین	دِیو
۳۴	عبدالرشید پریم کوٹی	کچی تند پریت
۳۵	نذیر دُرانی	جھڑی
۳۶	منیر چوہدری، شاہباز چوہدری	سانجھ
۳۷	قمر دین قمر	دُکھ جدائیاں کا (ماہیا)
۳۸	حاجی وزیر محمد عاصی	بیادِ مدینہ (نعت)
۳۹	ڈاکٹر شاہ نوآز	’روحِ شمس دین‘
۴۰	جان محمد حکیم	’’سجرا پھل‘‘ جان غزل
۴۱	عبدالحمید کسانہ	کچی تند، لولشکارا، گوجری ادبی تناظر، اولیا اللہ
۴۲	ڈاکٹر نصیر الدین بارو	جموں کشمیر کے گوجر

حوالۂ جات

۱۔ تاریخ ادب اردو ڈاکٹر جمیل جالبی، ۱۹۷۷ء

۲۔ لغات گوجری نجیب اشرف ندوی، ۱۹۶۲ء

۳۔ اردو ادب کی تاریخ نسیم قریشی، ۱۹۹۲ء

۴۔ نگارشات اردو ڈاکٹر تنویر علوی

۵۔ تاریخ زبان اردو ڈاکٹر مسعود حسن خان

۶۔ اردو لسانیات ڈاکٹر شوکت سبزہ واری

۷۔ ہندوستانی لسانیات ڈاکٹر محی الدین زور، ۱۹۶۰ء

۸۔ پنجاب میں اردو حفظ محمود شیرانی، ۱۹۷۰ء

۹۔ دکن میں اردو نصیر الدین ہاشمی، ۱۹۶۴ء

۱۰۔ مختصر تاریخ ادب اردو ڈاکٹر سید اعجاز حسین

۱۱۔ اردو زبان کا آغاز خورشید حمرا صدیقی، ۱۹۹۳ء

۱۲ تاریخ سخنوران گجرات: عبدالقادر سروری۔

۱۳ قدیم اُردو مولوی عبدالحق

۱۴۔ اورینٹل کالج میگزین لاہور حافظ محمود شیرانی، ۱۹۳۱ء

۱۵۔ شیرازہائے گوجری کلچرل اکیڈیمی سرینگر

۱۶۔ گجر اور گوجری کلچرل اکیڈیمی سرینگر

۱۷۔ مھارو ادب کلچرل اکیڈیمی سرینگر

۱۸۔ گوجری زبان و ادب رام پرشاد کھٹانہ

۱۹۔ اردو میں عشقیہ شاعری ڈاکٹر سید محمد حسن

۲۰ سیرت محبوب دو عالم مولوی فقیر محمد

۲۱۔ انتظار مولانا محمد اسماعیل ذبیحؔ

۲۲۔ نغمۂ کوہسار اسرائیل مہجورؔ

۲۳۔ پھل کھیلی ڈاکٹر صابر آفاقی

۲۴۔ باپھل باپھل پانی رانا فضل حسین

۲۵۔ ریرا مخلص وجدانی

۲۶۔ سجری سویلؔ غلام سرور صحرائی

۳۰۔ دھکھتیں آس اسرائیل اثرؔ

۳۱۔ ریجھ کولیّں اقبال عظیم

۳۲۔ چھمر چھاں عبدالغنی عارفؔ

۳۴۔ تاہنگ رنگیلی قاسم بجران

۳۵۔ جلو ونورکو محمد حسین بیدارؔ

۳۶۔ لہوکا اتھروں، نور محمد مجروحؔ

۳۷۔ سجری یاد نور محمد مجروحؔ

۳۸ نین کٹورا، کھوٹا سکا سرور چوہان

۳۹۔ چاننی امین قمر

۴۰: ابھکارا مُخلص وجدانی

☆☆☆

انجمؔ شناسی

جدید گوجری گوسوہج بدھان مانھ ڈاکٹر رفیق انجُم کو بڑو حصو ہے۔ وِیہ پُونچھ کی ادب خیز دھرتی کی پیداوار ہیں پر گوجری زبان کا حوالہ سنگ اُنکو تعلق اس تمام علاقہ نال سئی لگے جِت جِت وی گوجری بولی جائے۔ اک ادیب کا طور پر میں ڈاکٹر انجُم نانھ گوجری زمین بچوں پنگُرتاں، بڑا ہوتاں، پھیلتاں، تے نِسرتاں تکیو ہے تے اج وِیہ گوجری ادب مانھ اجیہا مِٹھا میوا ہاروں پک کے تیار ہوگیا ہیں جسکو سواد، خوشبو تے رنگ ہر چیز مزیدار ہے۔ خورے اسے واسطے پڑھن آلا انجُم ہوراں کی لِکھتاں دار ہانبڑتا رہیں۔ اصیل تے مِٹھا بول بولن آلو یوہ ڈاکٹر جس کولے اپنا درداں کی کائے دوا نہیں گوجری زبان تے ادب کو اتنو سچو نبض شناس بن جائے گو، اس کو اندازو اُنکا چِہرا مُہرا تیں نہیں لگ سکتو۔ کدے اسطرخ کہیو جائے جے سُوٹ بوٹ آلو یوہ جنٹلمین گوجری ادب کو وی سُپر مین بنتو جارہیو ہے تاں غلط نہیں ہوسیں۔

کے ڈی مینی

حرفِ آخر

ہمارے ہاں بیشتر ادیبوں اور شاعروں کے کئی چہرے ہیں جن کی پہچان بہت مشکل ہے۔ لیکن ڈاکٹر انجم صاحب کا شماران مخصوص ادیبوں اور شاعروں میں کیا جا سکتا ہے جن کا چہرہ ایک ہے اور شخصیتیں کئی۔ میں نے ایسا انکے ادبی کام کے پیشِ نظر کہا ہے۔ یہ بات حقیقت پر بھی مبنی ہے۔ ڈاکٹر انجم صاحب نے گوجری ادب کے لئے جتنا کام کیا ہوا ہے۔ اسکی تفصیل کا بیان سورج کی کرنیں گننے والی بات ہوگی۔ قارئین اس بات کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ زیرِ نظر کتاب کی تدوین میں محقق کو کن مراحل سے گذرنا پڑا ہوگا۔ اس سلسلہ میں انکی محنت کسی تعریف سے مبرا ہے۔ تحریر اور اسکے اندازِ بیاں سے اس بات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ ڈاکٹر انجم صاحب کو گوجری زبان پر دسترس حاصل ہے۔ تحقیق و تالیف کا کام بڑا محنت طلب اور صبر آزما ہوتا ہے اسکے باوجود محقق نے بڑی ایمانداری سے اس کام کو سرانجام دیا ہے۔ انہوں نے تحقیق کے کام کی تقدیس کو برقرار رکھا ہے۔ گوجری ادب کے حوالے سے آنے والی نسل ڈاکٹر رفیق انجم صاحب کی شکر گزار رہے گی۔ میں ڈاکٹر انجم صاحب کی خدمت میں بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں، اس امید کے ساتھ کہ جن ریسرچ سکالرز کی تحقیقی ضرورتوں کو مدِنظر رکھ کر، یہ ترتیب عمل میں لائی گئی ہے؛ وہ اسکی بھرپور قدردانی کریں گے۔

عرشؔ صہبائی

EPILOGUE

About The Author

Dr. Anjum is a 'Doctor of Medicine' {M.D. Paediatrics} and a Doctor of Philosophy ***(Ph.D. Islamic Studies) from University of Kashmir*** *and a multifaceted litterateur having earned recognition from beyond borders for his creative, analytical and critical literary works. Having previously worked as Registrar & Lecturer Paedia in GMC Srinagar for 5 years (2004-2009),* ***Dr. Anjum is prsently Asst. Professor in 'Islamic Studies & Languages' at BGSB University Rajouri.*** *In literature Dr. Rafique Anjum has authored more than 36 books including, first ever History of Gojri Literature in 10 volumes, Gojri-English dictionary, Gojri Grammar, Gojri Kahwat Kosh & Banjara, a treatise on life and works of Indo-Pak Gojri writers. Dr. Anjum is presently the most read and referred to, writer of Gojri having been conferred with highest state level Award for Excellence in Literature. The J&K Academy of Art, Culture & Languages; has published a special issue of 'Sheeraza' on "Life and Works of Dr. Rafique Anjum" in recognition of his contributions to Gojri language. He is a prolific writer to the extent that one wonders or even envies his stamina and love for writing.*

Shahbaz Rajourvi
Veteran Writer & Educationalist

About the Book:

Gojri language, in spite of its folksy richness, has remained neglected for centuries. In recent times some institutions and individuals have been racing against time to set the records straight to the extent it is possible. Dr. Anjum's name emerges at the top of this effort; as he could produce works of such profundity and precision which no institution could accomplish or emulate. Institutions are vital for such purposes but sometimes individuals take the cake as institutions only reflect the quality of the individuals of which they comprise. ***"Haq to yeh he keh: Biswin Sadi men jo Gojri adab tehrir hua he us men se Dr. Rafique Anjum ka hissa nikaal dijiye to aisa khalaa samne aaye ga jo oonche suron men bolne lage ga."*** Anjum is still a young man and he is sure to take us by surprises galore in future too.

M.Y. Taing
{ Ex. DG Culture, J&K}